

ایک عالمی تاریخ

تالیف

مولانا محمد عثمان معروفی

Ansari

ناشر



مکتبہ عثمانیہ پورہ معروف ضلع سوات

بِسْمِ اللَّهِ الْمُبْدَى الرَّشِيدِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۱۳۱۸

نَحْمَدُ اللَّهَ الْمَجِيدَ الْعَظِيمَ وَنُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ
۱۹۹۷

فِكْرٌ مُسْنَدٌ، لَتَعْلَمُوا عَدَدَ السَّنِينَ وَالْحَابِّ
۱۳۱۸

دَائِمِي الْمُهَيَّبِ
عَامِي بَارِتِ
۱۳۱۸

پانچواں نفع کثیر ایدیشن
۱۳۱۸

غریب نوشتہ جاوید
۱۹۹۷

ترتیب شاقہ
۱۳۱۸

بَطْبَعُ سَلِيمٍ مُحَمَّدٌ عُمَانٌ أَعْظَمِي

۱۹۹۷ء

Ansari

نام کتاب — ایک عالمی تاریخ
 نام مصنف — مولانا محمد عثمان معروفی
 صفحات — ۱۹۲
 طبعیت — خرم ۱۳۱۸ھ، مئی ۱۹۹۷ء
 پانچواں ایڈیشن — تعداد ۲۱۰۰
 کاتب — محمد سیفان بن مولانا محمد عثمان معروفی
 ماہیٹل — مولانا عبد الرحمن صاحب عظیمی
 جسد حقوق بحق مصنف محفوظ

قیمت : Rs: _____

ملنے کے پتے

دارالکتاب دیوبند، ضلع سہارنپور
 عظیم بک ڈپو، دیوبند (یو پی)
 مکتبہ نعیمیہ، دیوبند (یو پی)
 اشرفی کتب خانہ، بخش بازار، الہ آباد
 مکتبہ صداقت، مبارک پور، عظیم گڑھ
 کتب خانہ عزیز، اردو بازار جامع مسجد بڈ
 دارالاشاعت اسلامیہ، کولہولہ، کلکتہ ۳
 نعیم بک سیلز چوک، سونا تھ بھجن (یو پی)
 مولانا محمد عثمان معروفی، بانسہ، کرکتھی جعفر پور ۵۳۰۵۲، ضلع سورت (یو پی)

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۷	انبیاء و اکابر کے پیشے	۷	تاریخ تالیف
۱۸	قبل مسیح تاریخیں	۸	تاثرات
۱۹	بعد مسیح تاریخیں	۸	تاثر محدث کبیر
۲۱	اہم تاریخی واقعات	۸	تاثر مولانا محمد میاں
۲۳	اہم معلومات	۸	تاثر قاضی الطہر مبارکپوری
۲۶	اصطلاحات جغرافیہ	۹	تاثر مولانا اسعد مدنی
۲۷	نقشہ عالم	۹	تاثر مولانا محمد اعجاز بھیروی
۲۹	بر اعظم رقبہ آبادی بمطابق ۱۹۹۱ء	۹	تاثر مولانا حکیم زمان حسینی
۲۹	بحر اعظم، رقبہ، گہرائی	۹	تاثر مولانا زین العابدین معرونی
۲۹	دنیا کے ممالک، رقبہ، آبادی، مذہب	۹	تبصرہ دارالعلوم دیوبند
۳۱	مکہ سے دیگر مقامات کے اوقات	۱۰	تبصرہ معارف اعظم گڑھ
۳۲	دہلی سے دیگر مقامات کے اوقات	۱۰	تبصرہ تجلی دیوبند
۳۳	عالم اسلام	۱۰	تبصرہ ندائے ملت لکھنؤ
۳۳	ہندستان ۱۰ اس کے صوبے مطابق ۱۹۹۱ء	۱۱	تبصرہ تعمیر حیات لکھنؤ
۳۵	ریاست، آبادی، زبان	۱۱	تبصرہ البد کا کوری لکھنؤ
۳۶	مردم شماری ہند ۱۹۹۱ء	۱۱	تبصرہ قومی مورچہ بنارس
۳۷	تقواہم	۱۲	تاثر مفتی سعید احمد پالن پوری دیوبند
۳۷	مصری تقویم	۱۳	گزارش مولف
۳۷	بابلی تقویم	۱۳	التاریخ
۳۸	یونانی تقواہم	۱۳	نسب آنحضرت سے آدم تک
۳۸	روی تقویم	۱۳	حضرت اسمعیلؑ
۳۸	عیسوی جولیسائی تقویم	۱۵	زمانہ آنحضرت سے آدم تک
۳۹	عیسوی گریگوری تقویم	۱۵	انبیاء کی عمریں
۳۹	یہودی تقویم	۱۶	شجرۃ الانبیاء
۴۰	ہندی یا سک تقویم	۱۷	لمبی عمروں والے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۱	حکومت شاہان لودھی	۴۰	ہجری یا اسلامی تقویم
۶۲	سلطنت مغلیہ کا قیام	۴۱	واقفہ اصحاب فیل
۶۲	حکومت خاندان سوری	۴۲	ظہورت دسی ولادت باسعادت
۶۲	شاہدار حکومت مغلیہ	۴۳	طبع آفتاب رسالت
۶۳	خود مختار حکومت بنگال	۴۴	مدنیہ ہجرت نبوی
۶۳	خود مختار حکومت جوئیپور	۴۶	اسلامی ریاست کی ابتداء
۶۳	خود مختار حکومت کشمیر	۴۷	آنحضرت کے چچا
۶۴	خود مختار حکومت مالوہ	۴۷	آنحضرت کی پھوپھی
۶۴	خود مختار حکومت گجرات	۴۸	آنحضرت کی ازواج مطہرات
۶۴	خود مختار حکومت خاندیش	۴۸	کنیزیں
۶۴	ہند میں یورپین اقوام کی آمد	۴۹	آنحضرت کی اولاد
۶۵	حکومت برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی	۴۹	خلافت ابو بکر
۶۷	انجمن اقوام متحدہ	۴۹	خلافت فاروق اعظم
۶۷	تقسیم ہند و پاک	۵۰	خلافت عثمان غنی
۶۷	صدر جمہوریہ ہند	۵۱	خلافت علی مرتضیٰ
۶۷	بنگلہ دیش	۵۲	خلافت حسن بن علی
۶۸	فتوحات اسلام	۵۲	خلافت بنی امیہ
۷۱	حقانیت اسلام کا ایک ثبوت	۵۳	خلافت بنی عباس
۷۳	مختلف دور میں اشیاء کے بھاؤ	۵۵	سلطنت عثمانیہ
۷۴	انگریزوں کا منحوس دور	۵۷	سلطنت اندلس
۷۵	انگلستان و ہندستان کے قحط	۵۸	حکومت غزنویہ افغانستان و ہند
۷۶	ہندی رستم انگلستان میں	۵۹	ہند میں مسلمانوں کی آمد
۷۶	ہندی غلہ انگلستان میں	۵۹	حکومت خاندان غلامان
۷۷	ہندستان کی خوشحالی	۶۰	حکومت شاہان خلی
۷۸	تیرہ بار تعمیر کعبہ	۶۰	حکومت شاہان تغلق
۸۰	تین عظیم مسجدیں	۶۱	تیمور لنگ کا حملہ
۸۰	مسجد حرام کی وسعت	۶۱	سیدوں کی حکومت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۳	قرآن حکیم سے تعلق اصناف شمار	۸۱	توسیعات مسجد الحرام
۱۴	اقسام آیات	۸۱	حرم میں جدید انتظامات
۱۵	تراجم قرآن مؤلف زبانوں میں	۸۲	بیت القدس
۱۶	تعداد تراجم	۸۳	تاریخ بیت المقدس
۱۷	اعجاز قرآن باعداد حروف	۸۴	مسجد نبوی
۱۸	انامجیل اربعہ	۸۶	مفسرین عظام
۱۹	بارہ حواشی میں مصنیٰ	۸۷	مصنفین کتب حدیث
۲۰	شیعہوں کے بارہ امام	۹۰	شرح حدیث
۲۱	شب قدر	۹۱	مصنفین متعلقات حدیث
۲۲	دو نبوت کے مہیاں	۹۲	مجتہدین کرام
۲۳	فرائض و واجبات کسن نماز	۹۲	فقہائے حنفیہ
۲۴	افعال حج مع ترتیب ادا	۹۳	فقہائے شافعیہ
۲۵	کتب در سب علم تفسیر	۹۳	فقہائے مالکیہ
۲۶	اصول تفسیر	۹۴	فقہائے حنبلیہ
۲۷	علم حدیث	۹۴	فائدہ جلیلہ
۲۸	اصول حدیث	۹۵	مذاہب اربعہ کہاں کہاں پھیلے
۲۹	فقہ	۹۵	حکامین اسلام
۳۰	اصول فقہ	۹۵	اکابرین دیوبند
۳۱	مناظرہ	۹۷	مجتہدین امت اسلامیہ
۳۲	عقائد یا کلام	۹۸	مشائخ حشینیہ
۳۳	بلاغت و معانی	۱۰۰	تراجم سجادان کے روات
۳۴	ادب	۱۰۱	مشہور اشخاص
۳۵	حکمت یا فلسفہ	۱۱۶	۶۸ شعراء
۳۶	ہیئت	۱۱۷	فرمانروایان اودھ و ہند
۳۷	اصطربلاب	۱۱۷	نوابان حیدرآباد، دولت آصفیہ
۳۸	ریاضی	۱۱۷	قرآن کریم کا ۲۳ سالہ نزول
۳۹	ہندسہ	۱۱۸	قرآن مجید سے متعلق کچھ تاریخیں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۵۱	فتنہ مہدی کذاب	۱۳۶	منطق
۱۵۱	حیات شہر راء	۱۳۷	نحو
۱۵۲	صحابہ اور تعداد روایت	۱۳۸	صرف
۱۵۲	آخری صحابہ	۱۳۸	تجوید
۱۵۵	تاریخ اردو	۱۳۹	طب
۱۵۹	اوزان، پیمانے	۱۳۹	تاریخ
۱۶۰	نصاب زکوٰۃ، فطرہ، مسافت قصر	۱۳۹	لغت
۱۶۰	مقدار مہر، مہر ناطمی	۱۴۰	مراز علمی
۱۶۰	مطابقت سنین ہجری و عیسوی	۱۴۰	مدارس اسلامیہ
۱۶۱	دائی اوقات نماز	۱۴۲	دارالعلوم دیوبند ایک نظریں
۱۶۳	ہدایات	۱۴۳	تعداد فضلاء دارالعلوم
۱۶۴	پانچ ہزار سالہ ہجری جنتری	۱۴۳	دارالعلوم کی کارکردگی
۱۶۶	پانچ ہزار سالہ عیسوی جنتری	۱۴۴	کتابوں کی نشر و اشاعت
۱۶۸	دائمی ہجری جنتری	۱۴۴	امام احمد کا جنازہ
۱۶۹	جنتری ۱۹۷۳ء تا ۲۰۹۹ء	۱۴۵	اہم ایجادات
۱۸۰	دور صغیر و کبیر	۱۴۵	راکٹ کا زمانہ
۱۸۰	تفاوت سال شمسی و قمری	۱۴۷	بڑی چیسز
۱۸۰	تفاوت ماہ شمسی و قمری	۱۴۷	ہولناک زلزلے
۱۸۰	ضابطہ موافقت سنوات شمسی و قمری	۱۴۹	سات قدیم عجائب
۱۸۱	چاند بڑھنے گھٹنے کی مقدار	۱۴۹	ڈائنسا کا مندر
۱۸۱	طلوع آفتاب کی مقدار	۱۴۹	مقبرہ موسولس
۱۸۲	ماخذ و مراجع	۱۴۹	اسکندریہ کا منارہ
۱۸۳	مؤلف کتاب	۱۵۰	مشرقی کا مجسمہ
۱۸۳	نقشہ نفل مبارک	۱۵۰	روڈس کا بت
۱۸۵	آنحضرت کے مکتوب گرامی عہد نبوت کا عرب	۱۵۰	بابل کے معلق باغ
تا	توسیع دائرہ اسلام، مقامات غزوات، مہینہ و فضائل	۱۵۰	اہرام مصر
۱۹۲	احد میدان جنگ نقشہ جنگ بدر بیت المقدس دارالعلوم دہلی	۱۵۱	ججاج کا ظلم

امرتاریخ تالیف

۱۹۷۳

ماغوز اسرار
۱۳۹۳

پانچ عشرت
۱۹۷۳

اعوذ باللہ العبار السدید من الشیطن الرجیم بسم اللہ الواحد الشکور الرحمن الرحیم
فکر لطیف لتعلموا عدد السنین والحساب
۱۳۹۳

تعهد الجلیل السرم ونصلی علی رسولہ الکریم
۱۳۹۳

مکتبہ
۱۳۹۳

ایوان تذکرہ
۱۳۹۳

تاریخ اقلیم
۱۳۹۳



تاریخ احیاء علوم
۱۳۹۳

تاریخ آفاق
۱۳۹۳

تاریخ ادب و ادبیات
۱۳۹۳

تاریخ قوت
۱۳۹۳

تاریخ ساری
۱۳۹۳

تاریخ ساری
۱۳۹۳

تاریخ ساری
۱۳۹۳

تاریخ ساری
۱۳۹۳

تاریخ ساری
۱۳۹۳

تاریخ ساری
۱۳۹۳

تاریخ ساری
۱۳۹۳

تاریخ ساری
۱۳۹۳

تاریخ ساری
۱۳۹۳

تاریخ ساری
۱۳۹۳

برکات محمد عثمان معروفی
۱۳۹۳

حسن بلبل محمد عثمان اعظمی
۱۹۷۳

ترتیب کتاب معرکہ آزار
۱۹۷۳

تاریخ ساری
۱۳۹۳

تاریخ ساری
۱۳۹۳

تاریخ ساری
۱۳۹۳

تاریخ ساری
۱۳۹۳

تاریخ ساری
۱۳۹۳

تاریخ ساری
۱۳۹۳

تأثرات



اس کتاب پر بہت سے اہل علم نے تاثرات و تبصرے لکھے، بعض تاثرات کے مختصر اقتباسات درج ذیل ہیں۔

تأثر محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمیؒ "ایک عالمی تاریخ"

کی حیثیت ایک کسکول کی ہے وہ مختلف مفید معلومات کا ایک مجموعہ ہے جسکو یکجا کرنے میں مؤلف نے خاصی محنت کی ہے اور میں ان کی محنت کی قدر دانی اور حوصلہ افزائی

کے طور پر یہ سطرین تحریر کر رہا ہوں۔ (حبیب الرحمن الاعظمی، مئی ۲۳، شوال ۱۳۹۳ھ)

تأثر مولانا محمد میاں صاحب مصنف علماء ہند کا شاندار ماضی "ایک عالمی تاریخ"

تالیف مولانا محمد عثمان صاحب معروفی فاضل دارالعلوم دیوبند، کتاب کے نام میں اگر گنجینہ یا خزانہ کا لفظ بڑھایا جانا یعنی سارے عالم اور دنیا جہان کی تاریخ کا خزانہ تو اسم با مسمیٰ

ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا بھر کے علوم و فنون، ان سے متعلق اشخاص، تصانیف اور

اقسام و انواع کا تذکرہ اس میں ہے، اس کتاب کو چھوٹا سا انسائیکلو پیڈیا بھی کہہ سکتے ہیں

اس میں انبیاء کی عمریں، اسلامی فتوحات کی تاریخیں، ہندوستان میں یورپین اقوام کی آمد،

اقوام عالم کی زبانیں، قرآن حکیم کی ۲۳ سالہ تاریخ، ہندوستان کی ریاستوں کی فہرست،

ہر ریاست کا رقبہ، ریاست کی زبانیں، ہر ریاست کے طلوع و غروب، اوقات نماز، سحر و افطار

کے نکتے بھی سبجے ہوئے ہیں، کتاب کو دلچسپ علمی تماشہ بھی کہہ سکتے ہیں اور رنگ برنگ پھولوں

کا سد بہار چمن۔ آپ معلومات کے اس ذخیرے کو اپنے پاس ضرور رکھئے اندھیری رات میں بیڑی کا

کام دیگا، کتاب قابل دید ہے اور مؤلف مستحق تحسین۔ (محمد میاں، روزنامہ الجمیۃ، دہلی ۲۳ جولائی ۱۹۷۵ء)

تأثر مؤرخ اسلام قاضی اطہر صاحب مبارکپوری "ایک عالمی تاریخ" مختلف مفید

اور دلچسپ معلومات کا ہلکا پھلکا مجموعہ ہے، اس میں تاریخی معلومات زیادہ ہیں خاص طور

سے اسلامی تاریخ اور اسلامی علوم و فنون سے متعلق نہایت کار آمد اور اہم باتیں درج ہیں،

کتاب کا آخری حصہ مختلف تقاویم و زیجات پر مشتمل بہت مفید اور اہم ہے۔ عزیز مولانا محمد عثمان صاحب معروفی کا یہ ذوق قابل قدر ہے کہ انہوں نے تدریس و تعلیم کی مصروفیات کے ساتھ تالیف و تصنیف کا سلسلہ بھی رکھا ہے اور متعدد کتابیں لکھی ہیں، یہ کتاب بھی ان کے اسی ذوق کا مظہر ہے، اللہ تعالیٰ انکے علم و قلم میں برکت عطا فرمائیں (قاضی اظہر مبارکپوری، ماہنامہ البلاغ ممبئی اپریل ۱۹۷۶ء)۔

تأثر مولانا اسعد صاحب مدنی صدر جمعیتہ علماء ہند "ایک عالمی تاریخ نہایت دلچسپ و بیش بہا معلومات کا ذخیرہ اور اس قدر گونا گوں مفید و پر مغز مضامین کے اعتبار سے افادیت کی حامل ہے کہ ہاتھ میں لینے کے بعد اسے رکھنے کو جی نہیں چاہتا، اللہ رب العزت سے میری دعا ہے کہ کتاب زیادہ سے زیادہ عام اور مفید خلائق ثابت ہو۔ (اسعد غفرلہ، ۱۵ مارچ ۱۹۷۲ء)

تأثر مولانا اعجاز احمد مدیر تحریر المآثر مؤلف تصنیف لطیف ایک عالمی تاریخ بہت دیر تک دیکھتا رہا، بہت خوب، بہترین کام کیا، اردو میں اتنی جامعیت کے ساتھ کہاں کوئی چیز تھی، اخیر میں تو کمال ہی کر دیا، یہ کتاب بہت سے دفاتر سے مستغنی کرتی ہے، اس میں کچھ مبالغہ نہیں۔ (اعجاز احمد اعظمی ۲۳ صفر ۱۳۹۵ھ)

تأثر مولانا حکیم محمد زماں کلکتہ رکن دارالعلوم دیوبند میں نے ایک عالمی تاریخ نامی کتاب پڑھی، مصنف نے بڑی محنت سے نادر مواد جمع کئے ہیں، اس کا مطالعہ مفید پڑے گا، اسکی قبولیت کی دعا کرتا ہوں۔ (محمد زماں حسینی ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ)

تأثر مولانا زین العابدین معروفی صدر شعبہ تخصص فی الحدیث مظاہر علوم سہارنپور "ایک عالمی تاریخ ایسے مختلف النوع مضامین اور گونا گوں مفید معلومات کا مجموعہ ہے جس میں ہر مذاق کے لوگوں کو اپنے اپنے مذاق اور تسکین کی چیزیں مل جاتی ہیں اسی لئے یہ کتاب ہر دل عزیز ہے۔ تبصرہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند ستمبر ۱۹۷۵ء "ایک عالمی تاریخ بہت ساری معلومات کا ایک نیا باب گنجینہ ہے جسے مولانا محمد عثمان صاحب نے کافی محنت و کاوش سے جمع کیا ہے، کم صفحات میں بہت ساری کام کی باتیں آگئی ہیں، تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے

قیمتی ذخیرہ ہے، تقریباً ہر دور کے مسلم حکمرانوں کی مدت حکومت مع سنہ، اہم شخصیتوں کے نام مع سنہ ولادت و وفات، مایہ ناز کتب عربیہ کے نام، مصنف کا نام مع وفات فن وارہ۔ مختلف زبانوں میں تراجم قرآن، بیشتر علماء و مشائخ کے نام مع سنہ ولادت و وفات، ہندوستان کے اکثر علمی و دینی مراکز کا سنہ قیام اور بہت سے تاریخی واقعات و مقامات کا مختصر تعارف اسمیں درج ہے، اخیر کا حصہ متعدد جنتریوں پر مشتمل ہے جو بہر صورت مفید ہیں، کتاب مختصر ہونیکے باوجود بہت قیمتی ہے، اہل علم کے پاس اس کا ایک نسخہ ضرور ہونا چاہئے۔

تبصرہ ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، اپریل ۱۹۷۶ء "ایک عالمی تاریخ مختلف النوع معلومات پر مشتمل ہے، اس میں نامور اشخاص، اہم واقعات کی تاریخیں، اسلامی دور کے واقعات، مسلم حکومتوں کی ابتداء و انتہا کے سنیں، ناموران اسلام اور اسلامی علوم و فنون کی کتابوں کا ذکر خاص طور پر کیا گیا ہے، آخر میں تقاویم و زیجات کے نقشے بھی ہیں، کتاب میں بہت سی مفید اور کارآمد باتیں جمع کر دی گئی ہیں۔

تبصرہ ماہنامہ تجلی دیوبند، اکتوبر ۱۹۷۶ء "ایک عالمی تاریخ مختلف قسم کی معلومات کا مجموعہ ہے، مصنف نے بڑی کاوش و جدوجہد سے عالمی تاریخ کی مفید ترین خبروں کو یکجا کر دیا، اگر کہا جائے کہ دریا کو کوزے میں سمیٹنے کی کوشش کی ہے تو بیجا نہیں، کتاب بہت سی تاریخوں کا پختور اور دسیوں کتابوں کا مغز ہے، اس میں اسلامی حکومتوں کی مجمل تاریخ، اہم واقعات کے سنیں اور شہرہ آفاق شخصیتوں کی تاریخ و وفات اور قسم قسم کی مفید چیزیں ہیں، آخر میں مختلف انداز کی جنتریاں ہیں، لہذا مجموعی اعتبار سے کتاب بہت عمدہ ہے، ہم مصنف کو اس مفید ترین کتاب پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

تبصرہ ندائے ملت لکھنؤ، ۱۸ مئی ۱۹۷۵ء "ایک عالمی تاریخ مفید معلومات کا ایک کشکول ہے، بہت سی معلومات کا تعلق تاریخ سے اور دوسری معلومات کا علوم و فنون سے ہے، آخر کا بڑا حصہ تقویم سے متعلق مجموعی طور سے کتاب خاصی پر معلومات اور قابل قدر افزائی ہے۔

تبصرہ تعمیر حیات لکھنؤ ۱۵ جون ۱۹۷۵ء "ایک عالمی تاریخ" ایسا نوکھا دلچسپ کچھول ہے جس میں راج سینین کا تعارف، ان کی ابتداء پھر ظہور اسلام سے متعلق مختلف تاریخیں، اسلامی ریاست کی ابتداء، ان کے حکمرانوں کی تاریخ ولادت، جلوس، وفات وغیرہ اسی طرح اسلامی علوم و فنون، ان کے مصنفین کی تاریخیں، قرآن کریم سے متعلق دلچسپ حقائق، اسکے دیگر زبانوں میں منتقلی کی تاریخیں، اسی طرح دنیا کی مشہور چیزوں کی تاریخیں، آخر میں دائمی جستری، اوقات نماز وغیرہ شامل کتاب ہیں۔ یہ بہت مفید اور دلچسپ کتاب ہے، خاص کر تاریخ کے اسکالروں کے لئے حد سے زیادہ مفید اور معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

تبصرہ ماہنامہ ابدار کا کوری لکھنؤ مئی ۱۹۸۰ء "ایک عالمی تاریخ" بلاشبہ اسلامی معلومات کا ایک عظیم گلدستہ ہے، دوسرا ایڈیشن خاصے اضافے کے بعد شائع ہوا ہے، کتاب کے مؤلف مولانا محمد عثمان صاحب معروفی کو فن تاریخ سے گہری دلچسپی ہے، قطعہ تاریخ کہنے میں وہ بہت شہرت رکھتے ہیں، ایک عالمی تاریخ بھی تاریخی نام ہے جس سے کتاب کا سال ترتیب ۱۳۹۲ھ ہجری برآمد ہوتا ہے۔ کتاب میں ہجری، عیسوی، رومی، ہندی تاریخوں کی تحقیق، قرآن مجید کے ۲۳ سالہ نزول کی تفصیل حضور اکرمؐ کے مکمل حالات زندگی تاریخی ترتیب کے ساتھ نیز ازواج مطہرات، بنات و اولاد، عہد خلفائے راشدین کی تاریخ، مسلمانوں کے چودہ سو سالہ کارناموں اور ان کے حکمرانوں کا تذکرہ، جملہ علوم و فنون کی کتابوں کی تفصیل اور ان کے مصنفین کے نام درج ہیں۔ کتاب اس لائق ہے کہ ہر علم دوست اپنے پاس رکھے خاص طور سے مصنفین، اساتذہ و طلبہ کو ان چیزوں کی بہت ضرورت پڑتی رہتی ہے، ان کے لئے یہ کتاب بہت مفید ہے۔

تبصرہ روزنامہ قومی مورچہ بنارس ۲۴ جولائی ۱۹۸۵ء "ایک عالمی تاریخ" حضرت مولانا محمد عثمان صاحب معروفی کی تالیف ہے جو درس و تدریس کے کام میں مشغول ہیں، کتاب ذخیرہ معلومات ہے، اسکو اپنے موضوع پر ایک چھوٹا سا انسائیکلو پیڈیا بھی کہہ سکتے ہیں، گویا معلومات عامہ کے سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے، لہذا صاحب ذوق و تشنگان علوم سے

کتاب کی خریداری و مولف کی محنت شاقہ و جانفشانی کی قدر دانی و پذیرائی کی درخواست کیجاتی ہے۔ کتاب میں کیا کچھ ہے اس کا مختصر بیان بھی بہت طویل ہو جائیگا۔ مصنف نے بڑی کاوش اور تلاش و جستجو سے عالمی تاریخ و اسلامی تاریخ کی ضروری معلومات، اہم واقعات اور اعداد و شمار کو یادداشت کی شکل میں یکجا کر دیا ہے۔ اسلامی حکومتوں کی طویل تاریخ، اہم واقعات کے سنین، مشہور اشخاص کی تاریخ وفات، انبیاء کی عمریں، نزول قرآن کی ۲۳ سالہ تاریخ، دنیا کے عجائبات، جغرافیہ اور علم ہیئت، مختلف دینی و دنیاوی علوم کی مختصر تعریف، اسکے ممتاز ماہرین اور ان کے کارناموں کا بیان موجود ہے۔ کتاب خریدنے کا مطلب اپنے گھر میں ایسا علمی خزانہ رکھنا ہے جس کی ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کے لئے بڑے کتب خانہ میں ضخیم کتابوں کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے۔ یہ کتاب مرتب کر کے مولانا محمد عثمان صاحب معروفی نے تشنگانِ علوم اور عام تعلیم یافتہ طبقہ کی گرانقدر خدمت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اسکا وافر اجر عطا فرمائیں۔

تأثر مولانا مفتی سعید احمد صاحب استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند | حضرت مولانا محمد عثمان صاحب معروفی زید مجدہم کی مشہور عالم کتاب "ایک عالمی تاریخ" کا تیسرا مرتب شدہ مسودہ مع اضافات جدیدہ قیمہ نظر نواز ہوا، شخصیات کے سنین ولادت و وفات اور مختصر تعارف سے متعلق حصہ میں نے دیکھا، جی بہت خوش ہوا، یہ نہایت قیمتی مواد کا حامل اور قارئین کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے، مدارس عربیہ کے طلبہ کے لئے، عصری مدارس کے اسٹوڈنٹس کے لئے، دارالعلوموں اور یونیورسٹیوں کے فضلا کے لئے ایک بہترین گائیڈ ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں اور اصل کی طرح اس نظر ثانی شدہ کتاب سے بھی امت کو خوب خوب فیضیاب فرمائیں۔

(سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری خادم دارالعلوم دیوبند، ۲۱/رجب ۱۴۱۶ھ)

وَلْيَايُذُنْكُمْ أَيْدِي عُونَ إِلَى الْخَيْرِ

گزارش مؤلف

راقم الحروف نے کچھ تاریخی معلومات اپنی بیاض پر تحریر کر رکھی ہیں، بعض اجاب نے دیکھ کر افادہ عام کیلئے طبع کرنے کا شدید اصرار کیا، ان کے اصرار پر ۱۳۹۳ھ میں جدید ترتیب دیکر "ایک عالمی تاریخ" نامی کتاب طبع کرانی جو محمد اللہ بہت مقبول ہوئی، بار بار اضافہ کیساتھ چند ایڈیشنوں میں سات ہزار سے زیادہ کتاب شائع ہوئی۔ اس میں انواع و اقسام کے پورے دو سو عنوانات ہیں۔ کتاب کا اکثر حصہ تاریخ سے متعلق ہے اور تاریخ کا معاملہ نقل و روایت پر منحصر ہے، قیاس کو اس میں دخل نہیں۔ بعض بعض تاریخوں میں باہم اختلاف و تضاد نظر آیا پھر اختلاف دور کرنے کے لئے جتنی زیادہ ورق گردانی کی اتنی ہی زیادہ کثرت اختلاف سے حیرانی بڑھتی گئی اور صحیح نتیجہ پر پہنچنا مشکل ہوتا گیا۔ کتاب میں اکثر و بیشتر جگہ ہجری و عیسوی سینن کی مطابقت کی گئی ہے، اس میں کہیں کہیں ایک سال کا فرق ہو سکتا ہے۔ یہ پانچواں ایڈیشن ۱۹۹۴ء میں کافی اضافہ کیساتھ مرتب ہوا۔

میں صمیم قلب سے مولانا زین العابدین صاحب معروفی استاد حدیث مظاہر علوم سہارنپور، مولانا اعجاز احمد صاحب مدیر تحریر مجلہ المآثر منو اور حافظ ضیاء الحق صاحب خیر آبادی کا شکر گزار ہوں جنہوں نے کتاب پر نظر ثانی کر کے قابل قبول مفید مشوروں سے نوازا۔ اہل علم سے گزارش ہے کہ اگر کوئی فرد گذشتہ نظر آئے تو اس سے ضرور مطلع فرمائیں۔

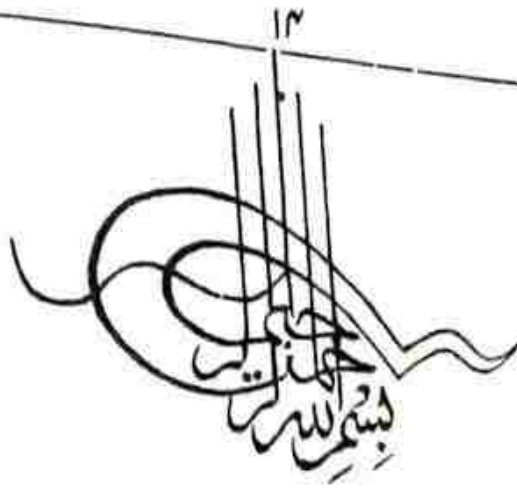
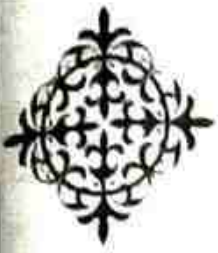
ننازم بسرمایہ فضل خویش بدریوزہ آورده ام دست پیش

وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَلَةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا۔

محمد عثمان معروفی غفرلہ

۱۴/حرم ۱۴۱۴ھ ۱۵/جون ۱۹۹۶ء

از اللہ بحمدہ من محمد و آلہ و صحبہ



التاریخ وقت کا بیان کرنا۔ تاریخ اشیء کسی چیز کے واقع ہونے کا وقت یا جمع تواریخ۔
علم التاریخ جس میں حوادث و واقعات مع تاریخ بیان کئے جائیں۔ دوسری تعریف: ایسا
 متعین دن جس کی طرف دوسرے ایام کی نسبت کی جائے۔
غرض و غایت تاریخ ایسا مفید علم ہے جس سے اہم ماضیہ و انبیاء سابقین
 کے حالات اور دینی و دنیاوی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ (تذکرۃ الفنون ص ۷)

نسب آنحضرت سے آدم تک

محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب شیبہ بن ہاشم عمرو بن عبد مناف میسرہ بن قصی زید بن کلاب
 بن مرثہ بن کعب بن لؤئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ
 عامر بن ایاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادد بن مقوم بن ناحور بن
 یسح بن یعرب بن شجب بن نابت بن اسمعیل بن ابراہیم خلیل اللہ بن تارح آذر بن ناحور
 بن ساروغ بن راعون فالخ بن عیبر بن شالخ بن ارغخشذ بن سام بن نوح بن ملک بن
 متوشلخ بن اخنوخ ادریس النبی بن یرد بن ہمیل بن قینن بن یانش بن شیت بن آدم۔

(سیرت ابن ہشام ص ۳۱)

حضرت اسمعیل

تمام عرب کے جد اعلیٰ حضرت اسمعیل ہیں (ابن ہشام ص ۳۱) حضرت اسمعیل کے بارہ لڑکے
 تھے (۱) نابت (۲) قینار (۳) اذبل (۴) بلشاد (۵) مسعا (۶) ماشی (۷) دما (۸) اذر

(۹) طیما (۱۰) بطور (۱۱) نبش (۱۲) قیدما۔ ان سب کی والدہ کا نام رعلہ بنت مضاہ بن عمرو جبرہمی ہے۔ حضرت اسمعیلؑ کی عمر ۱۳۰ برس تھی، اپنی والدہ کے ساتھ حطیم کعبہ میں دفن کئے گئے۔ ان کی والدہ حضرت ہاجرہ مصر کی تھیں۔ (ابن ہشام ص ۶۱ تا ۶۲)

زمانہ آنحضورؐ سے آدمؑ تک

آنحضورؐ اور حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کے درمیان ۵۷۱ سال۔ حضرت عیسیٰؑ اور وفات موسیٰؑ کے درمیان ۷۱۶ سال۔ حضرت موسیٰؑ و حضرت ابراہیمؑ کے درمیان ۵۲۵ برس۔ حضرت ابراہیمؑ اور طوفانِ نوحؑ کے درمیان ۸۱۔ ۱ برس۔ اور طوفانِ نوحؑ اور حضرت آدمؑ کے درمیان ۲۲۲۲ سال۔ مورخین کے مشہور قول کے مطابق آنحضورؐ کی ولادت اور حضرت آدمؑ کے درمیان ۶۱۵۵ برس کا فاصلہ ہے۔

(در دس التاریخ الاسلامی فی الدین خیاط ص ۲ و شرف المکالمہ ص ۱۸)

آدمؑ تا نوحؑ (۲۲۰۰)، نوحؑ تا ابراہیمؑ (۱۱۱۳۳)، ابراہیمؑ تا موسیٰؑ (۵۷۵)، موسیٰؑ تا داؤدؑ (۵۷۹)، داؤدؑ تا عیسیٰؑ (۱۰۵۳)، عیسیٰؑ تا آنحضورؐ (۶۰۰)، آدمؑ تا آنحضورؐ (۶۱۵۰)

(تلخیص ابن جوزی ص ۳)

ولادت آدمؑ سے دو ہزار سال پہلے سے دنیا میں جنات آباد تھیں۔ (البدایہ والنہایہ ص ۱۱)

انبیاء علیہم السلام کی عمریں

حضرت آدمؑ ۱۰۰۰	حضرت ادریسؑ ۳۶۵	حضرت شیثؑ ۹۱۲	حضرت آدمؑ ۱۰۰۰
حضرت ہودؑ ۲۶۵	حضرت ابراہیمؑ ۱۲۰	حضرت صالحؑ ۲۸۰	حضرت ہودؑ ۲۶۵
حضرت اسحاقؑ ۱۸۰	حضرت یوسفؑ ۱۱۰	حضرت یعقوبؑ ۱۶۰	حضرت اسحاقؑ ۱۸۰
حضرت موسیٰؑ ۱۲۰	حضرت ایوبؑ ۸۸	حضرت ہارونؑ ۱۳۰	حضرت موسیٰؑ ۱۲۰
حضرت سلیمانؑ ۵۲	حضرت یحییٰؑ ۱۹۵	حضرت زکریاؑ ۲۰۷	حضرت سلیمانؑ ۵۲

(البدایہ و اتقان دیباض معروفی)

لمبی عمر والے

سَآل	اسماء	سَآل	اسماء	سَآل	اسماء
۱۰۵۰	حضرت نوحؑ	۹۱۲	حضرت شیثؑ	۱۰۰۰	حضرت آدمؑ
۸۰۰	نمرود	۹۰۰	شداد	۴۶۵	حضرت ہودؑ
۳۰۰	زوجدن شاد جمیر	۳۸۰	قس بن ساعدہ	۵۰۲	لقمان بن عادیالاکبر
۲۰۰	دُرید بن صتمہ	۱۵۰	عبدیہ بن عمر وغسانی	۲۵۰	سلمان فارسیؓ
۱۲۰	حسان بن ثابت	۱۲۰	زمیر بن ابی سلمیٰ	۱۸۰	عدی بن حاتم طائی
۱۰۴	مولانا عبد الغنی بارہ بنگوی	۱۲۰	ذر بن حبیش اسدی	۱۲۰	حکیم بن حزام

تلیق ابن جوزی ص ۲۳، صادی ص ۳۱۴، تقریب التہذیب و تذکرۃ الحفاظ۔

انبیاء و اکابر اسلام کے پیشے

کاشتکاری حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ، حضرت ایسحٰ، سعد بن وقاصؓ، عروہ بن زبیرؓ، آل ابی بکرؓ، عبد الرحمن بن اسود، ابن سیرین، عبد الرحمن بن زید۔

پارچہ بافی حضرت آدمؑ، حضرت حواریؑ، حضرت ادیسؑ، حضرت شیثؑ، حضرت صالحؑ، حضرت ابولتوبؑ انصاریؓ، شیخ عبداللہ بن ابی ایوب انصاریؓ، امام ابوحنیفہؒ، اسمعیل الحائک مفتی شام، محدث جرثومہ تابعیؒ، فرقہ سنحی تابعیؒ، شیخ خیر نساجؒ، مشہور زانہد حضرت مجحؒ، شیخ محمد بخاری نقشبندؒ، خواجہ بہار الدین نقشبندؒ، شیخ ابوبکر نساجؒ، شیخ احمد نہروانیؒ، شیخ علی رامیتنیؒ، مومن عارف منیریؒ، حضرت عطا سلمیؒ، شیخ عبد القدوس گنگوہیؒ، سکندر ذوالقرنینؒ، جمشید بادشاہ، حضرت جنید بغدادیؒ، شیخ ابن ذکنونؒ، یہ

صناعتی حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت ابولتوبؑ انصاریؓ۔

یہ ازادی حضرت ابراہیمؑ، صدیق اکبرؓ، عثمان غنیؓ، عبد الرحمن بن عوفؓ، طلحہؓ، زبیرؓ،

امام ابو حنیفہؒ، ابن سیرینؒ، جعید بغدادیؒ۔

حضرت نوحؑ، حضرت زکریاؑ، خاقانیؒ۔

حضرت ہودؑ، حضرت صالحؑ، حضرت ہارونؑ، ہاشمؑ، خواجہ ابوطالبؑ، رسول اکرمؐ

حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت لقمانؑ، مسر کار و دوا عالم

قبل مسیح تاریخیں

۲۱۰۰ ق م | جمورابی شاہ بابل نے منصفانہ قوانین بنائے۔

۱۹۲۵ ق م | ہیتیوں نے شہر بابل پر قبضہ کیا۔

۱۵۰۰ ق م | آریہ قوم کی ہندوستان میں آمد۔ مہا بھارت کی جنگ۔

۱۳۵۵ ق م | راجہ یدہ شطر خود برون کے پہاڑ میں ہلاک ہوا۔

۱۳۶۲ ق م | مصر میں توخ ایمن تخت نشین ہوا۔

۱۲۰۰-۸۰۰ ق م | رگ وید کی تصنیف۔

۱۰۰۰ ق م | زرتشت پارسیوں کے پیغمبر نے زرتشتیت کی تعلیم دی۔

۱۰۰۰-۹۴۲ ق م | حکومت حضرت داؤدؑ۔ ۱۰۰۸-۹۴۸ ق م، حضرت سلیمانؑ۔

۹۴۸ ق م | ہیکل بیت المقدس تعمیر حضرت سلیمانؑ۔

۸۰۰-۳۱۵ ق م | ہند میں شاستروں کے فلسفہ کا دور۔

۸۰۰ ق م | تعمیر سد مآرب ۵۰ فٹ لمبا، مثل دیوار ۵۰ فٹ چوڑا، دائیں بائیں تین سو

مربع میل زمین بہشت زاد (حاشیہ ترجمہ شیخ الہند ۱۵۴۳ء) آنحضرتؐ سے ۳۰۰ برس پہلے ملک

سبا کو تباہ کر کے ریگستان بنا دیا (اصح السیر ۵۵)۔

۶۰۲-۵۶۱ ق م | بخت نصر جس نے ۵۸۷ ق م ہیکل سلیمانی منہدم کیا۔

۵۰۰ ق م | بابل و مصر اور وادی سندھ کے تمدن و تہذیب کا آغاز۔

۵۹۹ ق م | ولادت مہاویر بانی جین مت، وفات ۵۴۲ ق م۔

- ۵۶۳ ق م | ولادت گوتم بدھ، وفات بعمر ۸۰ سال ۴۸۳ ق م۔
- ۴۱۵ ق م | اندرپرست قدیم، حال شہر دہلی بسایا گیا۔
- ۳۲۶ ق م | سکندر اعظم کا حملہ ہندوستان، وفات ۳۲۳، عمر ۳۳ برس۔
- ۳۲۲-۲۹۸ ق م | حکومت چندرگپت موریہ، پایہ تخت پاٹلی پتر (پٹنہ)
- ۳۰۲-۲۹۸ ق م | یونانی سفیر میگستھینز کی ہند میں آمد۔
- ۲۹۸-۲۷۳ ق م | عہد بندوسار پسر چندرگپت موریہ۔
- ۲۷۳-۲۳۲ ق م | عہد اشوک پسر بندوسار، امن و اخلاق کا دور۔

بعد مسیح تاریخیں

- ۱۲۰ء تا ۱۶۲ء | حکومت راجہ کنشک۔
- ۲۲۴ء | اردشیر ایران کا پہلا بادشاہ۔
- ۲۴۹ء | اصحاب کہف کا واقعہ، ۲۴۹ء میں تین سو برس پر بیدار ہوئے (حاشیہ تفسیر حقیقی ص ۱۵)
- ۳۲۰ء تا ۳۳۰ء | حکومت چندرگپت اول پایہ تخت پاٹلی پتر۔
- ۳۲۰ء تا ۳۶۵ء | حکومت خاندان گپت۔
- ۳۳۰ء تا ۳۷۵ء | سمدرگپت پسر چندرگپت، ۳۷۵ء تا ۴۱۳ء و کرما دتیر پسر سمدرگپت۔
- ۴۰۵ء تا ۴۱۱ء | چینی سیاح فاہیان کی ہند میں آمد۔
- ۴۵۰ء تا ۴۵۴ء | منگولیا قوم ہون نے گپت حکومت کا خاتمہ کر دیا۔
- ۴۵۴ء | قوم ہون کے آخری حکمران مہرگلی کا خاتمہ۔ ۴۵۲ء سنہ ہجری کا آغاز۔
- ۴۷۴ء تا ۴۷۷ء | حکومت ہرش وردھن۔ راجدھانی تھانیسر سے قنوج بنائی۔
- ۴۷۵ء تا ۵۲۰ء | عہد راجپوت شمالی و جنوبی ہند میں، ان کے کئی راجاؤں کو مسلمانوں نے شکست دی۔

اسلامی سکھ جاری ہوا۔ دوسری صدی ہجری میں سمرقند میں کاغذ سازی کی بنیاد پڑی۔	۵۷۵ ۶۹۹۳
طارق بن زیاد نے بارہ ہزار لشکر سے ایک لاکھ عیسائیوں کو ہرا کر اندلس فتح کیا۔	۵۹۲ ۶۷۱۱
عیسائیوں نے غرناطہ پر قبضہ کر کے ایک ایک مسلمان قتل کئے اور مسلم کتب خانے جلانے لگے۔	۵۸۹۷ ۶۱۳۹۲
سترہ سالہ محمد بن قاسم نے راجہ داہر کو شکست دیکر سندھ و ملتان فتح کیا۔	۵۹۳ ۶۷۱۲
محمد غزنوی نے راجہ پنجاب جے پال کو پشاور کے قریب شکست دی۔	۵۳۹۱ ۶۱۰۰۱
محمد غزنوی نے پشاور کے قریب راجہ آند پال کو شکست دی۔	۵۳۹۸ ۶۱۰۰۸
نگرکوٹ (کانگرہ) پر محمد غزنوی کا کامیاب حملہ۔	۵۳۹۹ ۶۱۰۰۹
محمد غزنوی کا قنوج پر حملہ اور راجہ پال کی اطاعت۔	۵۴۰۹ ۶۱۰۱۸
محمد غزنوی نے ترلوچن پال پسر آند پال پر حملہ کر کے لاہور فتح کیا۔	۵۴۱۲ ۶۱۰۲۱
کاٹھیاواڑ میں سومنات پر محمد غزنوی کا کامیاب حملہ۔	۵۴۱۴ ۶۱۰۲۵
محمد غوری نے پرتھوی راج رائے پتھور کو قتل کر کے دہلی اور اجمیر فتح کیا۔	۵۵۸۸ ۶۱۱۹۲
محمد غوری نے جے چند کو شکست دیکر قنوج اور بنارس فتح کیا۔	۵۵۹۰ ۶۱۱۹۴
بنیاد جامع مسجد جونپور تعمیر سلطان ابراہیم شرقی۔	۵۸۵۲ ۶۱۳۳۸
کولبس نے امریکہ دریافت کیا۔	۵۸۹۷ ۶۱۳۹۲
اسپین سے تین کشتیوں پر ۱۲ ملاح کے ساتھ واسکو ڈی گاما کالی کٹ پہنچا۔	۵۹۰۳ ۶۱۳۹۸
پانی پت کی پہلی جنگ بابر اور ابراہیم لودھی کے درمیان۔	۵۹۳۲ ۶۱۵۲۴
پانی پت کی دوسری جنگ اکبر اور ہیمون کے درمیان۔	۵۹۴۳ ۶۱۵۵۶
بنیاد مسجد فتح پور سیکری، تکمیل ۱۵۷۱ء	۵۹۷۹ ۶۱۵۶۸
جونپور دریائے گوتمی کے پل کی بنیاد، "صراط المستقیم" تاریخی نام۔	۵۹۸۱ ۶۱۵۷۳
تعمیر مسجد عبدالنبی دہلی، موجودہ دفتر جمعیتہ علماء ہند۔	۵۹۸۳ ۶۱۵۷۵
ہلدی گھاتی کی جنگ اکبر اور رانا پرتاب کے درمیان۔	۵۹۸۳ ۶۱۵۷۶
اہل ہالینڈ ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام۔	۱۰۱۱ ۶۱۶۰۲

مغل دور میں ولیم ہاکنس کی آمد۔

۱۰۱۷ھ
۱۶۰۸ء

تکمیل مسجد اجمیر تعمیر شاہجہاں (خرچہ چالیس ہزار روپے)

۱۰۳۷ھ
۱۶۲۷ء

لال قلعہ دہلی تعمیر شاہجہاں، تکمیل ۱۰۵۸ھ۔

۱۰۳۹ھ
۱۶۲۹ء

جامع مسجد دہلی تعمیر شاہجہاں (خرچہ دس لاکھ روپے)

۱۰۶۰ھ تا ۱۰۶۷ھ
۱۶۵۰ء تا ۱۶۵۷ء

فرخ ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام ۱۱۰۱ھ شہر کلکتہ کی بنیاد۔

۱۰۷۲ھ
۱۶۶۲ء

نادر شاہ ایران کا دہلی پر حملہ، پشمارہ دولت، تخت طاؤس اور کوہ نور سہرا لے گیا۔

۱۱۵۱ھ
۱۷۳۹ء

شاہ افغانستان احمد شاہ ابدالی کے ہند پر کئی حملے نے حکومت مغلیہ کمزور کر دی

۱۱۶۱ھ تا ۱۱۷۱ھ
۱۷۴۸ء تا ۱۷۵۸ء

کی تیسری جنگ احمد شاہ ابدالی اور مرہٹوں کے درمیان۔

۱۱۷۱ھ
۱۷۶۱ء

پہلی جنگ کرناٹک انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان۔

۱۱۷۱ھ تا ۱۱۷۹ھ
۱۷۶۸ء تا ۱۷۶۹ء

دوسری جنگ کرناٹک۔

۱۱۷۲ھ تا ۱۱۷۸ھ
۱۷۶۹ء تا ۱۷۷۵ء

تیسری جنگ کرناٹک، انگریز کامیاب ہوئے۔

۱۱۷۸ھ تا ۱۱۷۹ھ
۱۷۷۵ء تا ۱۷۷۶ء

پہلی جنگ کشمیر کے لئے۔

۱۳۶۷ھ
۱۹۴۸ء

چین نے ہندوستان پر زبردست حملہ کر کے ہزاروں مربع کلومیٹر زمین پر قبضہ کر لیا۔

۱۳۸۲ھ
۱۹۶۲ء

دوسری جنگ کشمیر ہی کے لئے۔

۱۳۸۵ھ
۱۹۶۵ء

جنگ مغربی و مشرقی پاکستان اس میں مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا۔

۱۳۹۱ھ
۱۹۷۱ء

(گولڈن تاریخ ہندوستان و دیگر کتب)

اہم تاریخی واقعات

عقبہ بن نافع نے افریقہ فتح کر کے شہر قیردان اور مسجد قیردان تعمیر کئے۔

۵۵ھ
۶۷۷ء

اسلامی رسک جاری ہوا۔ ۷۸ھ خواجہ اشرف جہانگیر نے اردو نثر کی پہلی کتاب لکھی۔

۷۵ھ
۶۹۳ء

طارق بن زیاد نے ہارہ ہزار لشکر سے ایک لاکھ عیسائی فوج کو شکست دیکر انڈس فتح کیا

۹۲ھ
۶۷۱ء

عیسائیوں نے غرناطہ پر قبضہ کر کے ایک ایک مسلمان قتل کئے اور کتب خانے جلانے۔

۸۹۷ھ
۱۳۹۱ء

دوسری صدی ہجری میں سمرقند میں صنعت کاغذ کی بنیاد پڑی۔

بنیاد جامع مسجد چونپور، تعمیر سلطان ابراہیم شہر قی۔

۱۱۵۲ھ
۶۱۳۳۸

کو لمبیس نے امریکہ دریافت کیا۔

۱۱۹۷ھ
۶۱۳۹۲

اسپین سے تین کشتیوں پر ۱۲۰ ملاح کے ساتھ واسکو ڈی گاما کالی کٹ آیا۔

۱۱۰۳ھ
۶۱۳۹۸

بنیاد مسجد فتح پور سیکری، تکمیل ۱۱۷۹ھ۔

۱۱۷۹ھ
۶۱۵۹۸

چونپور دریائے گومتی کے پل کی بنیاد، تاریخ نام "صراط المستقیم"۔

۱۱۸۱ھ
۶۱۵۷۳

تعمیر مسجد عبدالنبی دہلی، موجودہ دفتر جمعیتہ علماء ہند۔

۱۱۸۳ھ
۶۱۵۷۵

ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام ۱۰۱۷ھ | ولیم ہاکنس مغل دور میں ہندوستان آیا۔

۱۰۱۷ھ
۶۱۷۰۲

بنیاد تاج محل اگرہ تعمیر شاہجہاں ۲۲ برس میں تین کروڑ روپے سے بنا۔

۱۰۲۱ھ
۶۱۷۳۱

تکمیل مسجد اجیر تعمیر شاہجہاں (خرچہ چالیس ہزار روپے)

۱۰۲۷ھ
۶۱۷۳۷

لال قلعہ دہلی تعمیر شاہجہاں (تکمیل ۱۰۵۸ھ)

۱۰۲۸ھ
۶۱۷۳۹

جامع مسجد دہلی تعمیر شاہجہاں (خرچہ دس لاکھ روپے)

۱۰۶۰ھ
۶۱۷۵۰

فریخ ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام ۱۱۱۰ھ | شہر کلکتہ کی بنیاد۔

۱۰۷۲ھ
۶۱۷۶۲

بہمد محمد شاہ اسی کروڑ سے زائد مالیت اور تخت طاؤس وغیرہ لوٹ کر نادر شاہ

۱۱۵۱ھ
۶۱۷۳۸

ایران کی طرف لے گیا (دلی خراب شد)

پہلی جنگ کرناٹک ۱۱۵۱ھ | دوسری جنگ کرناٹک۔

۱۱۵۹ھ
۶۱۷۳۹-۳۸

تیسری جنگ کرناٹک۔

۱۱۶۹ھ
۶۱۷۵۶-۵۳

قحط بنگال و بہار جس میں ایک تہائی آبادی بھوک سے مر گئی۔

۱۱۵۳ھ
۶۱۷۷۰

انگریزوں نے نزد کلکتہ سیرام پور میں پہلا پریس قائم کیا۔

۱۱۹۳ھ
۶۱۷۷۹

بنیاد امام باڑہ آصف الدولہ لکھنؤ بہ ہنگام قحط سالی۔

۱۲۰۵ھ
۶۱۷۹۱

مولوی اکرم علی نے نزد کلکتہ سیرام پور میں اردو کا پہلا پریس قائم کیا۔

۱۲۱۶ھ
۶۱۸۰۱

ایسٹ انڈیا ریلوے جاری ہوئی ۱۲۳۷ھ | پہلا اسٹیمر ہندوستان آیا۔

۱۲۲۲ھ
۶۱۸۰۷

اردو ٹائپ کا پہلا اخبار "جام جہاں نما" کلکتہ سے نکلا۔

۱۲۳۷ھ
۶۱۸۲۲

اردو کا پہلا اخبار دہلی سے جاری ہوا $\frac{1255}{1883}$ ڈاک ٹکٹ پہلی بار استعمال کیا گیا	$\frac{1252}{1834}$
بمبئی میں جی، آئی، پی، ریلوے جاری ہوئی (ایشیا کی پہلی ریل گاڑی)	$\frac{1249}{1853}$
گنگا سے نہر نکالی گئی $\frac{1243}{1858}$ بمبئی میں پانی کے نل جاری ہوئے۔	$\frac{1240}{1852}$
مدراس میں ہائیکورٹ قائم ہوا۔	$\frac{1240}{1842}$
کارلائل مارکس نے سرمایہ داری کے خلاف کتاب "سرمایہ" شائع کی۔	$\frac{1238}{1844}$
نہر سوئٹزرلینڈ جو بحیرہ روم و بحیرہ قلمزم کو ملاتی ہے جسکی لمبائی ۱۶۸ کلومیٹر،	$\frac{1234}{1849}$
چوڑائی ۹۰ میٹر، گہرائی ۱۱ میٹر ہے جس سے انگلینڈ سے ہندوستان آنے میں ۷۰۰ کلومیٹر کی بچت ہوتی ہے	
کلکتہ اور اس کے مضافات میں ریل جاری ہوئی۔	$\frac{1236}{1840}$
روس اور ترکی میں خوفناک جنگ شروع ہوئی۔	$\frac{1292}{1844}$
دو پیسے والا پوسٹ کارڈ جاری ہوا۔	$\frac{1294}{1849}$
بمبئی میں مدرسہ انجمن اسلام قائم ہوا۔ $\frac{1298}{1881}$ میسور میں ریلوے اسٹیشن بنا۔	$\frac{1296}{1880}$
کلکتہ، مدراس اور بمبئی میں ٹیلیفون جاری ہوا۔	$\frac{1299}{1882}$
کوچین میں ٹراموے جاری ہوئی۔ پرنس جارج پنجم نے عجائب خانہ بمبئی کا	$\frac{1323}{1905}$
سنگ بنیاد رکھا۔	
انقلاب روس، نکلوس زار روس کی تخت سے معزولی، حکومت اشتراکیت کا قیام۔	$\frac{1325}{1916}$
ترکوں نے یونانیوں کو شکست دیکر ایشیائے کوچک سے نکال دیا۔	$\frac{1322}{1922}$
لندن میں یونیورسٹی قائم ہوئی۔ بدھوں کے ظلم سے چینی مسلمانوں نے بغاوت کیا	$\frac{1324}{1928}$
ہندوستان میں سستی کی رسم موقوف ہوئی۔	$\frac{1328}{1929}$
ہندوستان کا مشہور قحط جس میں آٹھ لاکھ آدمی مر گئے۔	$\frac{1354-56}{1932-38}$
مولانا عبید اللہ سندھی کی ۲۵ برس بعد ہندوستان میں واپسی۔	$\frac{1355}{1939}$
لندن پر جرمنوں کی بمباری۔ جرمنی کا رومانیہ کے خلاف اعلان جنگ۔	$\frac{1359}{1940}$
روس اور جرمنی میں دوستانہ معاہدہ۔	$\frac{1360}{1941}$

پہلا ایٹم بم ہیروشیما جاپان پر گرایا گیا (۲۳۰۰۰۰ آدمی مر گئے) ۱۳۶۲ھ
 ۱۵ اگست ۱۹۴۵ء ۱۹۳۸ء ۱۹۳۱ء ۱۹۵۵ء ۱۹۴۱ء ۱۹۴۳ء ۱۹۶۶ء ۱۹۸۰ء دریاے ٹونس عظیم گڑھ

کے زبردست سیلاب۔

ہندوستان میں نئے اعشاریہ سکے جاری ہوئے۔ ۱۳۷۶ھ
 ۱۱ اپریل ۱۹۵۷ء

نئے میٹرک باٹ چالو ہوئے۔ ۱۳۷۸ھ
 ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۸ء

اہم معلومات

- وفات آدم کے وقت ان کے بیٹے پوتے پڑپوتے چالیس ہزار تھے (ابن کثیر ص ۹۶)
- سہ منز کشتی نوح تین سو ہاتھ لمبی، پچاس ہاتھ چوڑی اور تیس ہاتھ اونچی تھی (جمل)
- حضرت ابراہیم کو نمرود نے بیس ہاتھ چوڑے تیس ہاتھ اونچے آگ کے مکان میں ڈالا۔
 (حاشیہ جلالین ص ۳۷)
- حضرت یوسف کے زلیخا سے دو لڑکے افراتیم اور منشا تھے (البدایہ والنہایہ ص ۲۱)
- حضرت داؤد شتر آوازوں میں زبور تلاوت کرتے تھے (البدایہ ص ۱۶)
- قارون کے خزانے کی کنجیاں شتر خچروں پر لادی جاتی تھیں (البدایہ ص ۳۹)
- نمرود نے چار سو برس حکومت کی اور چار سو برس اسکی ناک میں چھ گھسار ہا (البدایہ ص ۱۳۸)
- حضرت سلیمان، ذوالقرنین، بخت نصر اور نمرود نے پوری دنیا پر حکومت کی (حاشیہ جلالین ص ۳۳)
- ذوالقرنین نے ترک میں سو میل لمبی اور پچاس میل چوڑی دیوار بنائی (حاشیہ جلالین ص ۲۵) (صادی ص ۳۶)
- شاد نے تین برس میں جنت بنوائی نو سو برس اسکی عمر تھی (صادی ص ۳۱)
- دیوار چین کی لمبائی تین ہزار کیلومیٹر، اونچائی پندرہ میٹر اور چوڑائی نو میٹر (المنجد فی الادب والعلوم ص ۱۵)
- تعداد نبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار، تعداد رسل تین سو تیرہ (شرح عقائد ص ۱۱) (مشکوٰۃ ص ۱۵)
- جنت میں ہمیشہ مرد ۳۳ برس کے اور عورتیں ۷۷ برس کی رہیں گی (تفسیر عزیزی ص ۳)
- مشرکین کی نابالغ اولاد اہل جنت کی خادم ہوں گی (تفسیر مظہری ص ۲۶)
- غار حرا کا طول چار گز اور عرض دو گز (ذخیرہ معلومات ص ۳۳)

- دنیا میں کل ۳۰۶۳ زبانیں بولی جاتی ہیں (ذخیرہ معلومات ص ۴۷)

- ابراہیم کے لشکر کی تعداد ساٹھ ہزار تھی (ترجمہ سیرت ابن ہشام ص ۷۷)

- لندن و پیرس کی زنان اعلیٰ خاندان ہندوستانی گرگہوں کے نازک ترین کپڑے پہنا کرتی تھیں (نقش حیات ص ۱۶۵)

- چاہ زم زم چوڑا چار گز اور گہرا انہتر گز۔

- ابو مسلم خولانی نے میلہ کذاب کو نبی نہیں مانا تو اس نے آگ میں جھونک دیا، ابو مسلم

- آگ سے نکل کر یمن سے مدینہ منورہ آگئے، حضرت عمرؓ نے معانقہ کیا اور فرمایا کہ میں نے

- ایسے شخص کو دیکھا جس کے ساتھ خلیل اللہ کا معاملہ ہوا (شکول باطن ص ۱۱۱)

- ہجرت کے پانچ ماہ بعد حضرت انسؓ کے مکان میں ۳۵ مہاجرین اور ۴۵ انصار کے

- درمیان مواخات ہوئی (فتح الباری ص ۲۱۲)

- علامہ اصمعی م ۲۱۳ھ نے قرآن تین دن میں حفظ کر لیا، ان کو صرف رجب کے بارہ ہزار

- اشعار یاد تھے (تاریخ حدیث)

- حماد راویہ م ۱۵۵ھ نے ایک مجلس میں ۲۹ سو قصیدے سنائے ان کو بانٹ سعاد کے

- ۷۰۰ قصیدے یاد تھے۔

- ابو تمام م ۲۳۱ھ اور متنبی م ۳۵۴ھ کو ایک لاکھ سے زیادہ اشعار یاد تھے (تاریخ حدیث)

- آنحضرتؐ کے ملنے والوں میں سے تیرہ ہزار اشخاص کے حالات قلم بند کئے گئے (سیرۃ النبی)

- فن اسماء الرجال میں پانچ لاکھ اشخاص کے تذکرے موجود ہیں (تاریخ الحدیث از عبد الصمد)

- مامون رشید م ۲۱۸ھ نے بغداد میں پہلا کتب خانہ بیت الحکمت قائم کیا جس میں دس

- لاکھ کتابیں تھیں اس کے علاوہ بغداد میں ۳۶ کتب خانے تھے، ہلاکوم ۶۶۳ھ نے جب ان

- کتابوں کو دجلہ میں ڈالا تو دریا پر پل بندھ گیا اور سات دن تک پانی رنگین رہا۔

- زبیدہ زوجہ ہارون نے ایک کروڑ سات لاکھ مشقال سونا سے پہاڑوں کو کٹوا کر حنین سے

- مکہ تک نہر زبیدہ بنوائی۔

- مدرسہ نظامیہ بغداد کی بنیاد ۴۵۷ھ میں اپالہ اسلاں کے وزیر نظام الملک طوسی

- ۳۸۵۲ھ نے ڈالی، ذوالقعدہ ۱۱۶۴ھ میں مدرسہ کا افتتاح ہوا اس کا سالانہ خرچہ چھ یا سات لاکھ دینار تھا۔ سعدی شیرازیؒ ہمیں کے پڑھے تھے۔
- مدارس عربیہ کا نصاب درس نظامیہ ملا نظام الدین بن قطب الدین سہالوی فرنگی علیؒ ۱۱۶۱ھ نے مرتب کیا۔
- جنگ عظیم ۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء کے مقتولین: روس ۷ لاکھ۔ جرمنی ۶ لاکھ۔ فرانس ۳ لاکھ۔ ۷۰ ہزار۔ آسٹریا ۸ لاکھ۔ برطانیہ ۷ لاکھ۔ ۶۰ ہزار۔ ترکی ۲ لاکھ۔ ۵۰ ہزار۔ بلجیم ایک لاکھ دو ہزار۔ بلغاریہ ایک لاکھ۔ رومانیہ ایک لاکھ۔ سربیا و مانچی نیگرو ایک لاکھ۔ امریکہ ۵۰ ہزار۔ میزان ۳ لاکھ ۳۸ ہزار، زیمبوں، اسیروں اور گمشدگان کی تعداد ان کے علاوہ ۱۰۱۸ (رحمۃ للعالمین ص ۲۳۸)۔
- ۲۰۰۰ تا ۱۹۰۰ء تمام غزوات و سرایا کے کل مقتولین ۱۰۱۸۔ مہا بھارت کے مقتولین کروڑوں سے کم نہیں (رحمۃ للعالمین ص ۲۳۸)۔
- روشنی کی رفتار فی سکنڈ..... ۳ کلومیٹر @ زمین کی سورج سے دوری ۱۵۳۲۱۳۰۰۰ کلومیٹر۔
- انسان کے جسم میں ۶-۲ ہڈیاں ۵۰۰ رگیں ہیں (مخزن المعلومات ص ۲۲۲)۔

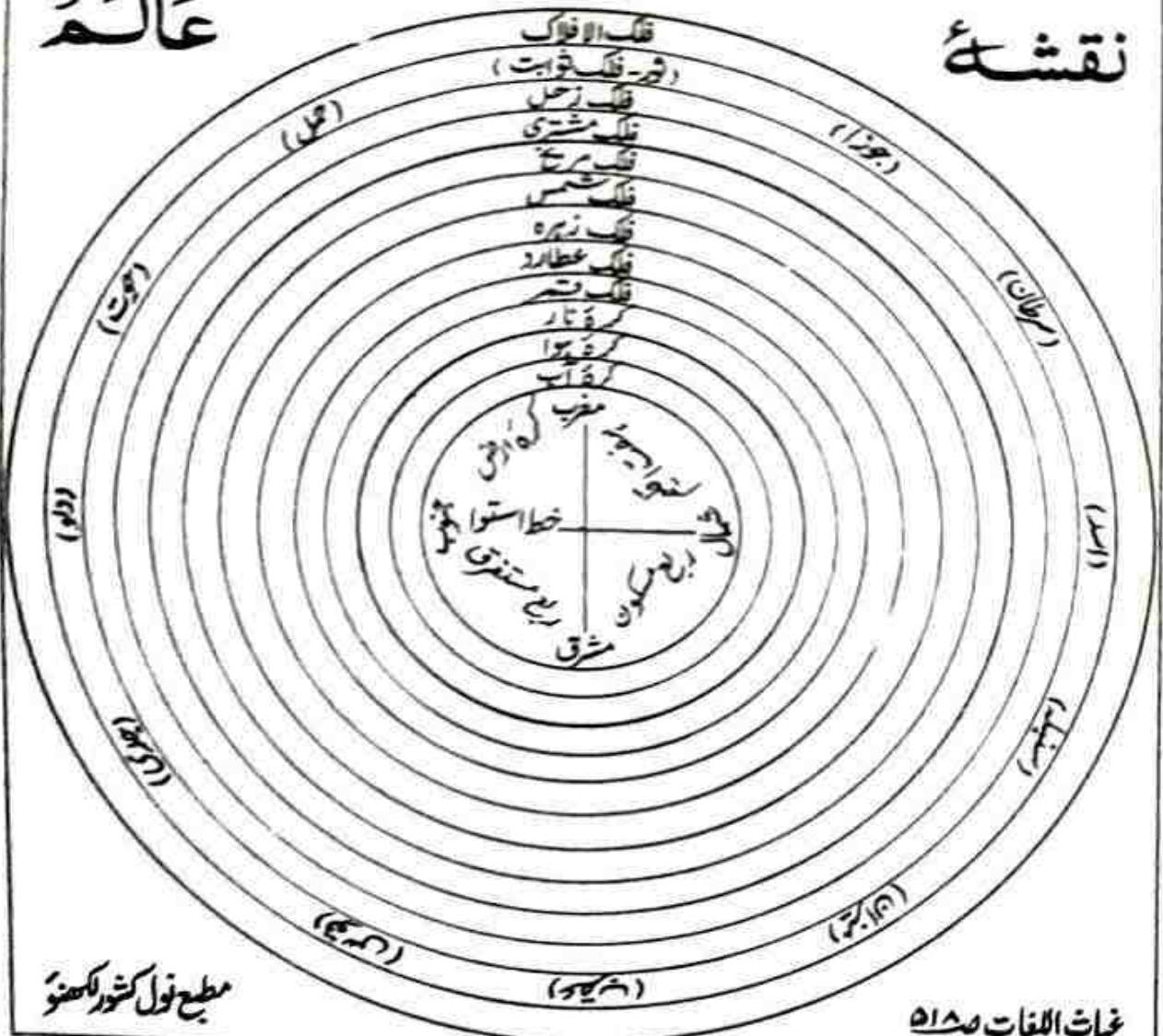
اصطلاحات جغرافیہ

- کوہ آتش فشاں | وہ پہاڑ جس سے دھواں، راکھ، گرم پتھر نکلنے لگتے رہتے ہیں۔
- درہ | وہ تنگ راستہ جو دو اونچے پہاڑوں کے درمیان ہو۔
- جھیل | پانی کا بہت بڑا تالاب۔ منبع اور یا کے نکلنے کی جگہ۔
- خلج | دکھاڑی، سمندر کا تنگ قطعہ جو خشکی میں دور تک چلا گیا ہو۔
- جزیرہ | خشکی کا وہ ٹکڑا جس کے چاروں طرف پانی ہو۔
- جزیرہ نما | خشکی کا ایسا ٹکڑا جس کو تین طرف سے سمندر نے گھیر رکھا ہو۔
- راس | خشکی کی وہ نوک جو دور تک سمندر میں بڑھی ہوئی ہو۔

آبنائے پانی کا وہ تنگ قطعہ جو دو سمندروں کو ملائے۔
 خاکنائے خشکی کا وہ تنگ قطعہ جو دو بڑے قطععات زمین کو ملائے۔
 مقام اتصال (سنگم) دو دریا کے ملنے کی جگہ دو آپہ اور دریاؤں کے درمیان کی زمین۔
 دہانہ جہاں دریا سمندر میں داخل ہوتا ہے۔ آبشار اور پانی سے گرتی ہوئی پانی کی دھار۔
 ڈیلٹا دریا کی لائی ہوئی مٹی سے دہانہ پر بنی ہوئی مثلث زمین۔
 شہر گاؤں اور قصبہ سے بڑی آبادی شہر ہے۔
 صوبہ کئی کشتیوں کے مجموعہ کو صوبہ کہتے ہیں۔
 ملک کئی صوبوں کا مجموعہ جس کا حکمراں ایک ہو۔

عَالَم

نقشہ



پورا عالم ایک کرہ ہے جس کا مرکز زمین کا مرکز ہے اور تہ بہ تہ نو آسمان ہیں، ان میں تمام آسمانوں کو محیط سب سے اوپر فلک الافلاک ہے جسے فلک اطلس اور شریعت میں عرش کہا جاتا ہے، اس کے نیچے فلک ثوابت اس کے نیچے فلک زحل پھر فلک مشتری پھر فلک مریخ پھر فلک شمس پھر فلک زہرہ پھر فلک عطارد پھر سب سے نیچے فلک قمر ہے، فلک قمر کے جوف میں کرہ ناره ہے اس کے جوف میں کرہ ہوا اور کرہ ہوا کے درمیان کرہ زمین و آب ہے، آب و خاک دونوں کا ایک کرہ ہے، آب نے زمین کا احاطہ تامہ نہیں کیا ہے بلکہ کرہ زمین کا ایک ربع پانی سے کھلا ہوا ہے۔ کرہ زمین کا دورہ اڑتالیس ہزار میل اور ربع مسکون کا طول مشرق تا مغرب چوبیس ہزار میل اور عرض بارہ ہزار میل اور قطر زمین ۵۲۷۰ میل اور سطح زمین سے فلک قمر کی مقعر تک ۱۲۱۹۸۹ میل اور زمین سے فلک شمس کی مقعر تک ۳۳۲۸۳۰ میل اور زمین سے فلک الافلاک کی مقعر تک جو فلک ثوابت کی محدب ہے ۱۱۳۶۹۱۸۶ میل ہے اور فلک الافلاک کی محدب کے بعد بحر خدا کوئی نہیں جانتا۔

مَقْعَرٌ وَمُحَدَّبٌ | کرہ کی اندرونی سطح مقعر اور بیرونی سطح محدب ہے۔

سبع سیاس ۵ | جن سات ستاروں کی حرکت ذاتی ہے وہ ساتوں آسمانوں پر ایک ایک بالترتیب نیچے سے یہ ہیں قمر، عطارد، زہرہ، شمس، مریخ، مشتری، زحل (بخات اللغات) ^{۲۹۷۰} ابتداء عالم | عالم کی ابتداء سے اب تک ۱۹۵۵۸۰۵۱۰۳ سال شمسی گزرے (بخات اللغات ۵۲۵)

دنیا | زمین کا رقبہ ۳۲ ۶۹۳۸ ۷۸۰ کلومیٹر مربع (تخزن المعلومات ۲۳۸)

دنیا کی کل آبادی پانچ ارب تیس کروڑ۔ دنیا کے کل ممالک ۱۸۱ (آسان اٹلس دہلی ۱۹۹۱ء) دنیا میں کل ۳۰۶۳ زبانیں بولی جاتی ہیں (ذخیرہ معلومات ۷۷)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

براعظم، رقبہ و آبادی بمطابق ۱۹۹۱ء

نام	رقبہ مربع کلومیٹر	آبادی	نام	رقبہ مربع کلومیٹر	آبادی
ایشیا	۴۳۹۹۹۰۰۰	۳۱۶۲۷۱۰۰۰۰	شمالی امریکہ	۲۵۳۳۹۰۰۰	۴۲۷۳۰۰۰۰۰
یورپ	۱۰۴۹۸۰۰۰	۵۸۸۶۰۰۰۰۰	جنوبی امریکہ	۱۷۶۱۱۰۰۰	۲۹۶۷۰۰۰۰۰
افریقہ	۳۰۳۵۵۰۰۰	۶۴۲۱۰۰۰۰۰	انٹارکٹیکا	۵۵۰۰۰۰۰	غیر آباد
آسٹریلیا	۷۶۸۷۰۰۰	۱۶۹۰۰۰۰۰		(مربع میل)	

بحرا عظم، رقبہ و گہرائی

نام	رقبہ مربع کلومیٹر	اوسط گہرائی	نام	رقبہ مربع کلومیٹر	اوسط گہرائی
بحرالکابل	۱۶۵۲۰۰۰۰	۴۲۸۲ میٹر	بحر شمالی	۶۵۰۰۰۰۰	۱۲۰۵ میٹر
بحر اوقیانوس	۸۲۲۰۰۰۰۰	۳۹۲۶ میٹر	بحر جنوبی	۹۱۰۰۰۰۰
بحر ہند	۷۳۵۰۰۰۰۰	۳۹۶۳ میٹر		(مخزن المعلومات ص ۲۳۹)	

دنیا کے بعض ممالک، رقبہ، آبادی، مذہب

ملک	راجدھانی	رقبہ مربع کلومیٹر	آبادی	زبان	مذہب
پاکستان	اسلام آباد	۸۰۳۹۴۳	۱۱۴۹۳۹۰۰۰	اردو	اسلام
بنگلہ دیش	ڈھاکہ	۱۴۲۷۷۶	۱۰۹۵۷۹۰۰۰	بنگلہ	اسلام
افغانستان	کابل	۶۵۰۰۹۰	۱۵۰۹۰۰۰۰	پشتو، فارسی	اسلام
ایران	تہران	۱۶۸۴۱۸۰	۵۳۱۲۶۰۰۰	فارسی	اسلام
عراق	بغداد	۴۴۵۴۸۰	۱۷۶۵۶۰۰۰	عربی	اسلام، عیسائی
کویت	کویت	۲۰۱۵۰	۱۹۳۸۰۰۰	عربی	اسلام
سعودی عرب	ریاض	۲۲۶۱۰۷۰	۱۳۰۷۰۰۰۰	عربی	اسلام
جمہوریہ عربیہ مصر	قاہرہ	۱۰۰۱۹۹۸	۵۱۴۵۳۰۰۰	عربی	اسلام

ملک	لاجرهائی	رقم راج کلومیٹر	آبادی	زبان	مذہب
ایتھوپیا	علیس ابابا	۱۱۸۳۹۹۸	۲۲۷۲۷...	عربی	اسلام، عیسائی
بحرین	مناما	۶۲۲	۳۸۱...	عربی	اسلام
ترکی	انقرہ	۷۸۰۵۷۶	۵۳۵۳۶...	ترکی، بلغاریں	اسلام
تیونیشیا	تیونس	۱۶۴۱۵۲	۷۸۰۹...		اسلام
چارڈن (اردن)	عمان	۹۶۵۹۹	۳۹۳۳...	عربی	اسلام
چلی	سانٹیاگو	۷۴۱۷۶۶	۱۲۷۲۸...	اسپانیش	اسلام، رومن کیتھولک
سوڈان	خرطوم	۲۵۰۵۸۰۲	۲۳۷۹۷...	عربی	اسلام
شام	دمشق	۱۸۵۱۸۰	۱۱۶۳۸...	عربی	اسلام
میشیا	کوالالمپور	۳۳۲۳۷۰	۱۶۵۷۳...	ملایا	اسلام، بودھ
مراکش	رباط	۲۲۵۳۵۸	۲۳۹۱....	عربی، اسپانیش	اسلام
نائیجیریا	لاگوس	۹۲۳۸۵۳	۱۰۵۲۷۱...		اسلام، عیسائی
لبنان	بیروت	۱۰۳۰۰	۲۸۲۷۰۰۰	عربی، فرانسیسی	اسلام، عیسائی
لیبیا	تریپولی	۱۷۵۹۹۹۸	۳۲۳۲۰۰۰	عربی	اسلام
گھانا	اکره	۲۳۸۵۳۷	۱۴۱۳۰۰۰۰	انگریزی	اسلام، عیسائی
انڈونیشیا	جکارتہ	۱۹۰۳۳۳۲	۱۷۴۹۵۱۰۰۰	ڈچ	اسلام، بودھ
الجیریا	الجزائر	۲۳۸۲۶۷۳	۲۳۸۲۱...	انگریزی	اسلام، عیسائی
بلغاریہ	صوفیہ	۱۱۰۹۱۲	۸۹۹۵۰۰۰	ترکی، بلغاریں	اسلام، آرتھوڈوکس
فلپائن	نیلا	۲۹۹۶۸۱	۵۹۴۵۶۰۰۰	انگریزی، اسپانیش	اسلام، رومن
چین	پیکنگ	۹۵۶۱۰۰۰	۱۱۰۳۹۸۳...	چینی	
چیکو سلواکیہ	پراگ	۱۲۷۸۷۷	۱۵۵۹۷۰۰۰	جرمن، پولش	بودھ
روس	ماسکو	۲۲۳۰۲۲۰۰	۲۸۳۶۸۲۰۰۰	روسی	

ملک	راجدھانی	رقبہ مربع کلومیٹر	آبادی	زبان	مذہب
یونان	ایتھنز	۱۳۰۹۱۷	۱۰۰۱۳۰۰۰	یونانی، ترکی	رومن کیتھولک
سنگاپور	سنگاپور	۶۱۶	۲۶۲۵۰۰۰	چینی	بودھ
برطانیہ	لندن	۲۲۲۱۰۸	۵۶۷۹۹۰۰۰	انگریزی	رومن کیتھولک
نیپال	کھٹمنڈو	۱۲۰۷۹۷	۱۸۲۳۲۰۰۰	نیپالی	بودھ، ہندو
نیوزی لینڈ	ویلنگٹن	۲۶۸۶۷۶	۳۳۲۷۰۰۰	انگریزی	رومن کیتھولک
نیدر لینڈ	ایمسٹرڈم	۳۶۱۷۵	۱۲۶۲۸۰۰۰	ڈچ	"
برما	رنگون	۶۷۸۰۳۶	۳۹۹۶۶۰۰۰	برمی	بودھ
برازیل	برازیلیا	۸۵۱۱۹۵۷	۱۲۲۲۲۷۷	پرتگالی	رومن کیتھولک
فرانس	پیرس	۵۵۱۶۰۰	۵۵۷۸۹۰۰۰	فرینچ	
پناما	پناماسٹی	۷۵۹۰۳	۲۳۲۲۰۰۰	اسپانیش	رومن کیتھولک
میکسیکو	میکسیکوٹی	۱۹۷۲۵۲۷	۸۲۸۸۲۰۰۰	انگریزی، اسپانیش	"
پرتگال	لزن	۹۱۵۵۱	۱۰۲۲۶۰۰۰	پرتگیزی	"
یو، ایس، اے	واشنگٹن	۹۳۶۳۱۲۳	۲۲۵۲۱۲۰۰۰	انگریزی	عیسائی
جنوبی افریقہ	کیپ ٹاؤن	۸۳۲۱۳۵	۳۳۷۷۷۰۰۰	افریقن، انگریزی	ڈچ، چرچ
شری لنکا	کولمبو	۶۵۶۱۰	۱۶۷۷۹۰۰۰	تامل، انگریزی	بودھ
بھوٹان	تھمپو	۲۹۲۲۱	۱۲۵۱۰۰۰	بھوٹانی	بودھ، ہندو

مکہ معظمہ رات کے ۹ بجے مقامات ذیل کے اوقات

مقامات			ازد	ازد	ازد	مقامات		
ازد	ازد	ازد	ازد	ازد	ازد	ازد	ازد	ازد
۲۰	۲	دن	متوسط برازیل و چلی	۵۰	۱۲	رات	ہندوستان	
۲۰	۱۰	دن	برٹش کولمبیا	۲۰	۱۱	رات	ماریشس	

مقامات			مقامات		
۵۰	۱	رات	برہما		
۲۳	۹	دن	کولون	۲۰	۸ دن
۵۰	۶	دن	نیوزی لینڈ	۲۰	۵ دن
۲۲	۵	صبح	تسایزہ، وکٹوریہ، نیوساؤتھ	۳۰	۱۰ رات
۵۰	۲	صبح	جنوبی آسٹریلیا	۲۰	۲ رات
۲۰	۲	دن	جاپان کوریا	۵۰	۷ دن
۲۰	۳	دن	مغربی آسٹریلیا، شمالی بورتو، فلپائن، ہانگ کانگ		
۲۰	۱	رات	جاسن، امریکہ، جمیکا		
					انگلینڈ، آئرلینڈ، فرانس، بلجیم، اسپین، پرتگال، جبل الطارق، الجیریا

دہلی دن کے بارے میں مقامات ذیل کے اوقات

۳۰	۱۱	دوپہر	تھائی لینڈ	۳	صبح	کینیڈا، اٹلانٹک (زون)
۳۰	۱۲	دوپہر	بنگلہ دیش، کشمیر، پاکستان	۳۰	۳ صبح	ارجنٹائن، برازیل مشرقی
	۱	دوپہر	انڈونیشیا، شمالی سماٹرا، برما	۳۰	۲ صبح	برطانیہ
	۲	دوپہر	جاوا، بورتو، ملائیشیا	۳۰	۶ صبح	آئرلینڈ، پرتگال، نیوزی لینڈ، اسپین، جبل الطارق
۳۰	۲	سپہر	فلپائن، ہانگ کانگ، آسٹریلیا مغربی			اطلی، آسٹریا، الجزائر، بلجیم، پولینڈ، تونس، چیکو سلواکیہ، جرمنی، ڈنمارک، سوئڈن، سوئڈن، فرانس، اٹلی، کسمبرگ
۳۰	۳	سپہر	جاپان، ٹوکیو	۳۰	۷ صبح	
۳۰	۴	شام	آسٹریلیا جنوبی و شمالی			
	۱۲	شب	سیلون			

مقامات	روز	وقت	مقامات	روز	وقت
یسیا، مراکش، ہاروئے، تلنجیریا،			امریکہ مرکزی، میکسیکو، شکاگو	۳	شب
ہنگری، نیدرلینڈ، ویٹیکن شہر،	صبح	۷	امریکہ مشرقی، کینیڈا مشرقی	۳۰	شب
یوگوسلاویہ، روم			ویزوپلا		شب
اردن، افریقہ جنوبی، سوڈان،			چین مرکزی	۳۰	شب
ترکی، فن لینڈ، قبرص، لبنان،	صبح	۸	گرین لینڈ، طمغربی	۳۰	شب
مصر، یونان، قسطنطنیہ			ایران		صبح
ماسکو، زنجبار، سعودی عرب،	صبح	۹	افغانستان، بحرین،	۳۰	صبح
عدن، عراق۔			کیوبا، کینیڈا ساحلی۔		صبح

عالم اسلام

اس وقت دنیا میں کل ۲۲۸ ممالک ہیں جن میں ۱۷۱ آزاد ہیں۔ اسلامی ممالک ۵۹ ہیں جن میں آزاد ۴۳ ہیں۔ اسلامی ممالک افریقہ میں ۳۵۔ ایشیا میں ۲۱۔ آسٹریلیا میں ۲۔ یورپ میں ایک۔ دنیا کے تمام ممالک کا رقبہ ۴ کروڑ مربع کلومیٹر۔ ان میں اسلامی ممالک کا مجموعی رقبہ ۳ کروڑ مربع کلومیٹر سے زائد ہے۔ دنیا کی آبادی ۱۹۹۱ء میں پانچ ارب آٹھ کروڑ ہے جن میں ایک ارب سترہ کروڑ مسلمان ہیں۔ ایشیا میں مسلمان اسی کروڑ۔ افریقہ میں تیس کروڑ۔ آسٹریلیا، امریکہ اور یورپ میں سات کروڑ۔ رقبہ میں سب سے بڑا اسلامی ملک سوڈان، رقبہ ۲۵ لاکھ مربع کلومیٹر۔ آبادی میں سب سے بڑا اسلامی ملک انڈونیشیا، آبادی سولہ کروڑ سے زائد۔ آبادی میں سب سے بڑا اسلامی شہر کراچی، آبادی ۷۵ لاکھ اور رقبہ میں سب سے بڑا قاہرہ (مصر) ہے۔ یورپ کے واحد مسلم ملک کی مسلم آبادی ۷۵ فیصد ہے۔ ترکی وہ مسلم ملک ہے جو دو براعظم یورپ اور ایشیا میں بٹا ہوا ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی مسجد دو لاکھ مربع کلومیٹر مسجد الحرام ہے جس میں

چار لاکھ نمازیوں کی جگہ ہے۔ آسٹریلیا کے ایک مسلم ملک نیوگنی میں مسلم آبادی ۹۵ فی صد اور اس کے دوسرے مسلم ملک پاپوا میں ۹۰ فی صد ہے۔ عالم اسلام کے پاس اس وقت ۸۵ لاکھ سے زائد فوج ہے۔ (مقامی جنتی نمبر ۱۹۹۶ء)

ہندوستان اس کے صوبے بمطابق ۱۹۹۱ء

ہندوستان رقبہ ۳۲۸۴۴۸۲ مربع کلومیٹر — طول شمالاً جنوباً ۳۲۱۳ کلومیٹر۔
عرض شرقاً غرباً ۲۹۳۳ کلومیٹر — آبادی ۸۴۴۳۲۲۲۲

صوبہ	راجدھانی	رقبہ مربع کلومیٹر	آبادی	زبان
آندھرا پردیش	حیدرآباد	۲۷۵۰۶۸	۶۶۳۵۴۵۵۹	اردو، تلگو
مدھیہ پردیش	بھوپال	۴۴۳۴۴۶	۶۶۱۳۵۸۶۲	ہندی، اردو
اتر پردیش	لکھنؤ	۲۹۴۴۱۱	۱۳۹۰۳۱۱۳۰	اردو، ہندی
بہار	پٹنہ	۱۷۳۸۷۷	۸۶۳۳۸۸۵۳	اردو، ہندی
جموں و کشمیر	سری نگر، جموں	۲۲۲۲۳۶	۷۷۱۸۷۰۰	اردو، کشمیری، ڈوگری، پہاڑی
ہماچل پردیش	شملا	۵۵۶۷۳	۵۱۱۱۰۷۹	ہندی، پہاڑی
پنجاب	چنڈی گڑھ	۵۰۳۶۲	۲۰۱۹۰۷۹۵	پنجابی
ہریانہ	چنڈی گڑھ	۴۴۲۱۲	۱۶۳۱۷۷۱۵	پنجابی
دہلی	دہلی	۱۴۸۵	۹۳۷۰۴۷۵	اردو، ہندی، پنجابی
راجستھان	جے پور	۳۴۲۲۳۹	۴۳۸۸۰۶۴۰	راجستھانی، ہندی
مغربی بنگال	کلکتہ	۸۷۵۲	۶۷۹۸۲۷۳۲	بنگالی
آسام	دیسپور	۷۸۴۳۸	۲۲۲۹۴۵۶۳	آسامی، بنگالی
اڑیسہ	بھینیشور	۱۵۵۷۸۲	۳۱۵۱۲۰۷۰	اڑیہ
گجرات	احمدآباد، گاندھی	۱۹۶۰۲۴	۴۱۱۷۴۳۴۳	گجراتی

زبان	آبادی	رقبہ مربع کلومیٹر	راجدھانی	صوبہ
مراٹھی	۷۸۷۴۸۲۱۵	۳۰۷۶۹۰	ممبئی	مہاراشٹر
کناڑی	۴۴۸۰۶۴۶۸	۱۹۱۷۹۱	بنگلور	کرناٹک
تامل	۵۵۶۳۸۳۱۸	۱۳۰۰۵۸	مدراں	تامل ناڈو
میلیالم	۲۹۰۳۲۸۲۸	۳۸۸۶۳	تریویندرم	کیرالا
ادی، واچھو، موپا	۸۵۸۳۹۲	۸۳۷۴۳	اٹاننگر	اروناچل پردیش
آو، کونیاک، سیم، انگریزی	۱۲۱۵۵۷۳	۱۶۵۷۹	کوہیما	ناگالینڈ
منی پوری، انگریزی	۱۸۲۶۷۱۴	۲۲۳۲۷	امپھال	منی پور
بنگلہ، تریپوری	۲۷۴۴۸۲۷	۱۰۴۸۶	اگر تلا	تری پورہ
خاصی، گارو	۱۷۶۰۶۲۶	۲۲۴۲۹	شلنگ	میگھالیہ
میزو	۶۸۶۲۱۷	۲۱۰۲۷	آنزول	میزورم
نیپالی	۴۰۵۵۰۵	۷۲۹۹	گانتوک	سکم
مراٹھی	۱۲۳۶۷۷	۴۹۱	سیلواس	دادرا و نگر حویلی
مراٹھی، گجراتی	۱۰۱۴۶۱	۱۱۲	دمن	دمن، دیو
تامل، قرنج	۸۰۷۰۴۵	۴۹۲	پدیچیری	پانڈیچری
کوکنی، مراٹھی	۱۱۶۸۶۲۲	۳۷۰۲	پنجی	گوا
تکواری، ملیالم، تامل، بنگلہ	۲۷۹۱۱۱	۸۲۴۹	پورٹ بلیر	جزائر آندمان و نکوبار
میلیالم	۵۱۶۸۱	۳۲	کوارتی	لکش دیو پ

ریاست، آبادی، زبان

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستان آزاد ہوا۔ ۲۶ جنوری ۱۹۵۷ء کو جمہوری بنا۔ ملک میں چھ سو کے قریب راجاؤں اور نوابوں کی ریاستیں تھیں جنکو جمہوری ہند میں شامل کیا گیا۔

یکم نومبر ۱۹۵۶ء کو صوبے اور چھ مرکزی علاقے بنائے گئے۔ یکم مئی ۱۹۶۱ء کو گجرات اور مہاراشٹر صوبے بنے۔ ناگالینڈ، دادرا و نگر حویلی، گوا، دمن اور دیو ۱۹۶۱ء میں مرکزی علاقے قرار پائے۔ یکم دسمبر ۱۹۶۳ء کو ناگالینڈ، سولہواں صوبہ بنا۔ ۱۹۶۶ء میں پنجاب، ہریانہ دو صوبے بنائے گئے۔ ۱۹۷۱ء میں ہماچل پردیش کو صوبہ کا درجہ ملا۔ ۱۹۷۳ء میں میسور کا نام کرناٹک ہوا۔ ۱۹۷۵ء میں سکم کو بایسواں صوبہ بنایا گیا۔ فروری ۱۹۸۷ء میں اروناچل پردیش اور میزورم کو صوبہ کا درجہ ملا۔ یکم مئی ۱۹۸۷ء کو گوا صوبہ بنایا گیا۔ اس وقت چھوٹے بڑے ۳۲ صوبے ہیں جن میں ۸۳ فیصد ہندو اور ۱۱ فیصد مسلمان ہیں۔ باقی ۶ فیصد میں عیسائی، سکھ، یہودی، پارسی وغیرہ ہیں۔ یہاں مسلمان کی تعداد دنیا بھر میں تیسرے نمبر پر ہے۔ یہاں ۸۲۶ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ۱۵ زبانیں اردو، ہندی، بنگلہ، آسامی، گجراتی، مراٹھی، کشمیری، کناڑی، ملیالم، پنجابی، اڑیہ، سنسکرت، سندھی، تامل، تلگو زیادہ رائج ہیں۔ ہندی سرکاری زبان، انگریزی مثل سرکاری آبادی ۱۹۶۱ء کی مردم شماری میں ۷۸۵۱۸۳۶۹۲ - ۱۹۹۱ء میں ۸۴۴۳۲۲۲۲ - ہر دس سال میں ۲۵ فیصد اضافہ۔ ہندوستان کے گاؤں کی تعداد تقریباً چھ لاکھ، چھوٹے بڑے شہر کی تعداد تقریباً ساڑھے تین ہزار۔ ۷۶ فیصد لوگ دیہاتوں میں آباد ہیں (آسان اٹلس)

۱۹۹۱ء کی مردم شماری ہند

۱۷۷۹	انسانیت مذہب والے	۲۵ ر ۶۷ کروڑ	ہندو
۳۷۹...	ساری دھرم والے	۹ ر ۵۲ کروڑ	مسلمان
۱۸۲....	سورن دھرم والے	۱ ر ۸۸ کروڑ	عیسائی
۳۲۷۱۸	آدی بھاسی دھرم	۱ ر ۶۲ کروڑ	سکھ
۵۵۷۵	بہائی مذہب والے	۲۲ ر ۶۳ لاکھ	بودھ
۲۹۷	یہودی	۳۲ ر ۳۳ لاکھ	جین
	چھ بڑے مذاہب کے علاوہ مذاہب ۶۳	۳۱ لاکھ	دیگر مذاہب
	(ہفت روزہ، جمعیتہ دہلی، ۲۵ اگست ۱۹۹۵ء)	۴ لاکھ	مذہب ظاہر نہ کرنے والے

تقاویم

مذہبی اور معاشرتی ضرورتوں کو سامنے رکھ کر دنوں، ہفتوں، مہینوں اور برسوں کو مجتمع کرنے کے طریقوں کو تقویم کہتے ہیں۔ نجومی نصف النہار سے نصف النہار تک، مسلمان غروب سے غروب تک، ہندو طلوع سے طلوع تک اور مدنی ضروریات میں نصف لیل سے نصف لیل تک کے وقفہ کو دن مانتے ہیں۔ شمس و قمر کی ضیاء باری کے زمانے یوم شمس اور ماہ قمری سے موسوم ہیں۔ تقویم کی اصل پیچیدگی کا سبب ہیئت احوال کا تباہ بننا ہے۔

مصری تقویم

قدیم ترین زمانے سے مصریوں کا سال بارہ مہینوں پر مشتمل تھا، ہر ماہ تیس دن کے تھے، اختتام سال پر پانچ دنوں کا اضافہ کر کے سال کے دنوں کی مجموعی تعداد ۳۶۵ کر لیتے تھے۔ تیس دن کے مہینے مقرر کرنے کا فائدہ یہ تھا کہ گاہے گاہے قمری مہینوں کے مطابقت ہو جاتی اور ۳۶۵ دن کا سال مقرر کرنے سے شمسی سال سے تعلق بھی رہتا، گویا اس میں قمری اور شمسی دونوں نظام کا لحاظ رکھا گیا۔ ہر ایک مصری مہینے کسی نہ کسی تیوہار سے منسوب تھے، اس تقویم میں مستقل کسی ایک سنہ کا رواج نہ تھا، یہ کمی عصر بطلیموس میں دور کی گئی۔ مصری تقویم ۳۲۵ ق م تک سرکاری طور سے مستعمل رہی، جب تک جو لیس قیصر نے رومی تقویم میں اصلاح نہ کر لی۔

بابلی تقویم

بابلی تقویم کے اصول تین ہزار سال قبل مسیح مدون ہو چکے تھے، بارہ ماہ کا سال اور ہر ماہ رویت ہلال سے شروع ہوتا، پہلا مہینہ نیسانو اور آخری ادارو تھا، دوسری قمری تقویموں کی طرح اس میں بھی عموماً آخری مہینہ دہرایا جاتا تھا تا کہ ہر مہینے اپنے معینہ موسم میں واقع ہوں۔ بخت نصر اول کے عہد حکومت ۳۲۵ ق م سے ہر مہینے کے مشاہد اور مہینوں کے مفوضہ ایام کا باضابطہ اندراج ہونے لگا۔

یونانی تقاویم

رومی عہد سے قبل تمام یونانی تقویمیں قمری تھیں اور ہر فرقہ کی الگ الگ تقویم رائج تھی چنانچہ بسخوف نے ایک سو یونانی تقاویم کی فہرست پیش کر کے تحقیق کی راہ کھولی۔ اختلاف تقاویم کے وقت حسب ضرورت بطور لوند تیر ہواں مہینہ بڑھا کر موسم سے مطابقت کر لیا کرتے تھے۔ مہینوں کی لمبائی کی تعیین اور اس میں رد و بدل کرنا عمال حکومت کے ہاتھ میں تھا۔ یونانی تقویم اسکندر کی فتوحات کی بدولت مغربی ایشیا میں حتیٰ کہ مصر تک پھیل گئی، لیکن ایشیا کی یونانی تقویمیں خالص شمسی ہو گئیں۔

رومی تقویم

رومی تقویم جو آج دنیا میں مستعمل ہے اس کا ماخذ شہر روم کی مقامی تاریخ ہے، ابتداء میں اس کے مہینے دس اور سال کے ایام ۳۰۴ ہوا کرتے تھے، سال کا آغاز مارچ سے ہوتا تھا، نومانی جنوری و فروری کا اضافہ کیا، اولاً رومی مہینے قمری تھے، تمام جمہوری عہد میں سال کا معمولی طول ۳۵۵ دن رہا، مارچ، مئی، جولائی اور اکتوبر ۳۱ دن کے، اپریل، جون، اگست، ستمبر، نومبر، دسمبر اور جنوری ۲۹ دن کے۔ فروری ۲۸ دن کا ہوتا تھا۔ لیکن رومی تقویم کی چاند سے کامل مطابقت نہ ہونے کی وجہ سے اس تقویم کو قمری نظام سے منحرف ہونا پڑا، اور یہ انحراف سنہ قبل مسیح ہو چکا تھا۔

عیسوی جولائی تقویم

۶۳ ق م میں جولیس قیصر پیشوائے اعظم ہوا، شہر روم کی بنیاد کے سات سو اٹھ برس پر یکم جنوری ۶۳ ق م میں قیصر روم جولیس سے موسم شمسی تقویم کے سال کا آغاز ہوا، اس کا مجوزہ اسکندریہ کا باشندہ سوسی بی نس فلکی تھا، اس تقویم میں تین سال متواتر ۳۶۵ دن کے اور چوتھا سال ۳۶۶ دن کا مقرر ہوا تاکہ سال کے ہر چھوٹے بڑے دن اپنی جگہ پر واقع ہوتے رہیں، جولیس کی اصلاح سے پہلے مصری تقویم سرکاری طور پر رائج تھی، عیسوی ماہ کی تفصیل یہ ہے

جون واپریل و ستمبر اور نومبر میں دن
 عیسوی کے جو مہینے باقی ہیں اکتیس دن
 گر برابر چار حصے ہوں سہ مطلوب کے
 فروری اکتیس دن ہے ورنہ اٹھائیس دن
 جولائی تقویم میں سال کی لمبائی تقریباً گیارہ منٹ چودہ سکنڈ بڑھ جاتی ہے جس سے
 گیارہ ہزار سال میں ماہ جنوری موسم سرما سے ہٹ جاتا کیونکہ ہر چار سو برس پر تین دن کا
 فرق پڑ جاتا ہے جس کی اصلاح گریگوری تقویم میں کی گئی۔

عیسوی گریگوری تقویم

عیسائیوں کے تیرہویں پوپ گریگوری نے سولہویں صدی عیسوی میں دس دن
 گھٹا کر فرمان جاری کر دیا کہ ۳ اکتوبر ۱۵۸۲ء کے بعد والے دن کو ۱۵ اکتوبر ۱۵۸۲ء
 شمار کیا جائے اور یوم کیسہ جو ہر چوتھے سال جولائی تقویم میں بڑھ جاتا ہے
 آئندہ ان صدیوں میں نظر انداز کر دیا جائے جو چار پر تقسیم نہ ہو سکیں۔
 انگلستان میں ۲ ستمبر ۱۷۵۲ء ۴ ذوالقعدہ ۱۱۶۵ھ تک جولائی تقویم
 رائج تھی، اس کے بعد والے دن پر گیارہ دن بڑھا کر ۳ ستمبر کے بجائے ۱۳ ستمبر
 ۱۷۵۲ء ۱۶ ذوالقعدہ ۱۱۶۵ھ اختیار کی گئی۔

کیسہ | سال کے اکائی و دہائی کے اعداد چار پر تقسیم ہو جائیں اور کچھ نہ بچے تو
 سال کیسہ ہے ورنہ معمولی، لیکن صدیاں اس وقت کیسہ ہوتی ہیں جب ان کے
 صفروں کو نظر انداز کر کے چار پر پوری پوری منقسم ہو جائیں۔

یہودی تقویم

قدیم یہودی تقویم معمولی قسم کی قمری تقویم تھی، سال کے بارہ مہینے تھے اور ہر مہینہ
 رویت ہلال سے شروع ہوتا تھا اور حسب ضرورت بارہ ہواں مہینہ دہرایا جاتا تھا جو
 ادار کے نام سے موسوم تھا، ابتداءً لوند کی ذمہ داری حکام پر تھی، پھر عیسوی ابتدائی
 صدیوں میں بیت المقدس کی دینی مجلس عظمیٰ کے سپرد ہوئی، یہودیوں میں آجکل جو تقویم
 رائج ہے اس کی ابتداء تخلیق کائنات سے جس کی ابتداء ۷ اکتوبر ۳۷۶۱ء ق م سے شمار کرتے ہیں

ہندی یا شک تقویم

۲۲ مارچ ۱۹۵۷ء یکم چیت ۱۹۷۹ء اشک سے حکومت ہند نے پوری مملکت میں شک تقویم کو رائج کیا، اس تقویم کے اصول گریگوری ہیں، اسکا سال ناقص ۳۶۵ دن اور کامل ۳۶۶ دن کا ہوتا ہے، ہوتا ترین سال ناقص (معمولی) اور چوتھا سال کامل (کیسے) ہوتا ہے، اس تقویم کا آغاز چہار شنبہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۷ء سے ہوا، جب بھی شک سنہ کو عیسوی کے مطابق کرنا ہو تو شک کے سال پر ۸ کا عدد بڑھادیں تو عیسوی سنہ حاصل ہو جائیگا اور عیسوی سنہ سے ۸ گھٹادیں تو شک کا سنہ ہو جائیگا۔

ہجری یا اسلامی تقویم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار مکہ کی ایذا رسانی سے ۶۲۲ء میں مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی، اسی کی یاد گاریہ تقویم ہے، اس کی ابتداء یوں ہوئی کہ حاکم بن حضرت ابو موسیٰ اشعری نے امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کے پاس لکھا کہ آپ کے خطوط پر تاریخ درج نہیں ہوتی، آئندہ خطوط تاریخ کے ساتھ لکھا کریں، حضرت عمرؓ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا، کسی نے آنحضرتؐ کی وفات کے وقت سے کسی نے بعثت کے وقت سے تاریخ کے اجراء کا مشورہ دیا۔ حضرت عمرؓ نے اسے ناپسند فرمادیا کہ وفات سے آپ کا صدمہ تازہ ہوگا اور بعثت کے وقت ہم منالبت کفر میں تھے۔ حضرت علیؓ نے ہجرت کا مشورہ دیا کہ اس وقت سے فتوحات اسلام کا دروازہ کھلا، حضرت عمرؓ نے اس کو پسند فرمایا اور ہجرت کے سترہ سال کے بعد ۲ جمادی الاخریٰ ۱۷ھ / ۹ جولائی ۶۳۸ء کو ہجری تقویم کی بنیاد ڈالی۔ حضرت عثمانؓ کی رائے پر سال کا پہلا مہینہ محرم مقرر ہوا، اور ہجری سنہ کا آغاز جمعہ یکم محرم ۱۷ھ / ۱۶ جولائی ۶۲۲ء / ۲۸ اگست ۵۷۳ء شک سے ہوا۔ اہل عرب چاند کی پہلی تاریخ کو غرہ اور آخری کو سلخ کہتے ہیں، مہینہ رویت ہلال سے رویت ہلال تک ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے، کبھی تین مہینے متواتر ۲۹ دن کے اور مسلسل چار مہینے ۳۰ دن کے ہو سکتے ہیں، ۲۹ دن کا ماہ ناقص اور ۳۰ دن کا کامل کہلاتا ہے۔ ۳۵۴ دن کا سال ناقص (معمولی) اور ۳۵۵ دن کا کامل (کیسے) ہوتا ہے۔ ہجری مہینے تقریباً ۳۳ سال شمسی میں دورہ پورا کر لیتے ہیں۔ (المخص از مفتاح التقویم، ترقی اردو بورڈ دہلی ص ۲۱ تا ۲۷)

واقعہ اصحاب فیل

۵۲۹ء میں بلاد یمن پر حبشیوں کا حملہ ہوا، لشکر نجاشی کا سپہ سالار اریاط مین کا پہلا بادشاہ ہوا، بلاد یمن پر ۵۲۹ء سے ۶۷۱ء تک شاہان حبش کا تسلط رہا، اریاط کا چچا زاد لڑکا ابرہہ الاشرم مین کا دوسرا حاکم ہوا، اس کی حکومت ۵۲۹ء سے ۵۶۵ء تک قائم رہی، ابرہہ انتہائی متعصب عیسائی تھا، اس نے یمن کے دارالسلطنت صنعاء میں ایک نہایت خوبصورت گرجا تعمیر کرایا تاکہ سادہ خانہ کعبہ کو چھوڑ کر لوگ اس مریع گرجا کا طواف کیا کریں، عرب میں یہ خبر پہنچی تو قبیلہ کنانہ کے ایک شخص نے جا کر وہاں پاخانہ کر دیا، بعض کہتے ہیں کہ عرب کے کچھ آدمیوں نے وہاں آگ جلائی تھی، ہوا سے اڑ کر گرجا میں جا لگی وہ بالکل جل گیا، ابرہہ نے غصہ میں قسم کھالی کہ اب خانہ کعبہ منہدم کر کے رہوں گا، ہاتھیوں کے ساتھ مکہ پر فوج کشی کی، راہ میں جو قبیلہ مزاحم ہو اس کو تے تیغ کر ڈالا، اطراف مکہ میں جو مویشی ملے پکڑ لئے جن میں عبدالمطلب کے دو سواونٹ تھے وہ چند روز سا قریش کو لیکر ابرہہ کے پاس گئے، عبدالمطلب نہایت وجیہہ بارعب سردار قریش تھے، ابرہہ دیکھ کر مرعوب ہو گیا، شاندار استقبال کیا، تخت سے اتر کر فرش پر اپنے ساتھ بٹھایا، عبدالمطلب نے اپنے اونٹوں کا مطالبہ کیا، ابرہہ نے کہا سخت تعجب ہے، آپ نے اونٹ کی بات کی، خانہ کعبہ کا کوئی ذکر نہیں، عبدالمطلب نے کہا ان ارب الابل وللبیت رب یمنعہ، میں اونٹ کا مالک ہوں اور بیت اللہ کا مالک اللہ ہے وہ اس کو بچائے گا، ابرہہ نے اونٹ واپس کر دیئے، عبدالمطلب نے ان سب اونٹوں کو بیت اللہ کی نذر کر دیا، قریش سے کہا کہ مکہ خالی کر دو، خود چند آدمیوں کو لیکر کعبہ کے دروازہ پر گئے، خوب گڑگڑا کر دعائیں کیں اور کہاے اللہ بندہ اپنا گھر جاتا ہے تو اپنا گھر بچا پھر ساتھیوں سمیت پہاڑ پر چڑھ گئے، ابرہہ ۶۰ ہزار کا لشکر لیکر کعبہ گرنے کیلئے بڑھا، مکہ کے قریب مغمس نامی میدان میں ابرہہ کا پڑاؤ تھا، ہاتھیوں کا لشکر آگے بڑھانا چاہا سب ہاتھی وہیں بیٹھ گئے ذرا بھی آگے نہ بڑھے کہ اچانک سمندر

کی طرف سے چھوٹے چھوٹے پرندے چوچ اور بچوں میں کنکریاں لئے آئے اور لشکر پر برسائے گئے کنکریاں سر پر گرتیں اور نیچے نکل کر کام تمام کر دیتیں، اس طرح سارا لشکر تباہ ہو گیا، ابرہہ کو چھچک نکل آئی بدن سڑ گیا پیپ اور خون بہنے لگا، ایک ایک عضو کاٹ کر گرا، سینہ پھٹا اور دل باہر آ گیا، جب سب مر گئے تو خدا نے ایک سیلاب بھیجا جو سب کو بہا کر دریا میں لے گیا، اس سال کو عام الفیل کہا جاتا ہے، یہ واقعہ شنبہ ۱۷ / محرم ۲ / مارچ ۶۱۰ء کو پیش آیا، اس کے ۵۰ یا ۵۵ روز بعد آنحضرت کی ولادت باسعادت ہوئی۔
(ذوقانی ص ۳۸۳ و ابن ہشام ص ۸۷ و تفسیر طبری ص ۱۳۹ و تفسیر ابن کثیر ص ۸۷۷)

ظہور قدسی ولادت باسعادت

ولادت خواجہ عبداللہ والد ماجد رسول اللہ ص ۶۰، وفات بعمر ۲۳ سال ۱۱۰۰ء آنحضرت کی ولادت سے دو ماہ قبل۔

واقعہ اصحاب فیل شنبہ ۱۷ / محرم ۲۰ / مارچ ۱۱۰۰ء۔

ولادت آنحضرت دو شنبہ ۹ / ربیع الاول ۱۱۰۰ء عام فیل ۲۲ / اپریل ۱۱۰۰ء یکم جیٹھ ۶۲۸ بکری شمسی، واقعہ فیل کے بچاؤ سے دو روز بعد، والدہ ماجدہ حضرت آمنہ نے سات روز دودھ پلایا پھر ابوباب کی آزاد کردہ لونڈی ثویبہ نے سات روز دودھ پلایا جنھوں نے آنحضرت کے چچا حضرت حمزہؓ کو بھی دودھ پلایا تھا اس کے بعد حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا اور قبیلہ ہوازن میں پانچ برس ۱۱۰۰ء تک پرورش کی پھر ایک سال دو ماہ دس دن والدہ ماجدہ نے تربیت کی، ۱۱۰۰ء میں والدہ کے اسقال کے بعد جب آپ پھر برس کے تھے تو دادا عبدالمطلب نے کفالت کی، دو برس دادا کی کفالت میں رہے، جب آپ آٹھ برس دو ماہ دس دن کے ہوئے تو بقول راجح بعمر بیاسی سال مارچ ۱۱۰۹ء میں عبدالمطلب بھی رحلت کر گئے تو چچا ابوطالب نے کفالت کی، نو دس برس کی عمر میں ۱۱۰۹ء دس ماہ ۱۱۰۹ء میں خدمت گلہ بانی انجام دی، ۱۱۰۳ء میں بھر بارہ

سال چچا ابوطالب کے ساتھ شام کا تجارتی سفر کیا اور مقام تیمار میں نبیجہ ابراہیم نے آپ میں علامات نبوت کی شہادت دی۔ آپ بیس برس کے تھے کہ بازار عکا ظ میں حرب نجار واقع ہوئی۔ شوال میں حرب نجار ختم ہوئی ذوالقعدہ ۵۹ھ میں معاہدہ حلفنا الفضول ہوا جس میں آنحضرتؐ بھی شریک تھے۔ ۵۹ھ تا ۶۰ھ شغل تجارت اور صادق و امین کا خطاب۔ بعمر پچیس برس حضرت خدیجہؓ کے مال تجارت کے ساتھ شام کا دوسرا سفر جس میں مقام بصری میں نستور ابراہیم نے علامات نبوی کی شہادت دی۔ ۶۰ھ میں بعمر ۲۵ سال دو ماہ دس دن حضرت خدیجہؓ سے نکاح ہوا، وہ چالیس برس کی تھیں۔ ۶۱ھ میں ولادت حضرت قاسمؓ، ۶۲ھ میں ولادت حضرت زینبؓ و وفات حضرت قاسمؓ۔ ۶۳ھ میں ولادت حضرت رقیہؓ۔ بعمر ۳۵ برس ۶۴ھ میں تعمیر کعبہ اور حج اسود نصب کر کے زبردست جہاد ختم کرنا۔ ۶۵ھ تا ۶۶ھ غزوات، موسم جاہلیت سے نفرت اور غار حرا میں یاد خدا میں انہماک۔ ۶۶ھ میں یثرب رفتاریلئے صادق کا قبور۔

طلوع آفتابِ رسالت

بعمر چالیس سال ۹ فروری ۶۱۰ھ، ۱۲ میلادی اور ۱۲ ربیع الاول بروز دوشنبہ بخت و نبوت، وضو اور نماز فجر و ظہر کا حکم ہوا۔ بقول درمیر بعمر چالیس برس چھ ماہ ۱۷ رمضان ۱۳ اگست ۶۱۰ھ کو غار حرا میں نبوت ملی۔

۱۲ ربیع الاول ۶۱۰ھ | آغاز نزول قرآن، اسلام حضرت خدیجہؓ و ابو بکرؓ وغیرہ

بن حارثہ، ولادت حضرت فاطمہؓ۔

۱۲ ربیع الاول ۶۱۰ھ | علانیہ دعوت اسلام، کوہ صفا کا مشہور خطبہ، سفارت قریش و جواب ابوطالب، مسلمانوں پر کفار کے مقالہ۔

۱۲ ربیع الاول ۶۱۰ھ | حبشہ، ہجرت اولیٰ۔ ۱۲ ربیع الاول ۶۱۰ھ | قبول اسلام حضرت حمزہؓ و حضرت عمرؓ۔

محرم ۱۰ نبوی اکتوبر ۶۱۵ء | حبشہ، ہجرتِ ثانیہ۔ محرم ۱۰ نبوی ۱۰۹۰ء نبوی

۶۱۸ء تین برس شعب ابی طالب میں نبوہاشم کی محصوری۔

شوال ۱۰ نبوی اپریل ۶۱۹ء | وفات ابوطالب و حضرت خدیجہؓ بمسقطاً،

ایام حج میں تبلیغ اسلام، حضرت سودہؓ و حضرت عائشہؓ سے نکاح۔

۶۱۷ء / رجب ۱۰ نبوی ۹ / مارچ ۶۲۰ء | واقعہ معراج اور نماز پنجگانہ کی فرضیت

ذوالحجہ ۱۰ نبوی جولائی ۶۲۰ء | عقبہ منیٰ میں مدینہ کے چھ آدمیوں کا قبولِ اسلام

اور مدینہ میں اسلام کا آغاز۔

ذوالحجہ ۱۰ نبوی جون ۶۲۰ء | بیعت عقبہ اولیٰ، مدینہ کے بارہ اشخاص کی

بیعت اسلام، مصعب بن عمیرؓ اور عبداللہ بن ام مکتومؓ کی تبلیغ و تعلیم اسلام کیلئے

مدینہ روانگی۔

۱۳ ذوالحجہ ۱۰ نبوی ۲۸ / جون ۶۲۲ء | بیعت عقبہ ثانیہ، مدینہ کے

تہتر مرد، دو عورتوں کی بیعتِ اسلام و معاہدہٴ حملت۔

مدینہ، ہجرتِ نبویؐ

شب جمعہ ۲۷ / صفر ۱۰ نبوی کو آنحضرتؐ اور ابو بکرؓ مکہ سے نکلے، جمعہ، شنبہ، یکشنبہ

۲۷ / ۲۸ / ۲۹ / صفر ۱۰ / ۱۰ / ۱۱ / ۱۲ / ستمبر ۶۲۲ء تین روز غار ثور میں روپوش رہے

جو مکہ سے پانچ میل دور ہے۔

یکم ربیع الاول بروز دوشنبہ غار ثور سے روانگی، دوشنبہ ۸ / ربیع الاول ۱۰

۲۰ / ستمبر ۶۲۲ء کو قبا میں داخلہ، مسجد قبا کی تعمیر ۱۲ / ربیع الاول ۱۰ ۲۳ / ستمبر

جمعہ کو مدینہ میں داخلہ، ابولوب انصاریؓ کے مکان پر قیام۔

۱۰ / تعمیر مسجد نبویؐ، ظہر، عصر، و عشاء میں چار رکعت کی فرضیت، یہودی

مدینہ سے معاہدہ، مہاجرین و انصار میں مواخات، ولادت عبداللہ بن زبیر، اذان

کی ابتداء، شوال میں حضرت عائشہؓ کی رخصتی۔ سریہ حمزہؓ و عبیدہؓ و سعدؓ۔

۲۱ | ۱۵ شعبان تحویل قبلہ۔ رمضان کے روزہ کی فرضیت۔ صدقہ فطر و نماز
عید الفطر کی مشروعیت۔ قریش کے مدینہ پر حملہ کے منصوبے۔ جہاد کی اجازت۔
صفر، غزوہ ابواء۔ ربیع الاول، غزوہ بواط۔ جمادی الاولیٰ، غزوہ عثیمہ۔ غزوہ
بدر اولیٰ۔ رجب، سریہ عبداللہ بن جحشؓ۔ ۱۷ رمضان، غزوہ بدر کبریٰ، مسلمان
۳۱۳، ۱۴۰، شہید۔ کفار... ۱۰۱، مقتول۔ ۷۰، گرفتار۔ غزوہ بنی قینقاع۔ غزوہ
سویق۔ وفات حضرت رقیہؓ۔ نکاح حضرت فاطمہؓ۔

۲۲ | محرم، غزوہ غطفان۔ ربیع الثانی، غزوہ بھران۔ جمادی الاخریٰ، سریہ
زید بن حارثہؓ۔ ۱۵ شوال، غزوہ اجد۔ شہادت حضرت حمزہؓ، مسلمان ۶۵۰،
۷۰، شہید، ۴۰ زخمی۔ کفار... ۳۰، ۳۰، مقتول۔ غزوہ حمرار الاسد۔ احکام و رات۔
مانعت نکاح مشرکہ۔ شوال، حرمت شراب کا حکم۔ رمضان، ولادت حضرت
حسنؓ۔ حضرت حفصہؓ و حضرت زینب بنت خزیمہؓ سے آنحضورؐ کا نکاح۔ حضرت
ام کلثومؓ سے حضرت عثمانؓ کا نکاح۔

۲۳ | محرم، سریہ ابوسلمہؓ و سریہ عبداللہ بن اُنیسؓ۔ صفر، واقعہ رجع و حادثہ
بیر معونہ جس میں ۷ صحابہ کی شہادت۔ ربیع الاول، غزوہ بنی نضیر۔ جمادی الاطیٰ،
غزوہ ذات الرقاع۔ شعبان، غزوہ بدر ثانیہ و ولادت حضرت حسینؓ۔ شوال، حضرت
ام سلمہؓ سے آنحضورؐ کا نکاح۔ ربیع الثانی، وفات حضرت زینب بنت خزیمہؓ۔

۲۴ | ربیع الاول، غزوہ دومہ الجندل۔ شعبان، غزوہ بنی المصطلق (مریض)
قصہ افک۔ حد زنا۔ پردہ و تیمم کا حکم۔ شوال، غزوہ خندق۔ ذوالقعدہ، غزوہ
بنو قریظہ اور یہود بنو قریظہ کا خاتمہ۔ آنحضورؐ کا حضرت جویریہؓ اور حضرت زینب
بنت جحشؓ سے نکاح۔

۲۵ | محرم، سریہ محمد بن مسلمہؓ۔ ربیع الاول، غزوہ بنی لیحان و غزوہ ذی قرد،

وسریہ عکاشہؓ۔ ربیع الآخر، سریہ ذی القصدہ دسریہ جموم۔ جمادی الاولیٰ، سریہ طرف و
 سریہ عیص۔ رجب، سریہ وادی القریٰ۔ شعبان، سریہ دوامۃ الجندل و سریہ فدک۔
 شوال، سریہ عبداللہ بن رواحہ و سریہ گرز بن جابرؓ۔ ذوالقعدہ، بیعت رضوان و
 صلح حدیبیہ۔ ذوالحجہ، سلاطین عالم، قیصر روم، کسریٰ پرویز، نجاشی، مقوقس
 وغیرہ کے نام دعوتِ اسلام کے خطوط۔

اسلامی ریاست کی ابتداء

۱۱ھ | محرم، فتح خیبر، مسلمان ۱۴۰۰، ۱۵، شہید۔ یہودی..... ۱۳، ۱۱، مقتول۔
 یہیں آنحضرتؐ کو زہر دیا گیا۔ فتح فدک، فتح وادی القریٰ۔ صفر، سریہ غالبیہؓ۔
 جمادی الاخریٰ، سریہ زید بن حارثہؓ۔ سریہ صدیق اکبرؓ۔ سریہ فاروق اعظمؓ۔ رمضان
 سریہ اسامہؓ۔ شوال، سریہ مڑہ و سریہ بشیر بن سعدؓ۔ سریہ عبداللہ بن ابی حدردہؓ۔ سریہ
 عبداللہ بن حذافہ۔ درندے، پیچہ دار پرندے، گدھے اور خچر کی حرمت۔ حضرت
 صفیہؓ سے آنحضرتؐ کا نکاح۔ ذوالقعدہ، عمرۃ القضا، حکم رمل۔ حضرت میمونہؓ سے
 آنحضرتؐ کا نکاح۔ حضرت خالد بن ولیدؓ اور عمرو بن عاصؓ کا قبول اسلام۔

۱۲ھ | ربیع الاول، سریہ ذات اطلاق و سریہ ذات عرق۔ جمادی الاولیٰ، جنگ موتہ،
 مسلمان... ۱۳، ۱۲، شہید، دشمن ایک لاکھ اور بقول دیگر دو لاکھ۔ جمادی الاخریٰ، سریہ
 ذات السلاسل۔ رجب، سریہ سیف البحر۔ پنجشنبہ ۲۰/رمضان، فتح مکہ اور کعبہ پر
 اذانِ بلالؓ، صنم کدہ عزیٰ، سواع اور منات کا انہدام۔ شوال، غزوہ حنین،
 غزوہ نخلہ و اوطاس، محاصرہ طائف اور پہلی بار منجیق کا استعمال۔ آنحضرتؐ کی
 صاحبزادی حضرت زینبؓ کی وفات۔ ذوالحجہ، آنحضرتؐ کے صاحبزادہ حضرت ابراہیمؓ
 کی ولادت۔ ذوالقعدہ، عمرہ جعفرانہ۔

۱۳ھ | محرم، سریہ عیسنہ بن حصن۔ صفر، سریہ قطیفہ بن عامر۔ ربیع الاول، سریہ

ضحاک بن سفیانؓ و سر یہ علقمہ بن مخرزہؓ۔ ربیع الآخر، سر یہ حضرت علیؓ۔ رجب، غزوہ
بتوک، سر یہ خالد بن ولیدؓ۔ مسجد ضرار کا انہدام۔ فریضت حج، حج صدیق اکبرؓ۔
۶ شعبان، آنحضرتؐ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم کی وفات۔ ایلاہ و تخیر، حکم
لعان، حکم زکوٰۃ و جزیرہ۔ حرمت سود۔

۹ھ عام الوفود، فتح مکہ کے بعد قبائل عرب کے وفود آ کر داخل اسلام
ہوئے، وفود کی تعداد ۳۵ ہے اور بقول دیگر ساٹھ سے زیادہ ہے۔

۱۰ھ ربیع الاول، وفات حضرت ابراہیم۔ رمضان، سر یہ حضرت علیؓ سوئے میں
جمعہ ۹ ذوالحجہ ۹ مارچ ۶۳۲ء حجۃ الوداع۔

۱۱ھ ۲۹ صفر ۲۷ مئی ۶۳۲ء آنحضرتؐ کے مرض کی ابتداء۔ جیش اُسامہ کی تیاری۔

دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۲۸ جون ۶۳۲ء وقت چاشت آنحضرتؐ کی وفات حسرت
آیات۔ تدفین شب چہار شنبہ ۳۳ گھنٹے بعد آپ کے دعوت و تبلیغ کے کل ایام ۸۱۵۶۔

اور دنیوی زندگی کے کل ایام ۳۳۳۳۳۳۳۳ گھنٹے۔ خلافت صدیق اکبرؓ۔ رومیوں کے خلاف
حضرت اُسامہ کی لشکر کشی۔ قبائل میں شورش۔ سجاج کافر۔ ۳ رمضان وفات حضرت

فاطمہؓ۔ (سیرت الرسول و مرتع عہد رسالت الجمعیتہ بکٹ پورہ دہلی)

آنحضرتؐ کے چچا

(۱) غیداق (۲) قثم (۳) ابوطالب (۴) مقوم (۵) حبل مغیرہ (۶) حارث (۷) عبداللہ
والد ماجد آنحضرتؐ (۸) زبیر (۹) حمزہ (۱۰) عباسؓ (۱۱) ضرار (۱۲) ابو لہب۔ ان میں
حمزہؓ و عباسؓ ایمان لائے۔

آنحضرتؐ کی پھوپھیاں

(۱) صفیہؓ (۲) روی (۳) ماتکہ (۴) ام حکیم ایضا (۵) ہرہ (۶) اُمیمہ۔ حضرت صفیہؓ

ایمان لائیں اور کہا گیا ہے کہ اروی اور عاتکہ بھی ایمان لائیں اور مدینہ ہجرت کی۔

آنحضورؐ کی ازواج مطہرات

سلسلہ	نام مع ولدیت	سنہ نکاح	بیچ	مدت مساجت نبی	سنہ وفات	عمر	مدفن	مرویات
۱	خدیجہ بنت خویلد رض	۲۵ میلادی	۲۰ برس	۲۵ برس	سنہ نبوی	۶۵ برس	مکہ معظمہ	
۲	سودہ بنت زمعہ رض	شوال سنہ نبوی	۵۰	۱۲	شوال ۲۳ھ	۷۶	مدینہ منورہ	۵
۳	عائشہ بنت ابی بکر رض	” ”	۶	۹	۲۷ رمضان ۵ھ	۶۶	”	۲۲۱۰
۴	حفصہ بنت عمر رض	شعبان ۳ھ	۲۲	۸	شعبان ۲۵ھ	۶۰	”	۶۰
۵	زینب بنت خزیمہ رض	۳ھ	۳۰	۵۶	۳ ربیع الثانی ۳ھ	۳۰	”	
۶	ام سلمہ بنت ابی امیہ رض	شوال ۳ھ	۲۶	۷	۶۳ھ	۸۲	”	۳۷۸
۷	زینب بنت جحش رض	۵ھ	۳۶	۶	۲۰ھ	۵۰	”	۱۱
۸	جویریہ بنت حارث رض	شعبان ۵ھ	۲۰	۶	ربیع الاول ۵۰ھ	۶۵	”	۷
۹	ام حبیبہ بنت ابی سفیان رض	۶ھ	۳۶	۵	۲۳ھ	۷۲	”	۶۵
۱۰	صفیہ بنت حی بن خطیب رض	۷ھ	۱۷	۳	رمضان ۲۵ھ	۶۰	”	۱۰
۱۱	میمونہ بنت حارث رض	ذوالقعدہ ۷ھ	۳۶	۳	۵۱ھ	۸۰	مقاسر	۷۶

کنیزیں (۱) ماریہ قبطیہ رض، صفر ۷ھ میں مقوقس نے ہدیہ بھیجا، وفات ۱۶ھ، مدفن جنت البقیع۔ (۲) ریحانہ بنت شمعون، بنو قریظ سے تھیں، بنو نضیر میں شادی ہوئی تھی، اسیر ہو کر آئیں۔ بطور کنیز آنحضورؐ کے پاس آئیں، ایک قورا کے مطابق آپ نے ان سے نکاح کر لیا تھا، داد الحجرت ۱۰ھ، وفات پانچویں (۳) ہجرت میں بنو زینب بنت جحش نے ہیہ کیا۔ (۴) ایک اور نہایت حسینہ و جمیل کنیز تھیں۔

آنحضورؐ کی اولاد

اسمارگرافی	سنہ ولادت	سنہ وفات	عمر	مدفن
حضرت قاسم	۲۸ھ میلادی	۳۳ھ میلادی	۲ سال	مکہ معظمہ
عبداللہ، لقب طیبؓ، طاہر	قبل بعثت	قبل بعثت	ایک سال چند ماہ	"
ابراہیمؓ، ازماریہ قبیلہؓ	ذوالحجہ ۸ھ	ربیع الاول ۱۰ھ	۱۶ ماہ	مدینہ طیبہ
حضرت زینبؓ	۳۰ھ میلادی	۸ھ	۳۱ برس	"
حضرت رقیہؓ	۳۳ھ میلادی	۲۰ھ / رمضان	۲۲ سال	"
حضرت ام کلثومؓ	قبل بعثت	۶ شعبان ۹ھ	تقریباً ۲۵ برس	"
حضرت فاطمہ زہراؓ	۱ھ نبوی	۳ رمضان ۳۳ھ	۲۳ سال	"

خلافت ابوبکرؓ (دارالسلطنت مدینہ منورہ)

ولادت ابوبکرؓ ۵۷۳ھ / وفات ۲۲ جمادی الاخریٰ ۳۳ھ / ۲۳ اگست ۶۳۲ھ (عمر ۶۳ برس)

ابتداء خلافت ۱۳ ربیع الاول ۳۳ھ / ۹ جون ۶۳۲ھ (مدت خلافت دو سال ۲ ماہ)

۱ھ | قبائل میں شورش، اُسامہ بن زید کی رومیوں کے خلاف لشکر کشی۔

۲ھ | فتنہ ارتداد کا استیصال، مسیلمہ کذاب کا قتل، عراق پر فوج کشی، فتوحات کاظمہ، ندار، ولحہ، انبار، کرخ۔

۳ھ | قرآن کریم کی تدوین، منکرین زکوٰۃ کی تادیب۔

۳ھ | شام پر فوج کشی، محاصرہ دمشق۔

خلافت فاروق اعظمؓ

ولادت عمر فاروقؓ ۵۸۲ھ / شہادت بدست ابولولو مجوسی یا یکم محرم ۳۵ھ / نومبر ۶۴۲ھ (عمر ۶۳ برس)

- آغاز خلافت ۲۳ جمادی الاخریٰ ۳۳ھ / ۲۴ اگست ۶۳۴ء (مدت خلافت دس سال چھ ماہ)
- ۳۴ھ | فتح قادسیہ و دمشق و حمص — ۱۵ھ | جنگ یرموک اور رومیوں پر فتح۔
- ۳۶ھ | مدائن میں داخلہ فتح عراق، فتح بیت المقدس، فتح خوزستان۔
- ۳۷ھ | فتح جزیرہ، عراق عجم پر حملہ، فتح نہاوند، حضرت خالدؓ کی معزولی، توسیع حرم، بصرہ میں نہر ابو موسیٰ، نہر معقل۔
- ۳۸ھ | توسیع مسجد نبوی، قحط سالی، طاعون عمواس جسمیں... ۵۵ مسلمان فوت ہوئے۔
- ۳۹ھ | جنگ قیساریہ، شام کی مکمل فتح — ۴۰ھ | فتح ہمدان۔
- ۴۱ھ | اطاعت اصفہان، عمرو بن عاصؓ کی مصر پر فوج کشی اور فتح فسطاط۔
- ۴۲ھ | فتوحات رے، فارس و اسکندریہ، اطاعت طبرستان، آذربائیجان و آرمینیا، فتح خراسان۔
- ۴۳ھ | فتوحات طرابلس الغرب، کرمان و مکران (سندھ) رقبہ فتوحات فاروقی ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل۔

خلافت عثمان غنیؓ

- ولادت عثمان غنیؓ ۵۷ھ / ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ / ۱۷ جون ۶۰۱ء یوم جمعہ (عمر ۸۲ سال)
- ابتداء خلافت ۴ محرم ۳۴ھ / ۱۰ نومبر ۶۴۴ء (مدت خلافت بارہ سال)
- ۴۵ھ | اسکندریہ کی بغاوت اور رومیوں کی شکست۔ آرمینیا و آذربائیجان کی بغاوت اور اس کا استیصال۔ ایشیائے کوچک پر امیر معاویہؓ کی فوج کشی اس میں مسلم نوآبادیات کا آغاز۔ عمرو بن العاصؓ کی ولایت مصر سے معزولی۔
- ۴۷ھ | طرابلس، تیونس، مراکش و الجزائر کی فتح، اسپین پر پہلا حملہ۔ امیر معاویہؓ کا جزیرہ قبرص پر حملہ اور اس کی اطاعت۔ اسلامی بحری بیڑہ کا آغاز۔
- ۴۸ھ | مصحف صدیقی کی اشاعت، لغات ستہ کی تیئیس، لغت قریش میں نقول عثمانی۔

۲۹ھ بغاوت ایران خراسان وغیرہ، فارس پر دوبارہ قبضہ، تعمیر مسجد نبوی، معزولی ابو موسیٰ اشعریؓ۔

۳۰ھ فتح طبرستان، خراسان پر دوبارہ قبضہ، فتح طخارستان، کرمان، سجستان، غزنی تا کابل، معزولی ولید بن عقبہؓ۔

۳۱ھ سواحل شام پر رومی بیڑہ کا حملہ اور شکست عبداللہ بن سبا کا فتنہ و اسلام دشمنی

۳۲ھ امیر معاویہؓ کا قسطنطنیہ پر حملہ، قبرص کی بغاوت اور مکمل فتح۔

۳۳ھ امیر معاویہؓ کا اناطولیہ پر حملہ۔ ابن سبا کا بصرہ سے اخراج۔ کوفہ و مصر اس کا جانا۔

۳۴ھ بغاوت افریقہ اور اس کا استیصال۔ حضرت عثمانؓ کے خلاف کوفہ سے

بغاوت کا آغاز۔

۳۵ھ بغاوت کے خلاف صحابہؓ کا تحقیقاتی کمیشن۔ مدینہ پر باغیوں کی شورش مکان کا محاصرہ شہادت عثمانؓ غنیؓ۔

خلافت علی رضی ترضی

ولادت علی رضی ترضی ۶۰۰ء، شہادت بدست ابن بلعم ۱۷/ رمضان ۴۰ھ ۲۴ جنوری ۶۶۱ء (عمر ۶۳ برس)

ابتداء خلافت ذوالحجہ ۳۵ھ جون ۶۵۶ء (مدت خلافت چار سال نو ماہ) (دار السلطنت کوفہ)

۳۶ھ والی شام امیر معاویہؓ و دیگر اموی عمال کی معزولی۔ امیر معاویہؓ سے مقابلہ کی تیاری و مقتدر صحابہؓ کی غیر جانبداری۔ حضرت عائشہؓ کی مکہ سے بصرہ روانگی۔ جنگ جمل جس میں تیرہ ہزار مسلمان شہید ہوئے۔

۳۷ھ کوفہ دارالخلافت۔ امیر معاویہؓ کی شام میں حضرت علی رضی ترضی کے خلاف تحریک۔

صفر ۳۷ھ جولائی ۶۵۷ء جنگ صفین و تحکیم، اس جنگ میں ستر ہزار مسلمان

مقتول ہوئے۔ حکم کا فیصلہ۔

۳۸ھ | شام میں امیر معاویہ کی حکومت، خوارج کا آغاز۔ مصر پر امیر معاویہ کا

قبضہ، بحری راستہ سے کوکن پر حملہ۔

۳۹ھ | امیر معاویہ کا مختلف حصوں پر قبضہ

۴۰ھ | حضرت علیؑ و امیر معاویہؓ میں صلح۔ شہادت حضرت علیؑ ۱۷/رمضان ۴۰ھ

خلافت حسن بن علیؑ

ولادت حضرت حسنؑ شعبان ۳ھ فروری ۶۲۵ء۔ وفات ربیع الاول ۴۰ھ

اپریل ۶۷۰ء (عمر ۴۷ سال)

ابتداء خلافت شوال ۴۰ھ تا ربیع الاول ۴۱ھ جولائی ۶۶۱ء ،

(مدت خلافت چھ ماہ)

۴۱ھ | امیر معاویہؓ کے حق میں حضرت حسنؑ کی خلافت سے دستبرداری و صلح۔

امیر معاویہؓ کا عراق پر حملہ (خلافت راشدہ کا تیس سالہ دور، الجمعیۃ بکطردہلی ۳۸۲ھ)

خلافت بنی امیہ کیا نولہ برس (دار الخلافہ دمشق)

۱۔ بیعت بدست امیر معاویہؓ و خلافت ۴۱ھ تا ۶۶۱ھ ۱۹ سال ۳ ماہ (عمر ۸۰ برس)

۲۔ خلافت یزید بن معاویہؓ ۶۶۱ھ تا ۶۸۳ھ ۳ سال چھ ماہ (عمر ۳۸ سال)

دعویٰ خلافت حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ۲۸/رجب ۴۳ھ ۲/اپریل ۶۸۳ء۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی روانگی مکہ معظمہ ۴/شعبان ۴۰ھ ۱۳/مئی ۶۸۰ء۔

شہادت حضرت حسینؑ بمیدان کربلا ۱۰/محرم ۶۱ھ ۱۰/اکتوبر ۶۸۰ء۔

واقعہ حرہ ۶۳ھ جس میں فوج یزید نے مدینہ پر لشکر کشی کی، سترہ سو مہاجرین و انصار

اور دس ہزار عام مسلمین علاوہ عورتوں اور بچوں کے شہید ہوئے۔

عمر	مدت خلافت	سنہ خلافت	اسما خلفاء	رقم
۲۳ برس	صرف تین ماہ	۴۴ھ	معاویہ بن یزید	۳
۶۳ سال	صرف نو ماہ	۴۴ھ تا ۴۵ھ	مروان بن حکم	۴
۷۶ برس	۲۱ برس	۴۵ھ تا ۶۸ھ	عبد الملک بن مروان	۵
۴۲ برس	۹ برس ۷ ماہ	۶۸ھ تا ۷۷ھ	ولید بن عبد الملک	۶
۴۵ برس	۳ برس	۷۷ھ تا ۸۰ھ	سلیمان بن عبد الملک	۷
۳۹ برس	۲ برس ۵ ماہ	۸۰ھ تا ۸۲ھ	عمر بن عبد العزیز	۸
۴۰ برس	۴ برس ایک ماہ	۸۲ھ تا ۸۶ھ	یزید بن عبد الملک	۹
۵۵ برس	۱۹ برس ۹ ماہ	۸۶ھ تا ۱۰۵ھ	ہشام بن عبد الملک	۱۰
۴۰ برس	ایک برس ۲ ماہ	۱۰۵ھ تا ۱۰۷ھ	ولید بن یزید	۱۱
۴۶ برس	۶ ماہ	۱۰۷ھ تا ۱۰۸ھ	یزید بن ولید	۱۲
۴۷ برس	۳ ماہ	" تا "	ابراہیم بن ولید	۱۳
۶۲ برس	۵ برس ۱۰ ماہ	۱۰۸ھ تا ۱۱۳ھ	مروان بن محمد	۱۴

خلافت بنی عباس (۶۵۶ سال دارا ل خلافت بغداد)

۳۳ برس	۴ برس	۱۳۲ھ تا ۱۳۶ھ	ابوالعباس سفاح	۱
۶۳ برس	۲۲ برس	۱۳۶ھ تا ۱۵۸ھ	ابوجعفر منصور	۲
۴۳ برس	۱۰ برس	۱۵۸ھ تا ۱۶۹ھ	مہدی بن منصور	۳
۶۲ برس	ایک برس ۳ ماہ	۱۶۹ھ تا ۱۷۰ھ	ہادی بن مہدی	۴
۴۷ برس	۲۳ برس ۲ ماہ	۱۷۰ھ تا ۱۹۳ھ	ہارون رشید	۵
۲۸ برس	۴ برس ۸ ماہ	۱۹۳ھ تا ۱۹۸ھ	امین بن ہارون رشید	۶

عمر	مدت خلافت	سنة خلافت	اسماء خلفاء	رقم
۲۸ برس	۲۰ برس	۱۹۸ هـ تا ۲۱۸ هـ	مامون بن هارون رشيد	۷
۳۸ برس	۸ برس	۲۱۸ هـ تا ۲۲۶ هـ	معتصم بن رشيد	۸
۳۲ برس	۵ برس ۹ ماه	۲۲۶ هـ تا ۲۳۲ هـ	واثق بن معتصم	۹
۴۰ برس	۴ برس ۹ ماه	۲۳۲ هـ تا ۲۴۱ هـ	متوکل بن معتصم	۱۰
۲۶ برس	۶ ماه	۲۴۱ هـ تا ۲۴۶ هـ	منتصر بن متوکل	۱۱
۳۱ برس	۳ برس ۹ ماه	۲۴۶ هـ تا ۲۵۲ هـ	مستعین بن معتصم	۱۲
۲۴ برس	۲ برس ۷ ماه	۲۵۲ هـ تا ۲۵۹ هـ	معتز بن متوکل	۱۳
۳۸ برس	۱۱ ماه	۲۵۹ هـ تا ۲۶۹ هـ	جهدی بن واثق	۱۴
۵۰ برس	۲۱ برس ۶ ماه	۲۶۹ هـ تا ۲۹۰ هـ	معتمد بن متوکل	۱۵
۴۷ برس	۹ برس ۹ ماه	۲۹۰ هـ تا ۳۰۰ هـ	معتضد بن موفق	۱۶
۳۳ برس	۶ برس ۶ ماه	۳۰۰ هـ تا ۳۰۶ هـ	مکتفی بن معتضد	۱۷
۳۸ برس	۲۵ برس	۳۰۶ هـ تا ۳۳۱ هـ	مقتدر بن معتضد	۱۸
۳۵ برس	ایک س ۵ ماه	۳۳۱ هـ تا ۳۳۲ هـ	قاهر بن معتضد	۱۹
۳۲ برس	۶ برس	۳۳۲ هـ تا ۳۳۹ هـ	راضی بن مقتدر	۲۰
۴۰ برس	۴ برس	۳۳۹ هـ تا ۳۴۳ هـ	متقی بن مقتدر	۲۱
۴۲ برس	ایک س ۳ ماه	۳۴۳ هـ تا ۳۴۴ هـ	مستکفی بن مکتفی	۲۲
۴۳ برس	۲۹ برس ۵ ماه	۳۴۴ هـ تا ۳۷۳ هـ	مطیع بن مقتدر	۲۳
۷۶ برس	۱۷ برس ۸ ماه	۳۷۳ هـ تا ۴۰۱ هـ	طالع بن مطیع	۲۴
۸۶ برس	۴ برس یک ماه	۴۰۱ هـ تا ۴۰۲ هـ	قادر بن اسحاق	۲۵
۷۶ برس	۴ برس ۹ ماه	۴۰۲ هـ تا ۴۰۶ هـ	قائم بن قادر	۲۶
۳۸ برس	۹ برس ۸ ماه	۴۰۶ هـ تا ۴۱۵ هـ	مقتدی بن محمد	۲۷

عمر	مدت خلافت	سنة خلافت	اسما ر خلفاء	رقم
۴۱ برس	۲۵ برس	۵۱۲ھ تا ۵۲۸ھ ۶۱۱۱۸ تا ۶۱۱۹۴	مستظہر بن مقتدی	۲۸
۴۳ برس	۴ برس ۷ ماہ	۵۲۹ھ تا ۵۱۲ھ ۶۱۱۳۴ تا ۶۱۱۱۸	مسترشد بن مستظہر	۲۹
۴۰ برس	۱۱ ماہ	۵۳۰ھ تا ۵۲۹ھ ۶۱۱۳۵ تا ۶۱۱۳۴	راشد بن مسترشد	۳۰
۶۱ برس	۲۳ برس	۵۵۵ھ تا ۵۳۰ھ ۶۱۱۶۰ تا ۶۱۱۳۵	مقتفی بن مستظہر	۳۱
۶۸ برس	۱۱ برس	۵۶۶ھ تا ۵۵۵ھ ۶۱۱۷۰ تا ۶۱۱۶۰	مستنجد بن مقتفی	۳۲
۳۹ برس	۹ برس	۵۷۵ھ تا ۵۶۶ھ ۶۱۱۷۹ تا ۶۱۱۷۰	مستضی بن مستنجد	۳۳
۷۰ برس	۴ برس ۱۱ ماہ	۶۲۲ھ تا ۵۷۵ھ ۶۱۲۲۵ تا ۶۱۱۷۹	ناصر بن مستضی	۳۴
۵۲ برس	۹ ماہ	۶۲۳ھ تا ۶۲۲ھ ۶۱۲۲۶ تا ۶۱۲۲۵	ظاہر بن ناصر	۳۵
۵۲ برس	۸ برس	۶۴۱ھ تا ۶۲۳ھ ۶۱۲۴۳ تا ۶۱۲۲۶	مستنصر بن ظاہر	۳۶
۵۰ برس	۶ برس	۶۵۶ھ تا ۶۴۱ھ ۶۱۲۵۸ تا ۶۱۲۴۳	مستعصم بن مستنصر	۳۷

پھر خلافت عباسیہ مصر کو منتقل ہو گئی

سلطنت عثمانیہ

دبانی سلطنت عثمانیہ	۴۹۹ھ تا ۷۲۷ھ ۶۱۳۰۰ تا ۶۱۳۲۷	سلطنت عثمان خاں غازی	۱
دوار السلطنت ایڈریانوپول	۷۲۷ھ تا ۷۶۱ھ ۶۱۳۲۷ تا ۶۱۳۶۰	ارخاں بن عثمان خاں	۲
اسکے نام سے یورپ تاتھا	۷۶۱ھ تا ۸۰۵ھ ۶۱۳۶۰ تا ۶۱۴۰۲	مرادخاں اول بن ارخاں	۳
۱۱ سال خانہ جنگی کے بعد	۸۱۴ھ تا ۸۲۵ھ ۶۱۴۱۳ تا ۶۱۴۲۲	بایزید یلدرم بن مرادخاں اول	۴
	۸۲۵ھ تا ۸۵۵ھ ۶۱۴۲۲ تا ۶۱۴۵۱	محمدخاں اول بن بایزید یلدرم	۵
۸۵۷ھ میں قسطنطنیہ فتح کیا	۸۵۵ھ تا ۸۸۴ھ ۶۱۴۵۱ تا ۶۱۴۸۱	مرادخاں ثانی بن محمدخاں اول	۶
اس سے بڑا جنگی بحری بیڑہ تیار کیا	۸۸۴ھ تا ۹۱۸ھ ۶۱۴۸۱ تا ۶۱۵۱۲	محمدخاں ثانی بن مرادخاں دوم	۷
		بایزید ثانی بن محمدخاں دوم	۸

کیفیت	سنہ سلطنت	اسمائے سلاطین	تاریخ
مشرقی ممالک فتح کیا، ترکوں کا عروجی دور تھا)	۹۱۸ھ تا ۹۲۶ھ ۶۱۵۱۲ تا ۶۱۵۲۰	سلیم خاں اول بن بایزید دوم	۹
	۹۲۶ھ تا ۹۴۴ھ ۶۱۵۲۰ تا ۶۱۵۶۶	سلیمان خاں عظیم بن سلیم خاں اول	۱۰
ڈیڑھ سال)	۹۴۴ھ تا ۹۸۲ھ ۶۱۵۶۶ تا ۶۱۵۷۴	سلیم خاں ثانی بن سلیمان خاں اول	۱۱
	۹۸۲ھ تا ۱۰۰۳ھ ۶۱۵۷۴ تا ۶۱۵۹۴	مُراد خاں ثالث بن سلیم خاں دوم	۱۲
	۱۰۰۳ھ تا ۱۰۱۲ھ ۶۱۵۹۴ تا ۶۱۶۰۳	محمد خاں ثالث بن مراد خاں سوم	۱۳
	۱۰۱۲ھ تا ۱۰۲۶ھ ۶۱۶۰۳ تا ۶۱۶۱۷	احمد خاں اول بن محمد خاں سوم	۱۴
	۱۰۲۶ھ تا ۱۰۳۱ھ ۶۱۶۱۷ تا ۶۱۶۱۸	مصطفیٰ خاں اول بن محمد خاں سوم	۱۵
	۱۰۳۱ھ تا ۱۰۳۹ھ ۶۱۶۱۸ تا ۶۱۶۲۲	عثمان خاں ثانی بن احمد خاں اول	۱۶
	۱۰۳۹ھ تا ۱۰۴۹ھ ۶۱۶۲۲ تا ۶۱۶۳۹	مُراد خاں رابع بن احمد خاں اول	۱۷
	۱۰۴۹ھ تا ۱۰۵۸ھ ۶۱۶۳۹ تا ۶۱۶۴۸	محمد ابراہیم خاں بن احمد خاں اول	۱۸
	۱۰۵۸ھ تا ۱۰۹۹ھ ۶۱۶۴۸ تا ۶۱۶۸۸	محمد خاں رابع بن ابراہیم خاں اول	۱۹
	۱۰۹۹ھ تا ۱۱۰۴ھ ۶۱۶۸۸ تا ۶۱۶۹۲	سلیمان خاں ثانی بن ابراہیم خاں	۲۰
	۱۱۰۴ھ تا ۱۱۰۴ھ ۶۱۶۹۲ تا ۶۱۶۹۲	احمد خاں ثانی بن ابراہیم خاں	۲۱
	۱۱۱۲ھ تا ۱۱۱۲ھ ۶۱۷۰۲ تا ۶۱۶۹۴	مصطفیٰ خاں ثانی بن محمد خاں رابع	۲۲
	۱۱۱۲ھ تا ۱۱۲۳ھ ۶۱۷۰۲ تا ۶۱۷۳۰	احمد خاں ثالث بن محمد خاں رابع	۲۳
	۱۱۲۳ھ تا ۱۱۶۶ھ ۶۱۷۳۰ تا ۶۱۷۵۴	محمود خاں اول بن مصطفیٰ خاں ثانی	۲۴
	۱۱۶۶ھ تا ۱۱۷۶ھ ۶۱۷۵۴ تا ۶۱۷۵۸	عثمان خاں ثالث بن مصطفیٰ خاں ثانی	۲۵
	۱۱۷۶ھ تا ۱۱۸۶ھ ۶۱۷۵۸ تا ۶۱۷۷۳	مصطفیٰ خاں ثالث بن احمد خاں ثالث	۲۶
	۱۱۸۶ھ تا ۱۲۰۳ھ ۶۱۷۷۳ تا ۶۱۷۸۹	عبد الحمید خاں اول بن احمد خاں ثالث	۲۷
	۱۲۰۳ھ تا ۱۲۲۲ھ ۶۱۷۸۹ تا ۶۱۸۰۶	سلیم خاں ثالث بن مصطفیٰ خاں ثالث	۲۸
	۱۲۲۲ھ تا ۱۲۲۳ھ ۶۱۸۰۶ تا ۶۱۸۰۸	مصطفیٰ خاں رابع بن عبد الحمید خاں اول	۲۹

تاریخ	اسمائے سلاطین	سلطنت	کیفیت
۳۰	محمود خاں ثانی بن عبد الحمید خاں اول	۱۲۲۳ھ تا ۱۲۵۵ھ ۶۱۸۰۸ تا ۶۱۸۳۹	اسی سال معزول ہو گئے
۳۱	عبد الحمید خاں اول بن محمود خاں ثانی	۱۲۵۵ھ تا ۱۲۷۷ھ ۶۱۸۳۹ تا ۶۱۸۶۰	
۳۲	عبد العزیز خاں بن محمود خاں ثانی	۱۲۷۷ھ تا ۱۲۹۳ھ ۶۱۸۶۰ تا ۶۱۸۷۶	
۳۳	مرد خاں خامس بن عبد الحمید خاں اول	۱۲۹۳ھ تا ۱۳۲۶ھ ۶۱۸۷۶ تا ۶۱۹۰۹	
۳۴	عبد الحمید خاں ثانی بن عبد الحمید خاں اول	۱۳۲۶ھ تا ۱۳۳۴ھ ۶۱۸۷۶ تا ۶۱۹۰۹	
۳۵	محمد خاں خامس بن عبد الحمید خاں اول	۱۳۳۴ھ تا ۱۳۳۶ھ ۶۱۹۰۹ تا ۶۱۹۱۸	
۳۶	عزیز الدین یوسف خاں بن عبد العزیز خاں	۱۳۳۶ھ تا ۱۳۳۶ھ ۶۱۹۱۸ تا ۶۱۹۱۸	
۳۷	وجید الدین خاں بن عبد الحمید خاں اول	۱۳۳۶ھ تا ۱۳۳۶ھ ۶۱۹۱۸ تا ۶۱۹۲۲	
۳۸	عبد الحمید خاں ثانی بن عبد العزیز خاں	۱۳۳۶ھ تا ۱۳۳۶ھ ۶۱۹۲۲ تا ۶۱۹۲۲	کچھ دنوں کے لئے
	جمہوری حکومت قائم ہوئی جس کے پہلے صدر مصطفیٰ کمال دوسرے عصمت انونو اور تیسرے رفیق سادام تھے۔		چھ ماہ پر معزول کئے گئے اور

سلطنتِ اندلس

۱	طارق بن زیاد نے رجب ۹۲ھ بعد ولید بن عبد الملک سات ہزار فوج سے اندلس فتح کیا، وہاں امیر کا تقرر خلفائے بنو امیہ کرتے رہے ۱۳۲ھ میں بنو عباس سلطنت پر قابض ہو گئے		
۲	عبد الرحمن بن معاویہ	۱۳۸ھ تا ۱۷۲ھ ۶۷۵۵ تا ۶۷۸۸	(ترقی علوم و توسیع حکومت و تعمیرات)
۳	ہشام بن عبد الرحمن	۱۷۲ھ تا ۱۸۰ھ ۶۷۸۸ تا ۶۷۹۶	
۴	حکم بن ہشام	۱۸۰ھ تا ۲۰۴ھ ۶۷۹۶ تا ۶۸۲۱	
۵	عبد الرحمن بن حکم	۲۰۴ھ تا ۲۳۸ھ ۶۸۲۱ تا ۶۸۵۲	
۶	محمد بن عبد الرحمن	۲۳۸ھ تا ۲۶۳ھ ۶۸۵۲ تا ۶۸۸۶	
۷	منذر بن محمد	۲۶۳ھ تا ۲۷۵ھ ۶۸۸۶ تا ۶۸۸۸	
۸	عبد اللہ بن محمد	۲۷۵ھ تا ۳۰۰ھ ۶۸۸۸ تا ۶۹۱۲	

(۹) عبدالرحمن بن محمد $\frac{335}{912}$ تا $\frac{350}{941}$ یہ امیر المؤمنین اور خلیفہ اعظم کے نام سے پکارے گئے، بڑے مدبر تھے، اندلس کو رشکِ جنت بنا دیا، یورپ کی موجودہ ترقی انھیں کی رہی، منت ہے۔ ان کے بعد پانچ خلیفہ ہوئے پھر طوائف الملوکی اور ہر صوبہ و ضلع میں خود مختار حکومتیں بن گئیں۔

(۱۰) افریقہ کے امیر ابطین یوسف بن تاشقین نے $\frac{382}{1041}$ میں نام نہاد سلاطین کو معزول کر کے اندلس پر شاندار حکومت قائم کی اور اسی خاندان میں $\frac{521}{1134}$ تک حکومت رہی۔

(۱۱) $\frac{521}{1134}$ میں موحدین نے حکومت پر قبضہ کر کے شاندار حکومتیں کیں پھر خانہ جنگی سے تباہ ہو گئے اور $\frac{624}{1229}$ میں قرطبہ پر عیسائیوں نے قبضہ کر لیا۔ $\frac{896}{1092}$ میں اندلس (غرناطہ) سے مسلمانوں کی آٹھ سو سالہ حکومت خانہ جنگیوں کے سبب ختم ہو گئی۔

حکومت غزنویہ افغانستان و ہند

تاریخ اسلام کی دو سو تیرہ سالہ شاندار حکومت جس میں چودہ بادشاہ گذرے۔

۱	ابو اسحاق سبکتگین بن اببتگین	$\frac{366}{995}$ تا $\frac{386}{995}$	۲۱ برس	(باقی حکومت)
۲	اسمعیل بن سبکتگین	$\frac{386}{995}$ تا $\frac{386}{995}$	۷ ماہ	
۳	محمود بن سبکتگین	$\frac{386}{995}$ تا $\frac{422}{1030}$	۳۵ برس	(شاندار کارنامے والے)
۴	محمد بن محمود	$\frac{422}{1030}$ تا $\frac{422}{1030}$	۳ برس	
۵	مسعود بن محمود	$\frac{422}{1030}$ تا $\frac{422}{1030}$	۱۱ برس	
۶	مودود بن مسعود	$\frac{422}{1030}$ تا $\frac{422}{1030}$	۹ برس	
۷	عبدالرشید بن محمود	$\frac{422}{1030}$ تا $\frac{422}{1030}$	۲ برس	
۸	فرخ زاد بن مسعود	$\frac{422}{1030}$ تا $\frac{422}{1030}$	۶ برس	
۹	ابراہیم بن مسعود	$\frac{422}{1030}$ تا $\frac{422}{1030}$	۲۲ برس	
۱۰	مسعود بن ابراہیم	$\frac{422}{1030}$ تا $\frac{422}{1030}$	۱۶ برس	

۱۱	ارسلان بن مسعود	۵۰۸ھ تا ۵۱۲ھ ۶۱۱۱۳ تا ۶۱۱۱۸	۵ برس
۱۲	بہرام بن مسعود	۵۱۲ھ تا ۵۲۴ھ ۶۱۱۱۸ تا ۶۱۱۵۲	۳۵ برس
۱۳	خسر وین بہرام	۵۲۴ھ تا ۵۵۵ھ ۶۱۱۵۲ تا ۶۱۱۹۰	۸ برس
۱۴	ملک شاہ بن خسر و	۵۵۵ھ تا ۵۷۹ھ ۶۱۱۹۰ تا ۶۱۱۸۳	۲۴ برس

ہند میں مسلمانوں کی آمد

۱	۱۵ھ بعد فاروق اعظم، حکم بن العاص صحابی نے گجرات کا ایک علاقہ اور بھروچ فتح کیا۔ ۶۴۳ھ	۱
۲	۹۳ھ میں محمد بن قاسم نے راجہ داہر کو شکست دیکر سندھ و ملتان فتح کیا۔ ۶۷۱ھ	۲
۳	۱۰۷ھ بعد ہشام بن عبد الملک اموی، جنید بن عبد الرحمن مری نے مالوہ اور بھروچ کا وسیع رقبہ فتح کیا۔ ۶۷۵ھ	۳
۴	۱۶۰ھ میں حکم خلیفہ مجددی عباسی، عبد الملک بن الشہاب نے گجرات کا شہر بارد فتح کیا جس میں ربیع بن صبح تبع تابعی بھی تھے وہیں مدفون ہیں۔ ۶۷۷ھ	۴
۵	محمد غزنوی ۳۸۷ھ تا ۳۲۱ھ نے ۳۹۱ھ سے ۴۱۸ھ تک لاہور، ملتان، پشاور، راولپنڈی، نگرکوٹ، کانگرہ، قنوج، متھرا اور سومات پرمتعد حملے کئے، پنجاب مسلمانوں کے زیر نگیں آ گیا۔ ۶۹۷ھ تا ۷۱۱ھ	۵
۶	غزنویں کے حکم ال محمد غوری ۵۶۷ھ تا ۶۰۲ھ نے ۵۸۹ھ میں جسے چند کو شکست دے کر دہلی، اجمیر اور قنوج میں اسلامی پرچم لہرا دیا۔ ۶۱۱ھ تا ۶۱۶ھ	۶

حکومت خاندان غلامان (۸۵ سال)

۱	خاندان ترکی کا قطب الدین ایک محمد غوری کا غلام ہانی حکومت غلامان ہے۔ قطب الدین ایک	۶۰۲ھ تا ۶۰۶ھ ۶۱۶۰۶ تا ۶۱۶۱۰	۱
۲	آرام شاہ بن قطب الدین	۶۰۶ھ تا ۶۰۷ھ ۶۱۶۱۰ تا ۶۱۶۱۱	۲

(اجین اور گوالیار فتح کیا)	۴۰۶ھ تا ۴۳۳ھ ۶۱۲۱۱ تا ۶۱۲۳۴	شمس الدین التمش	۳
(بہت بہادر اور فیاض تھی)	۴۳۳ھ تا ۴۳۴ھ ۶۱۲۳۴ تا ۶۱۲۳۶	رکن الدین فیروز بن شمس الدین	۴
	۴۳۴ھ تا ۴۳۶ھ ۶۱۲۳۶ تا ۶۱۲۳۹	رضیہ سلطانہ	۵
	۴۳۶ھ تا ۴۳۹ھ ۶۱۲۳۹ تا ۶۱۲۴۱	معز الدین بہرام شاہ بن شمس الدین	۶
(دروش تھا کتابت قرآن سے گذر کرتا)	۴۳۹ھ تا ۴۴۲ھ ۶۱۲۴۱ تا ۶۱۲۴۴	علاء الدین مسعود بن رکن الدین	۷
(جلیل القدر سلطان تھا)	۴۴۲ھ تا ۴۴۴ھ ۶۱۲۴۴ تا ۶۱۲۴۶	ناصر الدین محمود	۸
(عیاش تھا جلال الدین خلجی نے تخت سے اتار دیا)	۴۴۴ھ تا ۴۸۵ھ ۶۱۲۴۶ تا ۶۱۲۸۶	غیاث الدین بلبن	۹
	۴۸۵ھ تا ۴۸۹ھ ۶۱۲۸۶ تا ۶۱۲۹۰	کیقباد غیاث الدین کا پوتا	۱۰

حکومت شاہان خلجی (۳۳ برس)

(بانی حکومت خلجی)	۴۸۹ھ تا ۴۹۵ھ ۶۱۲۹۰ تا ۶۱۲۹۴	جلال الدین فیروز خلجی	۱
(گجرات، رتھمبور، چتوڑ، جیسلمیر و دکن فتح کیا)	۴۹۵ھ تا ۵۱۶ھ ۶۱۲۹۴ تا ۶۱۳۱۶	علاء الدین خلجی	۲
(رعایا کی خوشحالی، نشہ آور اشیاء پر پابندی اور اشیاء کی قیمت گھٹائی)			
(خلجی دور ہی میں عربی، فارسی، ترکی، افغانی، تاتاری، چینی اور ہندی کے میل سے ایک نئی لشکری زبان اردو پیدا ہوئی۔)	۵۱۶ھ تا ۵۲۰ھ ۶۱۳۱۶ تا ۶۱۳۲۰	قطب الدین مبارک بن علاء الدین خلجی	۳

حکومت شاہان تغلق (۹۳ سال)

(بانی حکومت تغلق)	۵۲۰ھ تا ۵۲۵ھ ۶۱۳۲۰ تا ۶۱۳۲۵	غیاث الدین تغلق	۱
(بڑے درجہ کا عالم تھا)	۵۲۵ھ تا ۵۵۲ھ ۶۱۳۲۵ تا ۶۱۳۵۱	محمد تغلق	۲
(اس نے رفاہ عام کے بہت کام کئے)	۵۵۲ھ تا ۵۹۰ھ ۶۱۳۵۱ تا ۶۱۳۸۸	فیروز تغلق	۳
	۵۹۰ھ تا ۵۹۱ھ ۶۱۳۸۸ تا ۶۱۳۸۹	غیاث الدین تغلق ثانی	۴

۵	ابوبکر تغلق بن ظفر خاں	۱۳۸۹ھ - ۱۳۹۲ھ
۶	ناصر الدین محمد تغلق	۱۳۹۰ھ - ۱۳۹۴ھ
۷	سکندر تغلق بن ناصر الدین محمد	۱۳۹۲ھ - ۱۳۹۴ھ
۸	ناصر الدین محمود تغلق بن ناصر الدین محمد	۱۳۹۲ھ - ۱۳۹۴ھ

تیمور لنگ کا حملہ

۸۰۱ھ میں تیمور لنگ سمرقند سے ایک لاکھ لشکر کے ساتھ قتل و غارت کرتا ہوا دہلی پہنچا اور ۱۳۹۸ھ بہت تباہی مچا کر واپس ہو گیا، اسکے نائب سید خضر خاں نے تغلق حکمران کو بھگا کر اپنی حکومت قائم کر لی۔

سیدوں کی حکومت (۳۷ برس)

۱	سید خضر خاں	۸۱۵ھ - ۸۲۲ھ	(بانی حکومت سادات)
۲	سید مبارک	۸۲۲ھ - ۸۳۷ھ	
۳	سید محمد	۸۳۷ھ - ۸۴۹ھ	
۴	سید علاء الدین شاہ	۸۴۹ھ - ۸۵۵ھ	(حکومت سادات لودھیوں نے ختم کر دی)

حکومت شاہان لودھی (۷۶ سال)

۱	بہلول لودھی	۸۵۵ھ - ۸۹۲ھ	(بانی لودھی حکومت)
۲	سکندر لودھی	۸۹۲ھ - ۹۲۳ھ	(نہایت جبری اور سیدار مغز تھا)
۳	ابراہیم لودھی	۹۲۳ھ - ۹۳۳ھ	

رعونت شاہ کے سبب اس کے صوبیدار دولت خاں لودھی نے کابل کے مغل شاہ بابر کو بلایا جس نے جنگ پانی پت میں ابراہیم لودھی کو شکست دی اور دہلی فتح کر کے سلطنت مغلیہ قائم کی۔

سلطنت مغلیہ کا قیام

۱	ظہیر الدین محمد بابر	۹۳۳ھ تا ۹۳۷ھ ۱۵۲۴ء تا ۱۵۳۰ء	(بانی سلطنت مغلیہ) عمر ۲۹ مدفن کابل۔
۲	نصیر الدین محمد ہمایوں	۹۳۷ھ تا ۹۴۷ھ ۱۵۳۰ء تا ۱۵۴۰ء	(شیر شاہ نے قنوج میں ہمایوں کو شکست دیدی)

حکومت خاندان سوری (۱۵ برس)

۱	شیر شاہ سوری	۹۴۷ھ تا ۹۵۲ھ ۱۵۳۰ء تا ۱۵۴۰ء	بانی حکومت سوری، بیڑا مدبر تھا، بہبود عوام کے بہت سے کام، سرطیس، سرائیں، کنوئیں، عبادت گاہیں، مدارس اور شفا خانے بنوائے۔
۲	سلیم شاہ سوری	۹۵۲ھ تا ۹۶۰ھ ۱۵۴۰ء تا ۱۵۵۳ء	(ہمایوں نے دوبارہ حکومت حاصل کر لی)
۳	عادل شاہ سوری	۹۶۰ھ تا ۹۶۲ھ ۱۵۵۳ء تا ۱۵۵۵ء	

شاندار حکومت مغلیہ (۳۱۸ سال)

۲	دوبارہ محمد ہمایوں بن بابر	۹۶۲ھ تا ۹۶۳ھ ۱۵۵۵ء تا ۱۵۵۶ء	۲۹ برس بنام مقبرہ ہمایوں دہلی
۳	جلال الدین محمد اکبر بن ہمایوں	۹۶۳ھ تا ۱۰۱۴ھ ۱۵۵۶ء تا ۱۶۰۵ء	۴۲ برس مقبرہ اسکندریہ
	<p>عمر ۳۴ برس حکومت سنبھال کر اسے وسعت دی، دربار کے موسیقار اور نورتن، تان سین، ابوالفضل، فیضی، بیربل، ٹوڈرمل، مان سنگھ، ملا دوپیاڑہ، محمد الرحیم خان خاناں، مرزا عزیز کوکتاس۔</p>		
۴	نور الدین جہانگیر بن اکبر	۱۰۱۴ھ تا ۱۰۳۷ھ ۱۶۰۵ء تا ۱۶۲۷ء	۲۰ برس لاہور
	<p>کابل وقتندھارتک حکومت کو وسعت دی، عدل جہانگیری مشہور ہے، اس کی زوجہ نور جہاں حکومت کی مالک تھی۔</p>		
۵	شہاب الدین شاہ جہاں بن جہانگیر	۱۰۳۷ھ تا ۱۰۶۸ھ ۱۶۲۷ء تا ۱۶۵۸ء	۳۱ برس تاج محل آگرہ
	<p>جامع مسجد دلی، لال قلعہ، تخت طاؤس، شالاماریا، لاہور اور تاج محل آگرہ تعمیر کرایا۔</p>		

۶ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بن شاہجہاں | ۱۰۶۸ھ تا ۱۱۱۸ھ | ۹۰ برس | اورنگ آباد دکن
 نہایت متقی و اولوالعزم، کشمیر سے کاویری تک، بنگال سے کابل و بلوچستان تک
 حکومت تھی، شاہی عید گاہ دلی بنوائی، ۳۰۰۰ھ سے آٹھ سال تک فتاویٰ عالمگیری
 مرتب کرائی، مادہ رحلت "روح و روحان و جنت نعیم۔"

۷	اعظم شاہ بن عالمگیر	۱۱۱۸ھ تا ۱۱۱۹ھ	۵۵ برس	مقبرہ ہمایوں
۸	بہادر شاہ معظّم بن عالمگیر	۱۱۱۹ھ تا ۱۱۲۳ھ	۸۰ برس	مہرولی دہلی حکومت وال پڈیرہ پوئی
۹	معز الدین جہاندار شاہ بن معظّم	۱۱۲۳ھ تا ۱۱۲۴ھ	۵۳ برس	مقبرہ ہمایوں
۱۰	فرخ سیر بن عظیم الشان	۱۱۲۳ھ تا ۱۱۲۴ھ	۲۳ برس	مقبرہ ہمایوں
۱۱	روشن اختر شاہ بن جہاندار	۱۱۳۱ھ تا ۱۱۳۱ھ	۳۷ برس	نظام الدین دہلی

اس کے دور میں نادر شاہ کا حملہ اور دہلی میں قتل عام ہوا، نادر شاہ تخت طاؤس لوٹ لے گیا۔

۱۲	احمد شاہ بن محمد شاہ	۱۱۶۱ھ تا ۱۱۶۶ھ	۵۰ برس	مقبرہ ہمایوں بہت نکمّا تھا اسکے عہد سے انگریزی اقتدار شروع ہوا۔
۱۳	عالمگیر ثانی بن جہاندار شاہ	۱۱۶۶ھ تا ۱۱۶۷ھ	۷۴ برس	مقبرہ ہمایوں اسکے دور میں محمد شاہ ابدالی کا تیسرا حملہ ہوا۔
۱۴	شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی	۱۱۶۷ھ تا ۱۱۶۸ھ	۹۰ برس	مہرولی دہلی اس نے انگریزوں کو حکومت کے اختیارات دیئے۔
۱۵	معین الدین اکبر بن شاہ عالم	۱۲۲۱ھ تا ۱۲۲۱ھ	۸۰ برس	مہرولی دہلی اسکو انگریزوں نے سالانہ ایک لاکھ وظیفہ پر قبضہ میں کر لیا۔
۱۶	بہادر شاہ ظفر بن اکبر ثانی	۱۲۵۳ھ تا ۱۲۵۳ھ	۹۹ برس	رنگون

بہادر شاہ ظفر کو انگریزوں نے قید کر کے رنگون بھیجا جہاں ۱۲۷۹ھ میں وفات پائی۔

خود مختار حکومت بنگال (۲۶۰ برس)

خاندان تغلق کے زوال کے بعد خود مختار چھ حکومتیں قائم ہوئیں، ان میں بنگال کی بھی حکومت ہے جس کا بانی شمس الدین بھنگرہ تھا، یہ حکومت ۷۲۲ھ تا ۹۸۲ھ قائم رہی۔

خود مختار حکومت جوئیپور (۸۵ سال)

بانی حکومت خواجہ جہاں ملک الشرق ۱۷۹۶ء تا ۱۸۸۱ء شمالی ہند میں اس کی وسعت تھی، علمی ترقی کے اعتبار سے بڑی اہمیت اور مشرق کا بغداد مانی جاتی تھی۔

خود مختار حکومت کشمیر (۲۶۹ برس)

پراسرار درویش شاہ میر نے ۱۷۲۷ء میں حکومت کی بنیاد رکھی جو ۱۹۹۶ء تک قائم رہی، مغلوں کے ہاتھوں ختم ہوئی، اس میں چند سید اور مغز بادشاہ ہوئے۔

خود مختار حکومت مالوہ (۱۳۹ سال)

خاندان سلطان شہاب الدین غوری کا دلاور خاں بانی حکومت ۱۸۰۲ء تا ۱۹۳۲ء پھر حکومت گجرات میں ضم ہو گئی۔ شاہان مالوہ نے علم و فن کو بہت ترقی دی۔

خود مختار حکومت گجرات (۱۶۸ برس)

گورنر گجرات مظفر شاہ نے ۱۸۱۱ء میں خود مختاری کا اعلان کیا، اسے اکبر بادشاہ نے ۱۹۷۹ء میں فتح کیا۔ اس میں بھی چند لائق اور جری بادشاہ گذرے۔

خود مختار حکومت خاندیش (۲۱۲ سال)

بانی ملک راجی فاروقی ۱۷۹۶ء تا ۱۸۰۸ء۔ اکبر بادشاہ نے اسے بھی فتح کر لیا، یہ حکومت بھی علم و ہنر میں شاندار تھی۔

ہند میں یورپین اقوام کی آمد

پندرہویں صدی عیسوی میں یورپین اقوام نے ہندوستان کے راستے تلاش کئے ۱۴۹۸ء میں پرتگیزی ملاح واسکوڈی گاما افریقہ جنوب سے ہوتا ہوا جنوبی ہند پہنچا، بیس برس

میں پرتگیزیوں نے مغربی ساحل کے کچھ علاقے گوا وغیرہ حاصل کر لئے پھر اسپین، ہالینڈ، انگلینڈ اور فرانس بھی آگے بڑھے اور تجارت کے نام سے ساحل ہند پر فیکٹریاں کھولیں، آہستہ آہستہ فوجی طاقت بڑھا کر حاکمانہ درازدستیاں شروع کر دیں، گوا، دمن، دیو اور انجیو پر چار سو برس سے زائد پرتگیزیوں کا حاکمانہ تصرف رہا جو بعد جو ابہر لال نہرو ۱۹۰۳ء / دسمبر ۱۹۱۱ء کو ختم ہوا۔

انگریزوں نے زوال پذیر حکومت مغلیہ کی جگہ اپنی حکومت ہی قائم کر لی۔

حکومت برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی

ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنیاد ۱۶۰۰ء اور بعد جہانگیر ۱۱ جنوری ۱۶۱۳ء کو ہندوستان میں قائم ہوئی، سورت، احمد آباد، کبے میں تجارتی مراکز بنائیں کی اجازت لیکر بتدریج اپنی درازدستیوں سے حکومت قائم کر لی، ۱۶۸۳ء تک کمپنی حکمراں تھی پھر سرکار انگلیشیہ نے ایک بورڈ آف کنٹرول بنا کر انتظام حکومت میں شامل ہو گئی، ۱۸۵۷ء میں انگریزوں سے مشہور جہاد حریت ہوا جو ۱۰ مئی کو میرٹھ سے شروع ہوا۔ برٹش سرکار نے ۱۸۵۷ء میں کمپنی کو توڑ کر عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی جو ۱۹۴۷ء تک رہی۔

انگریزوں کی طرح فرانسیسیوں نے بھی ایک ایسٹ انڈیا کمپنی بنا کر ہندوستان میں حکومت قائم کرنی چاہی تو کرناتک کے میدان میں فرانسیسیوں اور انگریزوں میں ۱۷۵۶ء سے ۱۷۶۳ء تک تین لڑائیاں ہوئیں، فرانسیسی ہار گئے۔

۱۷۵۷ء بنگال کی جنگ پلاسی میں میر جعفر کی غداری سے لارڈ کلایون نے نواب سراج الدولہ کو شکست دی اور ۱۷۵۷ء سے ۱۷۶۴ء تک بنگال کا گورنر رہا۔ جنگ بکسر ۱۷۶۴ء سے پورے بنگال پر انگریزوں کی عملداری ہو گئی۔

۱۷۶۱ء حیدر علی نے راجہ میسور کو ہٹا کر خود حکومت سنبھالی پھر سلطان ٹیپو

- بن حیدر علی ۱۷۸۲ء میں حکمراں ہوا، حیدر علی اور سلطان ٹیمپو نے انگریزوں سے چار جنگیں کیں، ٹیمپو کے وزیر میر صادق کی غداری سے ۳ مئی ۱۷۹۹ء کو سلطان ٹیمپو شہید کر دیئے گئے۔ ۱۷ اگست ۱۸۰۳ء انگریزوں نے احمد نگر اور آگرہ پر قبضہ کیا۔
- ۱۸۰۳ء | شاہ عبدالعزیز دہلوی نے ہندوستان کے دارالحرب ہونے کا فتویٰ دیا۔
- ۱۸۵۷ء | علما و حقوق کا میدان شاملی انگریزوں سے جہاد اور حافظہ ضامن کی شہادت۔
- ۱۸۵۸ء | ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت کا خاتمہ اور ملکہ وکٹوریہ کا اعلان اقتدار۔
- ۱۸۸۵ء | انڈین نیشنل کانگریس کا قیام۔ ۱۹۲۹ء میں کانگریس نے آزادی کا نصب العین اختیار کیا۔
- ۱۹۰۶ء | مسلم لیگ کا قیام۔
- ۱۹۱۲ء | شیخ الہند کی تحریک انقلاب کی ابتداء (عرف ریشمی رومال کی تحریک)۔
- ۱۳ اگست ۱۹۱۲ء تا ۱۹۱۸ء۔ پہلی جنگ عظیم یہ جنگ انگلینڈ اور جرمنی کے درمیان ہوئی، انگلینڈ کے ساتھ امریکہ ہو گیا، جرمنی کو شکست ہوئی، اس کے بعد ہی مغلوب اقوام میں احساس آزادی اور عورتوں میں جذبہ خود اختیاری پیدا ہوا۔
- ۱۹۱۷ء | انگریزوں نے ہندوستان کو بدرجہ حکومت خود اختیاری دینے کا اعلان کیا۔ ۱۹۱۶ء تا ۱۹۲۳ء تحریک خلافت۔
- ۱۹۱۹ء | قیام جمعیتہ علماء ہند۔ ۱۳ اپریل ۱۹۱۹ء حادثہ جلیا تووالہ باغ (۱۵۰۰) آدمی ہلاک ہوئے۔ ۱۹۲۱ء، تحریک عدم تعاون۔
- ۱۹۳۳ء | کانگریس سے جمعیتہ العلماء کا الحاق۔ گاندھی جی کی پُر امن ستیہ گرہ کی تحریک۔ ہند میں ایثار و حب الوطنی کا جذبہ۔
- ۱۹۳۱ء | ہندو مسلم اختلاف و شورش۔ مسجد محللی بازار کانپور کا بلوہ۔
- ۱۹۳۲ء | آریہ سماج کی شدھی سنگھٹن کی تحریک۔
- ۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۵ء | دوسری جنگ عظیم، جس میں برطانیہ، امریکہ، فرانس اور چین نے اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی اور جرمنی کے نازی ڈکٹیٹر ہٹلر اور مشرق بعید میں

دست پذیر جاپانی شہنشاہیت کو شکست دی، جنگ کے بعد غلام ممالک کی آزادی کا آغاز ہوا۔

انجمن اقوام متحدہ

دوسری عالمگیر جنگ کے اختتام ۱۹۴۵ء میں امن و سلامتی اور نوع انسانی کی ترقی کے لئے یہ ادارہ قائم ہوا جس کا صدر دفتر نیویارک امریکہ ہے۔ دنیا کے ۱۸۰ ممالک اس کے ممبر ہیں۔

تقسیم ہند و پاک

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء ہندوستان و پاکستان کی آزاد خود مختار حکومت کا قیام۔
۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء ہند میں قیام جمہوریت، پہلے صدر ڈاکٹر راجندر پرساد۔

صدر جمہوریہ ہند

۱۳ مئی ۱۹۴۲ء تا ۱۳ مئی ۱۹۴۷ء	۱۳ مئی ۱۹۴۲ء تا ۱۳ مئی ۱۹۴۷ء
رادھا کرشنن	راجندر پرساد
۲۳ اگست ۱۹۴۷ء تا ۳۳ اگست ۱۹۴۷ء	۳ مئی ۱۹۴۷ء تا ۳ مئی ۱۹۴۹ء
وی وی گری	ذاکر حسین
۲۵ جولائی ۱۹۴۷ء تا ۲۳ جولائی ۱۹۵۲ء	۱۱ فروری ۱۹۴۷ء تا ۲۳ اگست ۱۹۴۷ء
نیلم سنجواریڈی	فخر الدین علی احمد
۲۵ جولائی ۱۹۵۲ء تا ۲۳ جولائی ۱۹۵۷ء	۲۵ جولائی ۱۹۵۲ء تا ۲۵ جولائی ۱۹۵۷ء
آر وینکٹ رمن	گیاتی ذیل سنگھ

شکر دیال شرما ۲۵ جولائی ۱۹۶۲ء تا

بنگلہ دیش

دسمبر ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان خانہ جنگیوں کے سبب مغربی پاکستان سے الگ ہو کر خود مختار ملک بنگلہ دیش بن گیا، اسے خود مختار بنانے میں ہندوستان نے پوری مدد دی۔

فتوحات اسلام

ابتداء اسلام میں کفار کے مظالم پر مسلمانوں کو صبر کا حکم تھا جب ظلم کی انتہا ہو گئی تو ۱۱ صفر ۳۲ھ کو جہاد کی اجازت دی گئی۔ جس جہاد میں آنحضرت شریک ہوئے وہ غزوہ اور جس میں شریک نہ ہوئے وہ سریہ یا بعث کہا جاتا ہے۔ غزوات کی تعداد بقول راجح ستائیس ہے، نو کے اندر قتال کی نوبت آئی۔ سرایا کی تعداد ۳۵ سے ۵۶ تک منقول ہے۔

محرم ۱۰ھ مئی ۶۲۸ھ | فتح خیبر و فدک۔

۲۰ رمضان ۸ھ ۱۱ جنوری ۶۳۰ھ | فتح مکہ۔ شوال ۸ھ فتح حنین۔

خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ تا ۱۳ھ ۶۳۲ھ | فتح عراق۔ ملک شام پر حملے۔

خلافت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تا ۲۳ھ ۶۳۴ھ | عظیم الشان فتوحات، شام، ایران، مصر،

ایشیائے کوچک، آذربائیجان کے کچھ علاقے، بعلبک، شہزاد اور حمص کے معرکوں کی فتوحات، ۸۶ ہزار قلعے اور شہر فتح ہوئے، فتوحات کا رقبہ ساڑھے ۲۲ لاکھ مربع میل۔

۱۵ھ ۶۳۶ھ | حکم بن العاص نے گجرات کا ایک علاقہ اور بھروج فتح کیا۔

خلافت عثمان رضی اللہ عنہ تا ۳۵ھ ۶۴۴ھ | فتح افریقہ، جزائر بحر روم، اوڈھوس اور قبرص پر قبضہ،

ایران کے غیر مفتوحہ اور دور افتادہ علاقوں کی فتح، اسپین پر پہلا حملہ۔

خلافت علی رضی اللہ عنہ تا ۴۰ھ ۶۴۱ھ | خانہ جنگیوں، بغاوتوں اور فتنوں کا دباننا، خانہ جنگیوں

کے سبب افریقہ پر رومیوں اور بازنطینیوں نے دوبارہ قبضہ کر لیا۔

۳۸ھ ۶۴۸ھ | امیر معاویہ نے روم کے اکثر شہر فتح کئے، بجانب دریا قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا۔

۵۰ھ ۶۴۰ھ | مقامات شمالی افریقہ و صحرائے اعظم فتح کئے۔ حاکم طنجہ کو باجگذا رہنمایا۔

۶۱ھ ۶۴۸ھ | بعہد زید، مسلم بن زیاد نے خوارزم اور بخارا فتح کئے۔

۶۲ھ ۶۴۹ھ | عقبہ بن نافع نے مغرب اقصیٰ فتح کیا۔

۸۲ھ ۶۰۳ء
 بعد عبد الملک پھر باز لطینیوں اور رومیوں کے علاقے فتح ہوئے۔
 ۹۳ھ ۶۱۲ء
 محمد بن قاسم ثقفی نے ہند میں راجہ داہر کو ہرا کر سندھ و طمان کے علاقے فتح کئے۔
 ۹۲ھ ۶۱۱ء
 طارق بن زیاد نے اندلس فتح کیا، اسی سال جزیرہ سارڈینیا فتح ہوا۔
 ۹۸ھ ۶۱۷ء
 یزید بن مہلب نے جرجان و طبرستان فتح کئے۔
 ۱۰۲ھ ۶۲۳ء
 بعد یزید بن عبد الملک، جراح بن عبد اللہ نے آرمینیا فتح کیا۔
 ۱۰۷ھ ۶۲۵ء
 بعد ہشام بن عبد الملک جنید بن عبد الرحمن مروی نے مالوہ اور بھروچ کا وسیع رقبہ فتح کیا۔

۱۱۲ھ ۶۳۲ء
 عبد الرحمن بن عبد اللہ غافقی نے فرانس پر حملہ کر کے اس کے دو صوبے اکتیان اور یورگونیاروند کر چارلس مارٹل کو شکست دی اور بورڈیو تک پہنچ کر اسے فتح کیا۔

۱۱۷ھ ۶۳۵ء
 حبیب ابو عبیدہ نے سوڈان فتح کیا۔
 ۱۱۹ھ ۶۳۷ء
 فرغانہ و خوقند فتح ہوئے اور ترکوں کو شکست ہوئی۔
 ۱۳۱ھ ۶۴۸ء
 مروان بن محمد گورنر آرمینیا نے کاشیا فتح کیا، بادشاہ نے جزیرہ دینا منظور کیا۔ اسی سال مسلمہ بن عبد الملک نے رومی حمالک کے بیسیوں قلعے فتح کئے۔
 ۱۲۲ھ ۶۴۰ء
 حبیب بن ابو عبیدہ نے حکم عبد اللہ گورنر مغرب جزیرہ صقلیہ (سلی) فتح کیا۔
 ۲۲۲ھ ۸۳۹ء
 مسلمان مشرقی افریقہ کا رخ کر کے زنجبار و جنوبی افریقہ تک پہنچے۔
 ۲۲۶ھ ۸۴۱ء
 بحر اوقیانوس کے پچاس سے زائد جزیروں پر قبضہ ہوا۔
 ۲۳۵ھ تا ۲۳۰ھ ۸۴۹ء تا ۸۴۴ء
 یعقوب بن لیث و دیگر جرنیلوں نے ترکستان و افغانستان کو زیر کیا، بیشتر آبادیاں مسلمان ہوئیں۔

۳۷۲ھ ۹۸۲ء
 راجہ جے پال نے حملہ کر کے غزنی کو تباہ کرنا چاہا، سلطان سبکتگین نے اسے شکست دیکر پشاور کے چند علاقے قبضہ کر لئے۔ اسی سال ایک عیدی سردار نے جنیوا فتح کیا۔

- ۳۷۶ھ | راجہ جے پال نے پھر حملہ کیا تو پشاور اور دریائے سندھ کے مغربی کنارے تک مسلمان قابض ہو گئے۔
- ۳۹۱ھ | بعہد محمود غزنوی راجہ جے پال نے حملہ کیا اور شکست کھائی، جھلم تک تعاقب کر کے اس کو گرفتار کر لیا۔
- ۳۹۸ھ | محمود غزنوی نے راجہ انند پال کی ریشہ دوانی و قرامطہ سازش سے تنگ آ کر ریاست بھاقنہ فتح کر لیا۔
- ۴۰۶ھ | محمود غزنوی نے نارائن اور تھانیسر فتح کئے۔
- ۴۰۹ھ | حملہ کر کے راجہ جے پال کو مطیع بنایا۔
- ۴۱۳ھ | یک محمود غزنوی نے شمالی ہند کے علاقے فتح کئے۔
- ۴۱۴ھ | سومنات پر کامیاب حملہ۔
- ۵۸۳ھ | سلطان صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس فتح کیا۔
- ۵۸۸ھ | سلطان شہاب الدین غوری نے دہلی و اجمیر فتح کئے۔
- ۵۸۹ھ | میرٹھ، علی گڑھ، قنوج، گوالیار، آگرہ، بنارس و گجرات فتح ہوئے۔
- ۵۹۰ھ | بہار و بنگال فتح ہوئے۔
- ۶۲۶ھ | سلطان شمس الدین التمش نے اڑیسہ فتح کیا۔
- ۶۹۵ھ | علاء الدین خلجی نے دکن فتح کیا۔
- ۷۰۹ھ | بعہد علاء الدین خلجی ملک کافور و خواجہ حاجی نے تلنگانہ، کرناٹک و مالابار فتح کئے۔
- ۷۲۶ھ | سلطان ارخاں نے ساحل باسفورس تک ایشیائے کوچک فتح کیا۔
- ۷۶۱ھ | سلطان مراد خاں اول نے تھریس اور رومانیہ فتح کئے۔
- ۷۷۱ھ | بلغاریہ، سرویہ، یونان، پولینڈ، روس، ہنگری اور آسٹریا نے متحد ہو کر ترکوں پر حملہ کیا لیکن شکست کھا گئے۔ سربیہ اور بلغاریہ نے خراج دینا منظور کیا۔

سلطان بایزید یلدرم نے مشرقی یورپ میں مغرب تک کا علاقہ فتح کیا۔
 فرانس، پولینڈ، انگلستان، جرمنی، اٹلی، آسٹریا، ہنگری اور بوسنیا
 نے مل کر چھ لاکھ تعداد سے بیا۔ بیس ہزار ترکوں پر حملہ کیا، نگوپوس کے میدان میں
 جنگ ہوئی، مسلمانوں نے عیسائیوں کو مار بھگایا، انگلستان، فرانس، پولینڈ،
 اٹلی، جرمنی اور بوسنیا کے شہزادے قید ہوئے، بایزید یلدرم نے کہہ دیا کہ جاؤ
 ترکوں سے مقابلہ کی تیاریاں کرو۔

۵۷۹۱
 ۶۱۳۸۹

۵۷۹۹
 ۶۱۳۹۷

بایزید یلدرم نے یونان فتح کیا، آسٹریا اور ہنگری کے کچھ حصے قبضہ کئے۔
 ترکوں نے سر بیہ فتح کیا۔
 محمد خاں ثانی نے قسطنطنیہ فتح کیا۔

۵۸۰۳
 ۶۱۳۹۶

۵۸۲۸
 ۶۱۳۲۵

۵۸۵۷
 ۶۱۳۵۳

رومانیہ، بلغاریہ، یوگوسلاویہ اور ہنگری فتح کئے۔
 محمد خاں ثانی نے بحر یونان کے جزائر رودوس اور ٹورنٹو شہر اٹلی فتح کئے۔
 ترکوں نے بحر روم میں ونس، اٹلی، اسپین و فرانس کے متحدہ بحری
 بیڑوں کو شکست دی۔

۵۸۶۰
 ۶۱۳۵۶

۵۸۶۵
 ۶۱۳۶۱

۵۹۰۶
 ۶۱۵۰۰

سلیم خاں اول نے آرمینیہ، جارجیا و علاقہ کوہ قاف فتح کر کے اپنی
 حکومت میں لے لیا۔

۵۹۲۰
 ۶۱۵۱۴

شہنشاہ اکبر نے جنوبی ہندوستان فتح کیا۔

۵۹۱۳
 ۶۱۶۰۵

اورنگ زیب نے چٹاگانگ، آسام و ارکان کے علاقے فتح کئے۔

۵۹۰۸
 ۶۱۶۹۹

حقانیت اسلام کا ایک ثبوت

بغداد سے چالیس میل پر حضرت سلمان فارسیؓ کا مزار ہے اس نسبت سے
 یہ بستی سلمان پاک سے موسوم ہے، اس کا قدیم نام مدائن تھا جو مدینوں عراق
 عم کا دار السلطنت رہا، یہاں سے دو فرلانگ پر دو صحابی رسولؐ حضرت حذیفہ

بن الیمانؓ اور حضرت جابرؓ عبداللہ کی قبریں تھیں اور قریب ہی دریائے دجلہ حضرت
 حذیفہؓ کی قبر میں پانی اور حضرت جابرؓ کی قبر میں نمی آنے لگی، شاہ فیصل اول اور مفتی
 اعظم عراق نے خواب میں ان دونوں بزرگوں کو دیکھا جو فرما رہے ہیں کہ ہماری قبروں کو
 منتقل کر دو، مفتی صاحب نے قبر کھولنے کا فتویٰ دیا، شاہ نے تاریخ کا اعلان کیا،
 اخبارات نے شائع کیا، ترکی اور مصر سے سرکاری وفد آئے، بیرونی ممالک سے
 ہر مذہب و عقیدہ کے تقریباً پانچ لاکھ اشخاص جمع ہو گئے، یہ چھوٹی ٹی سی بستی
 بغداد ثانی بن گئی، عشرہ اخیرہ ذوالحجہ ۱۳۵۰ھ اپریل ۱۹۳۲ء دو شنبہ ۱۲ بجے
 دن میں تمام حکومتوں کے سفراء، عراقی پارلیمنٹ کے ممبران، شاہ فیصل اور
 لاکھوں نفوس کے درمیان پہلے حضرت حذیفہؓ کی پھر حضرت جابرؓ کی نعش مبارک
 کرین کے ذریعہ نکالی گئی، شاہ فیصل، مفتی اعظم عراق، وزیر مختار جمہوریہ ترکی اور
 ولی عہد شاہ فاروق نے بڑے احترام سے کاندھا دیا اور شیشہ کے تابوت میں
 رکھا، نعش ہائے مبارک کا کفن حتیٰ کہ ڈاکٹر دنگ رہ گئے، بال بال صحیح حالت میں تیرہ سو
 سال پہلے کے نہیں بلکہ چند ساعت پہلے کے معلوم ہوتے تھے، حیرت انگیز بات یہ کہ
 دونوں بزرگوں کی آنکھیں چمک رہی تھیں، بہت سے لوگوں نے نگاہیں ڈالیں
 مگر آنکھ نہ ٹھہر سکی، بڑے بڑے ڈاکٹر دنگ رہ گئے، ایک ماہر چشم جرمین ڈاکٹر یہ
 دیکھ کر فوراً مفتی اعظم کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا اور کہا کہ حقانیت اسلام کا
 اس سے بڑا کوئی ثبوت نہیں ہو سکتا۔

تابوت پر رکھ کر رونمائی کیلئے جہروں سے کفن ہٹایا گیا، عراقی فوج نے سلامی
 دی، توپیں سر ہوئیں پھر مجمع نے نماز جنازہ ادا کی، بادشاہوں اور علمائے کاندھوں
 پر تابوت اٹھائے پھر حکومتوں کے سفراء، پھر اعلیٰ حکام نے کاندھا دیا پھر بقیہ
 حضرات اس سعادت سے مشرف ہوئے، ہوائی جہازوں نے غوطے لگا لگا کر
 سلامیاں دیں اور پھول برسائے، جگہ جگہ عورتوں نے تابوت رکوا کر زیارت و

گلیا شی کی اس طرح چار گھنٹوں کے بعد دونوں تابوت مقبرہ سلمان پاک پہنچے ،
اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں اور توپوں کی گرج کے ساتھ اسلام کے یہ دونوں
زندہ شہید حضرت سلمان فارسیؓ کی قبر کے قریب سپرد خاک کئے گئے۔ دوسرے روز بغداد
کے سینماؤں میں اس کے فلم دکھائے گئے پھر بغداد کے بہت سے غیر مسلم خاندان مشرف
باسلام ہو گئے (ماہنامہ معارف اعظم گڑھ جنوری ۱۹۷۹ء و تاج جنتی مکتبہ اشاعت الاسلام دہلی)

مختلف دور میں اشیاء کے بھاؤ

بعہد علامہ عبدالین خاچی اگیہوں ۱۱۹ سیر - چاول ۱۷۹ سیر - چنا ۱۷۹ سیر - ارد ۱۷۹ سیر -
جو ۲۲۲ سیر - گھی ۳۳ سیر - سرسوں کا تیل ۶۷ سیر - لال کھانڈ ۲۳ سیر -

بعہد محمد تغلق اگیہوں فی من پختہ ۹ - شالی دھان فی من پختہ ۱۶ - چاول فی من
پختہ ۹ چنائی من پختہ ۱۳ - شکر سفید فی من پختہ ۳ - مصری فی من پختہ ۳ -
بیل فریہ فی راس ۷ - بکری فریہ فی راس ۷ - بھینس فریہ فی راس ۷ - مرغ ۸ -
بکری کا گوشت ۱ - اسی عہد میں ابن بطوطہ آیا اپنے سفر نامہ میں لکھتا ہے کہ بنگال
کے اندر گرانی میں چاول فی روپیہ تین من اور ارزانی میں فی روپیہ سولہ من ، سوتی کپڑا
فی روپیہ تیس گز -

بعہد فیروز تغلق اگیہوں فی من پختہ ۱۰ - جوئی من پختہ ۳ - چنائی من پختہ ۳ -
گھی فی سیر پختہ ۲ ۱/۲ پیسہ - شکر فی سیر ۱/۳ پیسہ -

بعہد ابراہیم لودھی غلہ فی روپیہ ۱۰ من - گھی فی روپیہ ۵ سیر - کپڑا فی روپیہ ۱ گز -
ایک خاندان ۵ روپیہ ماہوار میں باعزت گزارہ کر سکتا تھا -

بعہد اکبر بادشاہ اگیہوں فی من ۸ - جوئی من ۱۵ - شالی دھان فی من ۱۲ -
چنائی من ۵ - مونگ فی من ۱۱ - ماش فی من ۱۰ - موٹھ فی من ۶ - شکر سفید
فی من ۶ - شکر سرخ فی من ۶ - گھی فی من ۱ - تیل فی من ۱ - نمک فی من ۶ -

بکری فریہ غیر۔ چاول خوشبودار فی من ۷۔ جوار فی من ۶۔ باجرہ فی من ۵۔ دال
 فی من ۶۔ میدہ فی من ۱۳۔ دودھ فی من ۱۵۔ گڑ فی من ۷۔
 بعد دیگر شہنشاہ اکبر گیہوں فی روپیہ ۴ من۔ مونگ فی روپیہ ۳ من۔ تیل
 فی روپیہ ایک من ۲۳ سیر۔ نمک فی روپیہ ۲۰ من ۳۰ سیر۔ کھانڈ فی روپیہ ۱۸ سیر۔
 باجرہ فی روپیہ ۳ من۔ گھی فی روپیہ ۱۵ سیر۔
 بعد جہانگیر ایک آنہ روز میں ایک آدمی نہایت آرام سے بسر کر سکتا تھا۔
 بعد عالمگیر اڈھا کہ میں چاول فی روپیہ ۷ من ۱۰ سیر۔ ساحل کارنٹل پر مچھلی
 ۲۰ پونڈ ۳۔ کٹک میں مکھن فی سیر ۲۔ نمک ۲۸ من ۸۔ بڑی بڑی سو مچھلیاں
 ۲۔ گائے کا گوشت نصف سیر چند کوڑی میں۔

انگریزوں کا منحوس دور

انگریز یہاں سے بے شمار دولت اور غلہ لے گئے ہندستان کی ارزانی گرانی سے بدل گئی مالکتہ کا سنہ دار بھاؤ دیکھئے۔

۱۲ سیر	سرسوں کا تیل	۲ من ۲۰ سیر	گیہوں	۲ من ۳۰ سیر	چاول فی روپیہ	۱۷۳۸
۱۰ سیر	"	۲ من ۱۰ سیر	"	۲ من ۱۰ سیر	"	۱۷۵۰
۸ ۱/۴ سیر	"	۱ من ۲۵ سیر	"	۱ من ۳۰ سیر	"	۱۷۵۸
۷ سیر	"	۱ من ۵ سیر	"	۱ من ۵ سیر	"	۱۷۸۲
۶ سیر	"	۲۲ سیر	"	۳۰ سیر	"	۱۸۲۵
۵ سیر	"	۱۸ سیر	"	۱۵ سیر	"	۱۸۵۸
۴ ۱/۴ سیر	"	۱۱ سیر	"	۱۲ سیر	"	۱۸۸۰

عہد و کٹوریہ ۱۸۹۰ء گیہوں فی روپیہ ۲۵ سیر۔ چاول فی روپیہ ۱۲ سیر۔ گھی فی روپیہ
 ۲ سیر۔ دودھ فی روپیہ ۹ سیر۔ چنائی روپیہ ۲۸ سیر۔
 عہد جارج پنجم گیہوں فی روپیہ ۸ سیر۔ چاول فی روپیہ ۴ سیر۔ چنائی روپیہ ۹ سیر۔

دال فی روپیہ ۴ سیر۔ گھی فی روپیہ ۸ چھٹانک۔ دودھ فی روپیہ ۴ سیر۔ جارج پنجم
کے بعد کا زمانہ اور منحوس ہے (نقش حیات ص ۱۹۷ تا ۲۰۲)

انگلستان و ہندستان کے قحط

وسعت قحط	ہندستان	انگلستان	صدی
ہردو مقامی	۲ قحط	۲۰ قحط	۱۷۰۰ء تا ۱۷۰۰ء
نواح دہلی	۱ قحط	۱۵ قحط	۱۷۰۰ء تا ۱۷۰۰ء
مقامی	۳ قحط	۱۹ قحط	۱۷۰۰ء تا ۱۷۰۰ء
مقامی	۳ قحط	۱۶ قحط	۱۷۰۰ء تا ۱۷۰۰ء
مقامی	۲ قحط	۹ قحط	۱۷۰۰ء تا ۱۷۰۰ء
مقامی	۳ قحط	۱۵ قحط	۱۷۰۰ء تا ۱۷۰۰ء
غیر معین	۳ قحط	۶ قحط	۱۷۰۰ء تا ۱۷۰۰ء
سترہویں صدی تک انگلستان میں ۱۰ قحط اور ہندستان میں ۱۷ قحط، انگریزوں کے آنے کے بعد حالاً لگائے			
کئی صوبے	۱۱ قحط	۷ قحط	۱۷۰۰ء تا ۱۷۰۰ء
ملک گیر	۳۱ قحط	۱ قحط	۱۷۰۰ء تا ۱۷۰۰ء
انیسویں صدی میں ہندستان کے اندر قحط سے ہلاکت و بربادی کی تفصیل۔			
	۲۵ برس میں قحط سے پچاس لاکھ آدمی مرے۔	۵ قحط	۱۷۰۰ء تا ۱۸۲۵ء
	۲۵ سال میں قحط سے دس لاکھ آدمی مرے۔	۲ قحط	۱۷۰۰ء تا ۱۸۲۶ء
	۲۵ برس میں پچاس لاکھ اور بقول دیگر ایک کروڑ آدمی مرے۔	۶ قحط	۱۷۰۰ء تا ۱۸۴۵ء
	اس مدت میں قحط سے دو کروڑ ساٹھ لاکھ آدمی مرے۔	۸ قحط	۱۷۰۰ء تا ۱۸۶۶ء
	پچاس برس میں بھوک اور فاقے سے تین کروڑ نفوس مرے۔		۱۷۰۰ء تا ۱۹۱۰ء
	۱۰ برسوں میں ساری دنیا میں جنگوں سے قریب پچاس لاکھ جانیں گئیں۔		۱۷۰۰ء تا ۱۹۰۰ء

۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۰ء - دس برس میں صرف قحط سے ہندستان میں ایک کروڑ نوے لاکھ سے زائد آدمی مرے (نقش حیات ص ۲۳۵ تا ۲۳۷)

ہندستان کی بھوک مری، افلاس و بد حالی اور انگلستان کی خوشحالی و فارغ البالی کی کھلی وجہ تھی کہ انگریز اپنے اقتدار میں ہندستان کا سونا چاندی غلہ وغیرہ نہایت کثیر مقدار میں انگلستان پہنچایا۔

ہندستانی رقم انگلستان میں

جنگ پلاسی اور جنگ وائٹ لوکے درمیان پندرہ ارب روپیہ انگلستان گیا۔
 بحساب مسٹر ہنڈون سالانہ ساٹھ کروڑ روپیہ انگلستان جاتا رہا۔
 بقول سر ولیم ڈگلی ۱۹۰۰ء تک ایک ارب بیس کروڑ روپیہ آئینی طور پر ہندستان سے نکلا۔
 بحساب مسٹر ہنڈون ۱۸۳۲ء تا ۱۹۴۵ء ایک کھرب اٹھارہ ارب اسی کروڑ روپے نکلے۔
 بحساب دھل بھائی پٹیل ۱۹۳۳ء تک آف انگلینڈ میں چار کھرب پچاس ارب روپے پہنچے (نقش حیات ص ۱۸۸)

غیر آئینی طور پر جو رقمیں لوٹ کھسوٹ کر پہنچیں ان کا اندازہ نہیں۔

ہندستانی غلہ انگلستان میں

جہازوں میں غلہ بھر کر بہت کثرت سے انگلستان بھیجا گیا، صرف ۱۸۸۳ء میں ۱۰۸۶۸۳۷۱ من گیسوں ہندستان سے باہر گیا یعنی فی منٹ ۲۲۹ من۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق چاول فی منٹ ۱۱۸ من۔ گیسوں فی منٹ ۵۵ من۔ دال اربہ فی منٹ ۵۰ من۔ دال مسور فی منٹ ۵۵ من۔ مونگ پھلی فی منٹ ۶۵ من ہندستان سے نکلے۔ ۱۹۱۳ء کی مقدار برابر آدھ چاول ۶ کروڑ ۵۰ لاکھ من۔ گیسوں ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ من۔ کپاس ڈیڑھ کروڑ من۔ جوٹ سدانہ کروڑ من۔ چائے ۲۶ لاکھ من۔ ۱۹۱۶ء کی ہر آمادہ

گیہوں..... ۲۳۸ ٹن۔ ۱۹۱۷ء۔ گیہوں..... ۲۹۱ ٹن۔ ۱۹۱۸ء۔ گیہوں..... ۳۵۱ ٹن۔ ۱۹۱۹ء۔ چاول..... ۵۶۵ من۔ یہ اعداد و شمار سرکاری محکموں نے شائع کئے، جو رازداری میں گیا اس کا اندازہ نہیں (نقش حیات مولانا مدنی ص ۲۱۱)

ہندستان کی خوشحالی

ہندستان قدیمی زمانہ سے ایسا مالدار تھا کہ روئے زمین پر ایسا دولت مند کوئی ملک نہ تھا۔ منڈیوں میں اناج کے ڈھیر کی طرح حرافوں کی دکانوں پر دیویوں اور اشرافیوں کے ڈھیر لگے ہوتے تھے۔ بنگال کے جگت سیٹھوں کا کاروبار بینک آف انگلینڈ کے برابر پھیلا ہوا تھا۔ سورت کے تاجر عبدالغفور کا سرمایہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے سرمایہ کے برابر تھا۔ محمد تغلق سالانہ دو لاکھ جوڑے کپڑے اور بیس ہزار گھوڑے تقسیم کرتا۔ روزانہ بیس ہزار آدمی شاہی مہمان خانہ میں کھانا کھاتے۔ باورچی خانہ میں روزانہ ڈھائی ہزار گائیں اور دو ہزار بکریاں ذبح کی جاتیں۔ روزانہ دو سو حکام بادشاہ کے ساتھ کھانا کھاتے دہلی میں نشتر شفا خانے، مسافروں کیلئے دو ہزار مسافر خانے اور بیاباٹیس اور ایک ہزار مدرسے تھے۔ جب انگلیک سال میں دو مرتبہ سونے چاندی اور قیمتی دھاتوں سے بارہ بارہ بارہ بارہ تو لاجا جاتا تھا اور یہ سب سونا چاندی فقیروں محتاجوں پر تقسیم کر دیا جاتا تھا، جب انگلیک کا وزن تین من دس سیر تھا۔ اسی طرح شہنشاہ اکبر اور روکے شاہان مغلیہ تو لے جاتے، روزانہ تین ہزار روپیہ خیرات کرنے کا معمول تھا۔ انراطلد کی وجہ سے شاہجہاں نے ایک کروڑ روپیے کی لاٹ سے ساڑھے تین لاکھ روپے پانچ لاکھ روپے کا نچا سونے کا تخت طاؤس بنوایا۔ عالمگیر جب بادشاہ ہوئے تو اگر وہ اور دہلی کے خزانوں کی برطیال کا حکم دیا، چھ ماہ تک کئی ہزار نفوس چاندی کے سکے تو لے رہے ابھی صرف ایک کوزہ تو لاجا جاسکا تھا، اشرافی اور جوہرات کی نوبت نہ آئی تھی کہ یہ کام روک کر عالمگیر دکن کی مہم پر چلے گئے۔ (نقش حیات مولانا مدنی ص ۱۶۵ تا ۱۶۷)

تیرہ بار تعمیر کعبہ

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ

مدی الدھر من سابق یکم
بنی البیت خلق و بیت الاله
خلیل ، عمالقة ، جرهم
ملائکة ، آدم ، ولدہ
وحجاج بعدہم یعلم
قصی ، قریش و نجل الزبیر
مراد هو الماجد الاعظم
وسلطاننا الملك المرتجی

(۱) تعمیر ملائکہ حضرت آدم سے دو ہزار برس قبل فرشتے طواف و حج کرتے تھے۔

(۲) تعمیر آدم ، لبنان ، طور سینا ، طور زیتار ، جودی ، حرار پانچ پہاڑوں کے پتھر سے۔

(۳) تعمیر شیث بن آدم ، پتھر اور مٹی سے۔

(۴) تعمیر ابراہیم ، طول ۳۲ ہاتھ دوسری جانب ۳۱ ہاتھ ، عرض ۲۲ ہاتھ دوسری جانب

۲۰ ہاتھ ، حضرت اسمعیل پتھر اٹھاتے تھے عمر ۳۰ برس تھی ، زمین کے برابر دو دروازے بغیر
کواڑ کے تھے ، دیواروں کی بلندی ۹ ہاتھ ، چھت نہ تھی ، اندر ایک کنواں بنوایا بیت اللہ
کے خزانے اور نذر و نیاز رکھنے کے لئے۔

(۵) تعمیر عمالقة (تعمیر حضرت ابراہیم کے انہدام کے بعد)

(۶) تعمیر جرهم (سیلاب سے منہدم ہونے پر) اولاد نوح میں عمالقة و جرهم دو قبیلے
مکہ میں رہتے تھے۔

(۷) تعمیر قصی بن کلاب ، آنحضرت کی پانچویں پشت میں ، ہجرت کے ساتھ ازسر نو تعمیر
مع چھت۔

(۸) تعمیر عبدالمطلب درمیان تعمیر قصی و قریش ، اس تعمیر کو شہرت نہ ملی۔

(۹) تعمیر قریش ، ایک عورت کعبہ کو دھونی دے رہی تھی کہ غلاف کعبہ جل گیا ، دیواریں
کمزور ہو گئیں پھر سیلاب نے آکر دیواروں میں شکاف کر دیا ، قریش نے منہدم کر کے

حلال کمائی سے از سر نو تعمیر کی، حلال رقم کم ہونے کی وجہ سے جانبِ حطیم کعبہ کی تھوڑی زمین چھوڑ دی، دیواریں ۱۸ ہاتھ بلند کر دیں، اندر در و قطار میں چھ ستون بنا کر چھت لگائی، ایک پر نالہ بنایا، رکن شامی کی طرف اندر زینہ بنایا، بہت اونچی کرسی پر ایک دروازہ لگایا، آنحضرتؐ بھی کئدھوں پر تھرا اٹھالائے عمر مبارک ۳۵ برس تھی، حجر اسود نصب کر کے قریش کا زبردست جھگڑا ختم کیا، اس تعمیر اور تعمیرِ ابراہیم میں ۲۶۴۵ برس کا فاصلہ ہے۔

(۱۰) تعمیرِ عبداللہ بن زبیر، ربیع الاول ۶۸۳ھ میں شامی فوج یزید نے مکہ میں عبداللہ بن زبیرؓ کا محاصرہ کیا اور منجیق سے کعبہ پر تھھر برسائے، شنبہ ۶ ربیع الاول کو ایک شامی نے غلاف کعبہ میں آگ لگادی، عمارت کعبہ کو کافی نقصان پہونچا، نصف جمادی الاخریٰ کو ابن زبیرؓ نے کعبہ کا اتہدام شروع کیا، ۱۷ رجب ۶۸۴ھ یا ۶۸۵ھ کو تعمیر مکمل ہوئی، دو ہاتھ چوڑی دیوار ۲۷ ہاتھ بلند، اندر ایک قطار میں تین ستون، آنحضرتؐ کی خواہش کے مطابق بنا، ابراہیمؑ پر حطیم کو کعبہ میں داخل کر لیا، زمین کے برابر دروازے رکھے، اس وقت یہ حادثہ ہوا کہ فدۃ اسمعیل ذیح اللہ کے جنتی مینڈھے کے سینگ جل گئے جو اندرون کعبہ محفوظ تھے، اس تعمیر اور تعمیرِ قریش کے درمیان ۸۲ برس کا فصل ہے۔

(۱۱) تعمیرِ حجاج، قتلِ عبداللہ بن زبیرؓ کے بعد حجاج نے خلیفہ عبدالملک سے اجازت لی کہ ابن زبیرؓ نے خانہ کعبہ میں ایسی زیادتی کی ہے جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں نہ تھی، اس نے پھر حطیم کی زمین کعبہ سے باہر کر دی، مغربی دروازہ بند کیا، اندر پاٹ کر ساڑھے چار ہاتھ بلندی پر مشرقی دروازہ لگایا، بقیہ عمارت اور تین طرف کی دیواریں تعمیر ابن زبیرؓ ہیں جو اب تک قائم ہیں، یہ تعمیر ۶۹۲ھ میں ہوئی۔ محدثین کی روایت ہے کہ بعض سلاطین ہارون الرشید وغیرہ نے ابن زبیرؓ کے مطابق تعمیر کعبہ بنوانا چاہا تو امام مالکؒ نے شدت سے روک دیا تاکہ تعمیر کعبہ بادشاہوں کا کھیل بن جائے۔

(۱۲) ۱۰۲۱ھ میں سلطان احمد تترکی نے چھت بدلوائی، دیواروں اور منبر اب حمت کی مرمت کرائی۔
 (۱۳) تعمیر سلطان مراد، چہار شنبہ ۱۹ شعبان ۱۰۳۹ھ صبح سے شب پنجشنبہ ۲۰ شعبان تک مکہ میں بارش ہوتی رہی، زبردست سیلاب آگیا، نصف دیوار کعبہ تک پانی بھر گیا، اہل مکہ کے گھروں میں پانی داخل ہوا، تقریباً ایک ہزار آدمی مر گئے۔ ۲۰ شعبان کی شام کو مشرقی، مغربی اور شامی دیوار کعبہ کے بعض حصے منہدم ہو گئے، سلطان مراد نے ساڑھے چھ مہینے میں ۲۰ ذوالحجہ ۱۰۴۰ھ تک تعمیر و مرمت کرائی جو تاحال قائم ہے، بقول شاہ عبدالعزیز حجرا سود کی طرف تعمیر ابن زبیر ہے اور تین طرف سلطان مراد کی تعمیر ہے۔
 (۱۴) بعہد سلطان ابن سعود معلوم ہوا کہ چھت اور مغربی و شمالی دیواروں میں ضعف و شگاف ہو گیا ہے تو جمعہ ۱۸ رجب ۱۳۷۷ھ تا ۱۱ شعبان ۱۳۷۷ھ اصلاح و مرمت ہوئی۔ ابن سعود نے کواڑوں اور چوکھٹ کی تجدید کی۔

تین عظیم مسجدیں

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سفر نہ کیا جائے مگر صرف تین مسجدوں کے لئے (۱) مسجد الحرام (۲) مسجد اقصیٰ (۳) اور میری یہ مسجد (مسجد نبوی) مشکوٰۃ ص ۶۲۔ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ مرد کی نماز اسکے گھر میں ایک نماز ہے اور محلہ کی مسجد میں ایک نماز پچیس نماز کے برابر اور جامع مسجد میں پانچ سو نماز کے برابر اور مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نماز کے برابر اور میری مسجد (مسجد نبوی) میں بھی پچاس ہزار نماز کے برابر اور مسجد الحرام میں ایک لاکھ نماز کے برابر ہے (ابن ماجہ ص ۱۱۱)

مسجد الحرام کی وسعت

مسجد الحرام کی جدید عمارت تین منزله ہے، ایک منزل زمین کے اندر اور دو اوپر، کل حرم کی جگہ پونے دو لاکھ مربع فٹ ہوگی، مسعی کی جگہ ۶۵ ہزار مربع فٹ ہو گئی ہے۔ قدیم حرم شریف کا رقبہ تیس ہزار مربع میٹر تھا جو تکمیل کے بعد ڈیڑھ لاکھ مربع میٹر ہو گا یعنی تقریباً

پانچ گنی توسیع، مزید اضافہ ہو رہا ہے۔

توسیعات مسجد الحرام

نویں مقتصد باللہ عباسی	۲۸۴	۱۷	پہلی توسیع فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
دسویں مقتصد باللہ عباسی	۳۰۶	۲۶	دوسری توسیع عثمان غنی رضی اللہ عنہ
گیارہویں سلاطین جبراکسہ	۸۰۷	۶۵	تیسری توسیع عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
بارہویں سلطان قایتبائی	۸۸۲	۷۵	چوتھی توسیع عبدالملک بن مروان
تیرہویں سلطان سلیمان خاں	۹۷۲	۹۱	پانچویں ولید بن عبدالملک
چودہویں سلطان سلیم خاں	۹۸۰	۱۳۷	چھٹی توسیع منصور عباسی
پندرہویں سلطان مراد خاں	۹۸۴	۱۶۴	ساتویں محمد ہدی عباسی
سولہویں وسیع توسیع حکومت سعودیہ	۱۳۷۵	۲۷۱	آٹھویں معتد باللہ عباسی
تعمیر مسجد الحرام	۹۸۴	۸۸۴	تعمیر مسجد الحرام

کے گنبدوں کی تعداد بڑے گنبدوں ۱۱۳۔ چھوٹے ۲۶۸۔
(تاریخ حرمین شریفین صفحہ ۳۳ بحال کلاہ مہدی)

حرم کعبہ میں جدید انتظامات

حرم شریف میں آٹھ ہزار پنکھے ہیں جنکی مجموعی قیمت تیس لاکھ چوالیس ہزار ریال ہے۔
پچپن ہزار بلب اور رازد، ایک ہزار واٹ سے پانچ ہزار واٹ تک ہیں۔ چار ہزار لاؤڈ اسپیکر
ہیں۔ ۱۳۶۴ جھاڑ فانوس ہیں جن کے اندر لگے ہوئے بلب ۲۱ ہزار ہیں۔ حرم کے
میناروں پر چودہ سرچ لائٹس لگی ہوئی ہیں اور سرچ لائٹ میں ۱۲۵۰۰ واٹ کے
دو بلب ہر ایک تیز بہری روشنی دور سے حرم شریف کا تعین کر دے۔ حرم شریف میں
۲۵۰ گھڑیاں الیکٹرانک لگی ہوئی ہیں جو دنیا کی مختلف چھڑیانوں میں ہیں، کچھ چار ڈائل
والی ہیں، تمام گھڑیاں ایک مرکزی گھڑی سے منسلک ہیں جو کمپیوٹر سے چلتی ہیں، ان
گھڑیوں پر ۲۲۲۲۹۱ ریال صرف ہوئے۔ مسعی کو ایئر کنڈیشن کرنے میں ۲۸ یونٹ

لگائے گئے، ہر یونٹ کا خرچ ایک کروڑ ریال ہے۔ پندرہ لاکھ ریال کے صرفہ سے مسیحی میں دو لاکھ لگائے گئے تاکہ بوڑھے اور کمزور لوگ اوپر جا کر مسیحی کریں۔ حرم میں آنے جانے کیلئے مسیحی پرچھ پل بنائے گئے جن پر ۲۵۰۳۱۳ ریال خرچ ہوئے۔ حرم کی دیوار اور کھمبے کو سنگ مرمر سے آراستہ کرنے میں ایک کروڑ ریال صرف ہوئے۔ چاہ زمزم کی جدید تعمیر، آب زمزم ٹھنڈا کرنے اور اس کو پورے حرم میں پہنچانے کیلئے ۷۲ پائپ اور چالیس لیٹر پانی والے پانچ ہزار واٹر کولر کا تنظیم کیا گیا، اس منصوبہ کیلئے ۲۵۰۰ کلو واٹ کا ایک پاور ہاؤس بنایا گیا، اس منصوبہ پر سو اٹھ کروڑ ریال خرچ ہوئے۔ حرم شریف کے ۴۵ دروازے ہیں جنکی تجدید میں سو کروڑ ریال صرف ہوئے۔ حرم شریف کی صفائی اور دیکھ ریکھ پر ڈھائی کروڑ، پاور ہاؤس کی بجلی کی نگہداشت پر ۷۶ لاکھ ریال خرچ ہوئے۔ ۱۹۰۳ء تا ۱۹۰۵ء، دو سال میں حرم شریف کا مجموعی خرچ ستانوے ارب پینچانوے ہزار آٹھ سو باسٹھ ریال ہے۔

(روزنامہ ہند کلکتہ ۲۲ رمضان ۱۹۰۵ء و شمع جنوری ۱۹۸۶ء)

بیت المقدس

مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کا مقدس مقام، مسلمان کا قبلہ اول، معراج کی پہلی منزل۔ بیت المقدس کے جنوب سطح سمندر سے تین ہزار چھ سو فٹ بلند کوہ صہون ہے جس کا پہلا نام جے لیس تھا پھر یروشلم ہوا، عبرانی زبان میں یروشلم کا معنی دار الامان مگر عہد اسلامی کے سوا بیت المقدس میں اکثر خون خرابہ ہوتا رہا۔ یہود کی نافرمانیوں اور فساد برپا کرتے رہنے سے کبھی ان پر ظالم بادشاہ جالوت اور کبھی بابلی فرماں روا بخت نصر مسلط ہوئے جنھوں نے شہر میں گھس کر مسجد میں آگ لگائی، ہزاروں یہودیوں کو قتل کیا اور بہتوں کو گرفتار کیا۔ بخت نصر کے غلبہ کے بعد پھر یہود کو شروع نہ مل سکا۔ بیت المقدس کی قدیم تاریخ پر درہ خفا میں ہے صرف انیس سو سال کی تاریخ محفوظ ہے۔

تاریخ نبوت المقدس

۳۶۱ھ	پھر تعمیر سیدین و شہر کا نام ایلیا	۱۰۰۰ ق م	حضرت داؤد علیہ السلام
۳۶۵ھ	قیصر روم قسطنطین نے مشہد اور	۹۶۰ ق م	تعمیر ہیکل حضرت سلیمان
۳۳۵ھ	کلیسائے نشور تعمیر کیا	۵۸۷ ق م	بخت نصر نے شہر تباہ کیا
۳۳۲ھ	حضرت مریم کے گرجا کی تعمیر	۵۳۸ ق م	جلادونی کے بعد یہودی واپسی
۴۱۷ھ	خسرو نے بیت المقدس پر قبضہ کیا	۵۳۸ تا ۵۳۲ ق م	فلسطین زیر اقتدار فارس
۴۲۰ھ	انحضرت کا معراج میں مسجد اقصیٰ جانا	۵۲۰ ق م	تعمیر ہیکل زرد بابل بن سالتی
۴۲۸ھ	ہرقل نے خسرو کو شکست دی	۴۲۲ ق م	تعمیر فصیل خمیہ
۴۳۷ھ	حضرت عمر نے بیت المقدس فتح کیا	۳۳۲ ق م	کندر اعظم
۴۳۷ھ	بنیاد مسجد رفسر	۱۶۸ ق م	انطوخوس نے ہیکل تباہ کیا
۱۰۹۹ھ	بیت المقدس اسلامی شہر ۴۳۷ھ	۱۶۵ ق م	ہیکل کی بحالی
۴۹۱ھ	قتبۃ الصخرہ تعمیر عبد الملک	۴۳۷ ق م تا ۴۳۷ ق م	فلسطین پر رومی اقتدار
۹۶۹ھ	شہر پر فاطمیوں کا قبضہ	۴۳ ق م	پومپائی نے آ کر ہیکل تباہ کیا
۸۳۱ھ	مرمت قتبۃ الصخرہ مامون رشید	۲۰ھ	یہود اعظم کی تعمیر ہیکل و فصیل
۱۰۷۷ھ	تاتاریوں کا حملہ	۴ھ	ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام
۱۰۹۹ھ	پہلی صلیبی جنگ، گاڈفری	۴۹ھ	روم سے یہود کا اخراج
۱۱۸۷ھ	صلیبی اقتدار ۱۰۹۹ھ تا	۶۶ھ	جنگ یہود
۱۱۸۷ھ	صلاح الدین ایوبی نے فتح کیا	۷۰ھ	طیطس رومی نے یہود شلم تباہ کیا
۱۱۹۲ھ	تیسری صلیبی جنگ ۱۱۸۸ھ	۱۳۲ھ تا ۷۰ھ	یہود شلم میں رومی فوج کا قیام
۱۱۹۶ھ	چوتھی صلیبی جنگ	۱۳۲ھ	یہودیوں کی بغاوت
۱۲۰۲ھ	پانچویں صلیبی جنگ	۱۳۵ھ	رومیوں نے معبد گرا کر ہل چلا دیا

مسلمانوں نے عکہ فتح کیا ۱۲۹۱ء
 محمد ثانی نے قسطنطنیہ فتح کیا ۱۲۵۳ء
 فلسطین پر ترکان عثمان کا اقتدار ۱۵۱۷ء تا ۱۹۱۷ء
 بیت المقدس میں تعمیرات سلیمان اعظم
 ۱۵۳۷ء تا ۱۵۲۲ء
 قبضہ محمد علی والی مصر ۱۸۳۲ء
 یروشلم پر فرنگی قبضہ ۱۹۱۷ء
 بیت المقدس اسلامی شہر ۱۹۲۸ء
 بیت المقدس پر یہودی تصرف ۱۹۶۷ء
 (تاریخ بیت المقدس)

بچوں کی صلیبی جنگ ۱۲۱۲ء
 چھٹی صلیبی جنگ ۱۲۱۷ء
 ساتویں صلیبی جنگ ۱۲۲۷ء
 عیسائیوں کا تصرف ۱۲۲۹ء تا ۱۲۳۲ء
 خوارزمیوں کا قبضہ ۱۲۳۲ء تا ۱۲۳۷ء
 مملوک کا اقتدار ۱۵۰۷ء تا ۱۲۳۷ء
 آٹھویں صلیبی جنگ ۱۲۳۸ء تا ۱۲۵۲ء
 ملکا لظاہر میرس ۱۲۶۰ء تا ۱۲۷۷ء
 منصور قلاوون ۱۲۷۹ء تا ۱۲۹۰ء
 نویں صلیبی جنگ ۱۲۷۰ء تا ۱۲۷۲ء

بیت المقدس ان گنت زیارت گاہوں والا دنیا کا قدیم ترین شہر، اس پر ۳۳ سے زائد صدیاں گزر چکیں، بار بار اجڑا اور بسا، ہاورین اور بخت نصر کے وقت مکمل برباد ہوا، کبھی کبھی زمین کے برابر کر کے اس پر ہل چلائے گئے، اہل شہر قتل یا جلا وطن ہوئے، کئی بار زلزلے سے کھنڈر بنا، بیس بار محصور اور اٹھارہ مرتبہ از سر نو تعمیر ہوا، اہل شہر شاید ہی کبھی بیس سال تک پرسکون رہے ہوں۔ بیت المقدس کے کئی نام ہیں یروشلم، جیبوس، یلوری سلیم، ایلیا، البلاط اور گولڈن سٹی۔ (تاریخ بیت المقدس)

مسجد نبوی

۶۶۲ھ میں آنحضرت نے اس مسجد کی بنیاد رکھی، ابتدا میں طول ۶۰ ہاتھ (۹ فٹ) عرض ۵۰ فٹ۔ بلندی تقریباً ۱۰ فٹ۔ دیواروں کی موٹائی ۱۰ فٹ۔ تین دروازے۔ چھت کھجور کے پتوں کی اور فرش کچا۔ فتح خیبر کے بعد ۶۲۸ھ میں آنحضرت نے توسیع کر کے ۵۰ فٹ اور عرض ۵۰ فٹ یعنی سو ہاتھ مربع کر دیا۔ مسجد سے متصل ازواج مطہرات کے

نوحجرے تعمیر ہوئے۔

عرض ۱۲۰ گز (۳۷ فٹ)

۱۸ھ میں حضرت عمرؓ نے طول ۴۰ گز (۲۱۰ فٹ) اور چھ دروازے بنوائے۔

۲۹ھ میں حضرت عثمانؓ نے لمبائی ۱۶۰ گز، چوڑائی ۵۰ گز کردی اور نقش و نگار

سے آراستہ کیا، جانب قبلہ اضافہ کیا جس کی محراب "محراب عثمانی" سے موسوم ہوئی۔

۸۸ھ سے ۹۱ھ تک توسیع ولید بن عبدالملک سے طول ۲۰۰ گز (۳۰۰ فٹ) اور عرض

۱۶۲ گز (۲۵۰ فٹ) ہو گیا۔

۱۶۱ھ سے ۱۶۵ھ تک خلیفہ مہدی نے لمبائی ۳۰۰ گز اور چوڑائی ۸۰ گز کردی۔

پھر معتصم باللہ نے تعمیر کرائی۔ ملک ناصر نے صحن کے دالان بنوائے۔ ملک اشرف نے

یہ دالان توڑ کر نیا بنوایا۔ ۸۵۳ھ میں شاہ ظاہر حقیق نے روضہ پاک اور مسجد کی

چھت دوبارہ بنوائی۔ ۹۲۴ھ میں ملک ناصر غازی نے دوبارہ دیواریں بنوائیں۔

۹۸۰ھ میں سلیم خاں ثانی نے عظیم الشان تعمیر کی۔ ۹۹۹ھ میں سلطان مراد نے

لمبائی میں اضافہ کیا۔ ۱۲۵۳ھ تا ۱۲۶۶ھ میں سلطان عبدالمجید نے ازسر نو تعمیر کی،

گنبد حضرت بنوایا، عمارت منقش گنبد نما اور آیات قرآنی سے مزین کیا، انھیں کے نام

پر باب مجیدی ہے۔ ان کے بعد سلطان عبدالعزیز نے کام کی تکمیل کی۔ ۱۳۳۶ھ میں

فخری پاشا نے محراب نبوی و محراب عثمانی کی مرمت کرائی۔ ۱۳۴۸ھ میں عبدالعزیز بن

سعود نے چاروں طرف صحن کی زمین پر پتھر کا فرش بنوایا۔ نئی توسیع سے پہلے طول

۳۸۱ فٹ اور عرض ۲۱۶ فٹ تھا۔ ۱۳۶۸ھ میں سلطان عبدالعزیز نے توسیع کا

اعلان کیا۔ ۱۳۷۲ھ میں سعود بن عبدالعزیز نے عمارت جدید کی بنیاد رکھی۔ چاروں

طرف مکانات خرید کر گرائے جو ۲۲۹۵۵ مربع میٹر ہوتے ہیں۔ پہلے باب جبرئیل،

باب رحمت، باب مجیدی، باب الد، باب السلام پانچ دروازے تھے پھر دس ہوئے۔

اسی اسی گز بلند پانچ مینار۔ دیواروں سے لگے ۴۸۴ مربع ستون۔ نئے گول ستونوں

کی تعداد ۲۳۲۔ مسجد کی کمائیں ۶۸۹۔ کھڑکیاں ۱۴۴۔ دیواروں کی بنیاد چھ گز گہری

اور میناروں کی ۲۲ گز گہری۔ عہد نبوی میں رقبہ ۲۳۷۵ مربع میٹر۔ اضافہ فاروقی ۱۱۰۰ مربع میٹر۔ اضافہ عثمانی ۴۹۶ مربع میٹر۔ اضافہ ولید ۲۳۹۶ مربع میٹر۔ اضافہ مہدی ۲۳۵۰ مربع میٹر۔ اضافہ ملک اشرف ۱۲۰ مربع میٹر۔ اضافہ سلطان عبدالحمید ۱۲۹۲ مربع میٹر۔ اس طرح سعودی دور تک کل رقبہ ۱۰۳۲۹ مربع میٹر تھا۔ سعودی توسیع کے بعد ۱۶۳۲۷ مربع میٹر ہو گیا پھر مزید اضافہ ہوا۔

آنحضرت کے نماز پڑھانے کی جگہ محراب النبی ہے، اس کے دائیں استن حنّانہ کا نشان ہے جہاں کھجور کا ایک تنہ تھا اسی پر ٹیک لگا کر آنحضرت خطبہ دیتے تھے، اس کے قریب ایک خوبصورت منبر بنا ہے، منبر اور روضہ پاک کے درمیان کی جگہ جنت کی کیاری ہے، اس میں چند ستون ہیں، ایک ستون عائشہؓ ہے، یہاں حضرت عائشہؓ نماز پڑھتی تھیں، یہیں ستون سریرؓ و ستون ابی لبابہؓ ہے، ان ستونوں سے حضرت سریرؓ و حضرت ابولبابہؓ غلطی کی معافی کے لئے اپنے کو باندھ دیا تھا، معافی پر آنحضرت نے انکو اپنے دست مبارک سے کھولا، ایک ستون وفد ہے جہاں وفد سے آنحضرت ملاقات فرماتے تھے۔ مسجد کے چاروں طرف دالان ہیں، قبلہ کی طرف دالان کے دائیں روضہ مبارکہ ہے جس کے کنارے کنارے خوشنما مضبوط جالیاں ہیں، اندر غلاف پوش کمرہ ہے جس میں آنحضرت اور ابوبکرؓ و عمرؓ کی قبریں ہیں، جالی سے ہٹ کر مواجہ میں مؤدب کھڑے ہو کر آنحضرت پر سلام پڑھا جاتا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا جس نے میرے مرنے کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے زندگی میں مجھے دیکھا اور فرمایا جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی (فیض القدر شرح جامع صغیر ص ۱۲۶)

مفسرین عظام

(۱) ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید طبری (مصنف جامع البیان فی تفسیر القرآن) ولاد ۲۲۴ھ وفات ۲۳۳ھ
(۲) جبار اللہ زحمتی محمود بن عمر خوارزمی معتزلی حنفی (مصنف الکشاف

عن حقائق التنزیل، ولادت ۴۶۷ھ و وفات ۵۳۸ھ (۳) فخرالدین رازی (مصنف)
 مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر) ولادت ۵۲۲ھ و وفات ۶۰۲ھ (۴) ابوالخیر عبداللہ بن
 عمر بیضاوی شیرازی (مصنف تفسیر بیضاوی) ولادت سنہ ۶۸۵ھ و وفات ۷۸۵ھ
 (۵) علامہ الدین علی بن محمد بن ابراہیم خازن (مصنف لباب التاویل فی معانی التنزیل
 و تفسیر خازن) ولادت ۶۷۸ھ و وفات ۷۴۱ھ (۶) ابوالقادر اسمعیل بن عمر بن کثیر
 دمشقی شافعی (مصنف تفسیر ابن کثیر) ولادت ۷۰۲ھ و وفات ۷۷۳ھ (۷) قاضی
 شفاء اللہ پانی پتی (مصنف تفسیر مظہری) ولادت ۷۲۳ھ و وفات ۸۱۰ھ (۸) شاہ
 عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (مصنف تفسیر عزیز) ولادت ۱۱۵۹ھ
 و وفات ۱۲۳۹ھ (۹) شاہ عبدالقادر بن شاہ ولی اللہ دہلوی (مترجم قرآن) ولادت
 ۱۱۶۷ھ و وفات ۱۲۳۰ھ (۱۰) شاہ رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ دہلوی (مترجم قرآن)
 ولادت ۱۱۶۳ھ و وفات ۱۲۳۵ھ (۱۱) شہاب الدین محمود آلوسی بغدادی (مصنف
 روح المعانی) ولادت سنہ ۱۲۷۳ھ و وفات ۱۳۵۳ھ (۱۲) محمد عبدہ بن حسن خیر اللہ مصری
 (مصنف تفسیر المنار) ولادت ۱۲۶۶ھ و وفات ۱۳۲۳ھ (۱۳) مولانا اشرف علی
 تھانوی (مصنف بیان القرآن) ولادت ۱۲۸۰ھ و وفات ۱۳۴۲ھ (۱۴) حافظ الدین
 ابوالبرکات عبداللہ بن احمد (مصنف مدارک التنزیل) ولادت سنہ ۱۳۱۰ھ و وفات ۱۳۸۰ھ
 (۱۵) جلال الدین محلی (مصنف جلالین نصف ثانی) ولادت ۱۳۸۹ھ و وفات ۱۴۶۲ھ (۱۶)
 جلال الدین سیوطی (مصنف جلالین نصف اول) ولادت ۱۴۲۹ھ و وفات ۱۵۰۵ھ
 (۱۷) شیخ اسمعیل حقی بروسی (مصنف تفسیر روح البیان) ولادت سنہ ۱۱۲۷ھ و وفات ۱۲۱۵ھ
 (حیات امام ابوداؤد و کتابتہ و تجدیدہ دیوبند مع حذف اضافہ)

مصنفین کتب حدیث

(۱) امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی (مصنف کتاب الآثار) ولادت ۸۰ھ و وفات ۱۵۰ھ

- (۲) ابو عبد الله سفيان بن سعيد ثوري (مصنف جامع سفيان) ولادت ۹۵ھ وفات ۱۶۱ھ
 (۳) مالک بن انس (صاحبی امام دارالہجرت) مصنف موطا، ولادت ۹۳ھ وفات ۱۷۹ھ
 (۴) عبد الله بن مبارک بن واضح حنظلی مروزی (مصنف کتاب الزہد والرقاق) ولادت
 ۱۱۸ھ وفات ۱۸۱ھ (۵) محمد بن حسن بن فرقد شیبانی حنفی (راوی موطا) ولادت
 ۱۳۲ھ وفات ۱۸۹ھ (۶) سلیمان بن داؤد الجارود الطیلسی (مصنف مسند ابوداؤد)
 ولادت ۱۰۶ھ وفات ۲۰۲ھ (۷) ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام صنعانی (مصنف
 مصنف عبد الرزاق) ولادت ۱۲۶ھ وفات ۲۱۱ھ (۸) ابوبکر عبد الله بن زبیر قرشی
 حمیدی مکی شافعی استاذ امام بخاری (مصنف مسند حمیدی) ولادت ۱۰۶ھ وفات ۲۱۹ھ
 (۹) عبد الله بن محمد بن ابی شیبہ عیسیٰ (مصنف مصنف ابن ابی شیبہ) ولادت ۱۵۹ھ
 وفات ۲۳۵ھ (۱۰) عبد الله بن عبد الرحمن دارمی تمیمی سمرقندی (مصنف سنن دارمی)
 ولادت ۱۸۱ھ وفات ۲۵۵ھ (۱۱) ابو عبد الله محمد بن اسمعیل جعفی بخاری (مصنف
 صحیح بخاری وادب المفرد وغیرہ) ولادت ۱۹۲ھ وفات ۲۵۴ھ (۱۲) مسلم بن حجاج
 قشیری نیشاپوری (مصنف صحیح مسلم) ولادت ۲۰۲ھ وفات ۲۶۱ھ (۱۳) ابومسلم ابراہیم بن
 عبد الله بصری (مصنف سنن ابی مسلم الکشی) ولادت ۲۰۲ھ وفات ۲۶۲ھ (۱۴)
 محمد بن یزید بن ماجہ ربیع قرظینی (مصنف کتاب السنن) ولادت ۲۰۹ھ وفات ۲۷۳ھ
 (۱۵) ابوداؤد سلیمان بن اشعث ازدی سجستانی (مصنف کتاب السنن وکتاب المراسل)
 ولادت ۲۰۲ھ وفات ۲۷۵ھ (۱۶) ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سوره سلمی بوغی ترمذی
 (مصنف کتاب السنن وشمائل) ولادت ۲۰۹ھ وفات ۲۷۹ھ (۱۷) حارث
 بن محمد بن ابی اسامہ بغدادی (مصنف مسند حارث) ولادت ۲۰۲ھ وفات ۲۸۲ھ
 (۱۸) ابوبکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار (مصنف مسند بزار) ولادت ۲۰۲ھ وفات ۲۹۲ھ
 (۱۹) ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب نسائی (مصنف کتاب السنن مجتبیٰ) ولادت
 ۲۱۵ھ وفات ۳۰۳ھ (۲۰) احمد بن علی بن المثنیٰ تمیمی موصلی (مصنف مسند ابویعلیٰ)

- موصلی، ولادت ۸۳۲ھ، وفات ۹۱۹ھ (۲۲)، یعقوب بن اسحق بن ابراهیم سفرائی
 نیشاپوری (مصنف صحیح ابو عوانہ)، وفات ۹۲۸ھ (۲۲)، ابو بکر محمد بن اسحق بن خزیمہ سلمی
 نیشاپوری (مصنف صحیح ابن خزیمہ)، ولادت ۲۲۳ھ، وفات ۳۱۳ھ (۲۳)، ابو جعفر احمد
 بن محمد بن سلامہ طحاوی مصری ازدی حنفی (مصنف شرح معانی الآثار)، ولادت ۲۲۹ھ، وفات
 ۳۲۱ھ (۲۳)، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد تیمیستی (مصنف صحیح ابن حبان)، وفات ۳۵۴ھ
 (۲۵)، ابو القاسم سلیمان بن احمد نخعی طبرانی (مصنف معجم طلائع)، ولادت ۲۶۸ھ، وفات ۳۶۶ھ
 (۲۶)، ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی بغدادی شافعی (سنن دارقطنی)، ولادت ۲۶۸ھ، وفات ۳۸۵ھ
 (۲۶)، حاکم ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ طہمانی نیشاپوری (مستدرک علی صحیحین)، ولادت ۳۲۱ھ، وفات ۴۰۵ھ
 (۲۸)، ابو بکر احمد بن حسین بہقی شافعی (مصنف سنن کبریٰ و شعب الایمان)، ولادت ۳۸۴ھ، وفات ۴۵۴ھ
 (۲۹)، ابو محمد حسین بن مسعود فراہغوی شافعی (مصنف مصابیح السنہ)، ولادت ۳۶۶ھ، وفات ۵۱۶ھ
 (۳۰)، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ ابن خطیب عمری تبریزی (مصنف مشکوٰۃ المصابیح و اکمال)، وفات ۴۴۰ھ
 (۳۱)، سعید بن منصور بن شعبہ خراسانی مکی (مصنف سعید بن منصور)، وفات ۲۲۴ھ
 (۳۲)، حکیم ترمذی ابو عبد اللہ محمد بن علی (مصنف نوادر الاصول فی احادیث الرسول)، وفات ۳۲۲ھ
 (۳۳)، ابو الفضل حسن بن محمد (مصنف مشارق الانوار)، ولادت ۴۶۶ھ، وفات ۶۵۰ھ
 (۳۴)، ابو محمد زکی الدین منذری (مصنف الترغیب والترہیب)، ولادت ۵۸۵ھ، وفات ۶۵۶ھ
 (۳۵)، ابو زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف نووی (مصنف ریاض الصالحین)، ولادت ۶۳۴ھ، وفات ۷۴۴ھ
 (۳۶)، جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف زلیعی (مصنف نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ)، وفات ۶۶۲ھ
 (۳۷)، ابن الجزری دمشقی ثم شیرازی شافعی (مصنف حصن حصین مقدم جزیریہ)، ولادت ۵۵۵ھ، وفات ۸۳۳ھ
 (۳۸)، ابن حجر عسقلانی مصری شافعی (مصنف بلوغ المرام فی احادیث الاحکام)، ولادت ۶۴۲ھ، وفات ۸۵۲ھ
 (۳۹)، علی مستقی بن حسام الدین برہان پوری ثم مکی (مصنف کنز العمال)، وفات ۹۶۵ھ
 (۴۰)، ظہیر احسن بن سبحان علی نیموی عظیم آبادی حنفی (مصنف آثار السنن)، وفات ۱۲۲۵ھ
 (۴۱)، مولانا عاشق الہی بن محمد صدیق بلند شہری ثم مدنی (مصنف زاد الطالبین)، ولادت ۱۲۲۲ھ

شماره	اسمائے گرامی	تصنیفات	ولادت	وفات
شرح حدیث				
۱	حافظ ابن حجر عسقلانی	فتح الباری شرح بخاری	۶۴۶۳ھ	۸۵۲ھ
۲	حافظ عینی محمود بن احمد بدرالدین	عمدة القاری شرح بخاری	۶۳۶۲ھ	۸۵۵ھ
۳	شہاب الدین احمد قسطلانی مصری	ارشاد الساری شرح بخاری	۶۳۶۱ھ	۸۵۱ھ
۴	شمس الحق محمد بن ابی عظیم آبادی پٹنوی	العون المعبود وغایة المقصود	۶۲۶۳ھ	۸۲۹ھ
۵	ابن عبد البر قرطبی مالکی	الاستیعاب التمهیدی للطوطا	۶۱۸۵۶ھ	۷۹۱ھ
۶	امام نووی ابو زکریا الدین یحییٰ بن شریف	المنہاج شرح مسلم تقریب	۶۲۶۸ھ	۷۶۶ھ
۷	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	المسوی، المصفیٰ	۶۲۶۸ھ	۷۶۶ھ
۸	مولانا خلیل احمد مہاجر مدنی	بذل الجہود	۶۱۱۱۳ھ	۷۶۶ھ
۹	مولانا زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی	اوجز المسالک	۶۱۸۵۶ھ	۱۳۴۶ھ
۱۰	مولانا یوسف بن الیاس کاندھلوی	امانی الاجار	۶۱۸۹۴ھ	۱۳۰۲ھ
۱۱	مولانا بدر عالم میرٹھی ثم مدنی	ترجمان السنہ	۶۱۸۹۴ھ	۱۳۸۴ھ
۱۲	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	لغات التفسیر واشتہ اللغات	۶۱۵۵۱ھ	۱۰۵۲ھ
۱۳	علامہ انور شاہ کشمیری	صاحب فیض الباری	۶۱۸۲۵ھ	۱۳۵۲ھ
۱۴	محمد بن علی شوکانی	نیل الاوطار	۶۱۲۶۰ھ	۱۲۵۰ھ
۱۵	مولانا عبد الحمید بن عبد العظیم لکنوی	التعلیق المجدد	۶۱۹۳۸ھ	۱۳۰۳ھ
۱۶	مولانا احمد علی محدث سہارنپوری	حاشیہ بخاری	۶۱۹۳۸ھ	۱۲۹۶ھ
۱۷	جلال الدین سیوطی مصری شافعی	صاحب تعلیقات صحاح ستہ	۶۱۸۲۵ھ	۸۴۹ھ
۱۸	علاء علی قاری ہروی ثم مکی	مرقاۃ المفاتیح	۶۱۴۲۵ھ	۱۵۰۵ھ
۱۹	محمد بن محمد خطابی بُستی	معالم السنن	۶۱۴۲۵ھ	۱۱۱۴ھ
۲۰	شرف الدین حسین بن عبد اللہ طبری شافعی	الکاشف عن حقائق السنن	۶۹۶۱ھ	۳۱۹ھ
			۶۴۳۳ھ	۶۱۳۳ھ

۱۱۲۸۹	۱۱۲۸۹	سظاہر حق	قطب الدین بن محی الدین دہلوی حنفی	۲۱
۱۱۲۸۶	۱۱۲۸۶	تحفۃ الاحوذی	مولانا عبدالرحمن محدث مبارکپوری	۲۲
۱۱۲۸۳	۱۱۲۸۳	التعلیق الصبیح	مولانا ادریس کاندھلوی ثم لاہوری	۲۳
۱۱۲۸۰	۱۱۲۸۰	حاشیہ بخاری انسائی	ابوالحسن محمد بن عبدالہادی سندھی کبیر	۲۴
۱۱۲۷۷	۱۱۲۷۷	ایضاح البخاری	مولانا فخر الدین احمد حسینی	۲۵
۱۱۲۷۴	۱۱۲۷۴	فتح الملہم فوائد قرآنیہ	مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبند ۱۵	۲۶
۱۱۲۷۱	۱۱۲۷۱	اعلار السنن	مولانا ظفر احمد تھانوی	۲۷
۱۱۲۶۸	۱۱۲۶۸	ہدیۃ الاحوذی غیر مطبوعہ	علامہ ابراہیم بلیاوی	۲۸
۱۱۲۶۵	۱۱۲۶۵	اداد الباری شرح بخاری	مولانا عبد الجبار اعظمی معروفی	۲۹

مُصَنَّفِینَ مُتَعَلِّقَاتِ حَدِیْثٍ

۲۲۲۱	۲۲۲۱	معرفة علوم الحدیث	حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری	۱
۲۹۳۳	۲۹۳۳	نہایہ فی غریب الحدیث	ابن الاثیر جزری	۲
۲۵۲۲	۲۵۲۲	شروط الائمة الخمسة	ابن حازم ہمدانی شافعی	۳
۲۵۲۸	۲۵۲۸	تقریب	ابوزکریا محی الدین نجفی نووی شافعی	۴
۲۶۲۱	۲۶۲۱	تہذیب الکمال فی سائر الرجال	جمال الدین مزی کلبی	۵
۲۶۲۳	۲۶۲۳	تذکرۃ حفاظہ میزان الاعتدال	شمس الدین ذہبی	۶
۲۶۲۴	۲۶۲۴	الفیۃ العراقی اللغنی	حافظ عراقی	۷
۲۶۲۵	۲۶۲۵	فتح المغیث، مقاصد سنن	شمس الدین سخاوی	۸
۲۶۲۶	۲۶۲۶	مجمع بحار الانوار	علامہ محمد بن طاہر بیہقی	۹
۲۶۲۷	۲۶۲۷	تذکرۃ الموضوعات	ملا علی قاری ہروی ثم مکی	۱۰
۲۶۲۸	۲۶۲۸	بستان المحدثین	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی	۱۱
۲۶۲۹	۲۶۲۹	نصرة الحدیث	محدث کبیر مولانا حبیب الرحمن اعظمی	۱۲

مجتهدین کرام

۱۵۰	۶۶۹۶	۶۹۰	۶۶۹۹	۱	امام ابو حنیفه نعمان بن ثابت کوفی مجتهد عظیم کتاب آثار
۱۶۹	۶۶۹۵	۶۹۳	۶۶۱۲	۲	امام مالک بن انس صہبی امام دارالہجرت موطا
۲۰۴	۶۸۲۰	۱۵۰	۶۶۹۶	۳	امام شافعی محمد بن ادیس بن عباس شافعی ہاشمی کتاب لام
۲۴۱	۶۸۵۵	۱۶۴	۶۶۸۰	۴	امام احمد بن محمد بن حنبل شیبانی و اعلیٰ مسند احمد
۱۸۲	۶۶۹۸	۱۱۳	۶۶۳۱	۵	امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری حنفی مجتہد منتسب
۱۸۹	۶۸۰۴	۱۳۲	۶۶۴۹	۶	امام محمد بن حسن بن فرقد شیبانی حنفی مجتہد منتسب راوی موطا
۱۵۸	۶۶۶۵	۱۱۰	۶۶۲۸	۷	امام زفر بن الہذیل بن قیس عہزی مجتہد منتسب
۲۰۴	۶۸۱۹			۸	حسن بن زیاد لوئی کوفی مجتہد منتسب
۹۶	۶۶۱۵	۲۶۶	۶۶۶۶	۹	ابراہیم بن زید بن قیس بن اسود نخعی
۱۸۱	۶۶۹۶	۱۱۸	۶۶۳۶	۱۰	عبد اللہ بن مبارک بن واضح حنظلی تیمی مروزی مجتہد منتسب
۱۶۱	۶۶۶۶	۹۵	۶۶۱۳	۱۱	ابو عبد اللہ سفیان بن سعید ثوری مجتہد مطلق
۲۳۸	۶۸۵۳	۱۶۱	۶۶۶۶	۱۲	ابن راہوی سلمی بن ابراہیم بن خالد حنظلی تیمی مروزی مجتہد مطلق
۱۵۶	۶۶۶۳	۸۸	۶۶۰۶	۱۳	ابو عمرو عبد الرحمن بن عمرو مجتہد اوزاعی مجتہد مطلق

مؤلفہا حنفیہ

۱۸۹	۶۹۸۰	۳۰۵	۶۹۱۶	۱	امام عظیم ابو حنیفہ ۱۵۷ھ - (۲) امام ابو یوسف ۱۸۲ھ - (۳) امام محمد ۱۸۹ھ
۳۳۳	۶۹۴۵	۳۰۵	۶۹۱۶	۲	(۴) امام زہری ۱۵۵ھ - (۵) امام حسن بن زیاد ۱۷۷ھ - (۶) امام طحاوی ۲۲۱ھ -
۳۸۲	۶۱۰۸۹	۳۰۰	۶۱۰۰۹	۳	(۷) امام عبد اللہ بن مبارک ۱۷۷ھ - (۸) ابو بکر احمد بن علی جصاص ازلی
۳۳۳	۶۹۴۵			۴	حاکم شہید ابو الفضل محمد بن محمد بن احمد مروزی اسلمی بلخی
۳۸۲	۶۱۰۸۹			۵	ابو الحسن فخر الاسلام علی بن محمد بزودی اصول بزودی
۳۸۳	۶۱۰۹۰			۶	شمس لائہ محمد بن احمد بن سہل سرخی بسوط، اصول سرخی
۳۳۰	۶۱۰۳۸			۷	قاضی ابو زید بوسی حنفی تاسیس النظر، تقویم الاولہ

۵۳۲۸	۵۳۶۲	فی القدری	ابو الحسن احمد بن محمد بن جعفر قدوری بغدادی	۱۳
۶۱۰۳۷	۶۹۷۳	هدایه	برهان الدین علی بن ابی بکر فرغانی مرغینانی	۱۴
۵۵۹۲	۵۵۳۰	المختار من فقه حنفی	عبدالله بن محبوب مودود موصلی	۱۵
۶۱۱۹۷	۶۱۱۳۵	مجمع البحرين من فقه حنفی	منظر الدین ساعاتی بعلبکی بغدادی	۱۶
۵۶۸۳	۵۵۹۹	بدائع الصنائع	علاء الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی	۱۷
۶۱۲۸۴	۶۱۲۰۲	تفسیر مدارک، کنز الدقائق، منار الاموال	ابو البركات نسفی	۱۸
۵۱۰۵۹		مبسوط	شمس لائمه ابو محمد عبد العزيز بن احمد حلوانی	۱۹
۶۱۶۴۹		وقایه	تاج الشریعہ محمود بن صد الشریعہ الاکبر احمد بن عبید بناری	۲۰
۵۵۸۷		شرح وقایه نقایه تنقیح، توضیح	صد الشریعہ الاصفغر عبید بن مسعود	۲۱
۶۱۱۹۱		عنايه حاشیه هدایه	اکمل الدین محمد بن محمد بارتی حنفی	۲۲
۶۷۱۰		فتح القدر، مسایره	ابن حمام کمال الدین محمد بن عبد الواحد اسکندری	۲۳
۶۱۳۱۰		بنایه شرح هدایه	محمود بن احمد حافظ بدر الدین عینی	۲۴
۵۶۴۷	۵۷۱۴	ملتی الاجر، غنیة المستملی (کبری)	ابراہیم بن محمد حلبی	۲۵
۶۱۳۸۴	۶۱۳۱۴	الاشباه والنظائر، البحر الرائق	ابن نجیم زین الدین مصری	۲۶
۵۸۶۱	۵۷۹۰	شرح نقایه	سلا علی قاری	۲۷
۶۱۳۵۷	۶۱۳۸۸	نور الايضاح، اوراق الفلاح	ابو الاضلاح حسن بن عمار شرنبلالی مصری	۲۸
۵۸۵۵	۵۷۶۲	الدر المختار شرح تنویر الابصار	علاء الدین حصکفی	۲۹
۶۱۴۵۱	۶۱۳۶۱	طحاوی حاشیه درختار حاشیه رائق الفلاح	سید احمد طحاوی مصری	۳۰
۵۹۵۶		رد المختار حاشیه شامی	ابن عابدین شامی	۳۱
۶۱۵۴۹		غایة الاوطار ترجمه در مختار	مولانا محمد حسن نانوتوی	۳۲
۵۹۷۰			مولانا رشید احمد گنگوہی	۳۳
۶۱۵۶۳			مولانا اشرف علی تھانوی	۳۶
۵۱۰۱۴				
۶۱۶۰۶				
۵۱۰۶۹	۵۹۹۴			
۶۱۶۵۸	۶۱۵۸۵			
۵۱۰۸۸	۵۱۰۲۵			
۶۱۶۷۷	۶۱۶۱۶			
۵۱۲۴۳				
۶۱۸۳۷				
۵۱۲۵۲	۵۱۱۹۸			
۶۱۸۳۶	۶۱۷۸۴			
۵۱۳۱۲				
۶۱۸۳۶				

(۲۴) مولانا خلیل احمد سہانپوری (۲۵) مفتی عزیز الرحمن دیوبندی
 (۳۷) مفتی کفایت اللہ شاہجہانپوری (۳۸) مفتی محمد شفیع دیوبندی

فقہاء شافعیہ

۲۶۴	۱۶۵	فقہ المرنی	۱	امام عمر بن تیمیہ امام شافعی
۶۸۶۸	۶۶۹۱	منہاج الطالبین	۲	امام نووی شافعی
۶۶۶	۶۶۳۱	بلوغ المرام	۳	حافظ ابن حجر عسقلانی مصری شافعی
۶۶۶۸	۶۶۳۴	احیاء علوم الدین	۴	امام جوینی رکن الدین ابو المعالی ضیاء الدین عبد الملک
۶۶۵۲	۶۶۶۳	جلالین نصف آخر	۵	امام غزالی محمد بن محمد بن محمد ابو حامد طوسی
۶۶۶۹	۶۶۶۶	جلالین نصف اول	۶	جلال الدین محمد بن احمد محلی شافعی
۶۶۶۸	۶۶۱۹	صواعق محرقة	۷	جلال الدین بن ابی بکر سیوطی مصری شافعی
۶۱۰۸۵	۶۱۰۲۸		۸	شہاب الدین احمد بن حجر مکی
۶۵۰۵	۶۲۵۰			
۶۱۱۱۱	۶۱۰۵۸			
۶۸۶۴	۶۶۹۱			
۶۱۴۶۰	۶۱۳۸۹			
۶۹۱۱	۶۸۴۹			
۶۱۵۰۵	۶۱۴۴۵			
۶۹۶۴	۶۹۰۹			
۶۱۵۶۶	۶۱۵۰۳			

فقہاء مالکیہ

۵۶۰۲	۵۶۲۵	احکام الاحکام	۱	ابو الفتح تقی الدین ابن رقیق العید
۶۱۳۰۷	۶۱۲۲۶	بداية المجتهد تهافت التهاوت	۲	ابن رشد فلسفی اندلسی
۵۵۹۵	۵۵۲۰	الاستیعاب	۳	ابن عبد البر قرطبی مالکی
۶۱۱۹۸	۶۱۱۲۶			
۵۴۶۳	۵۳۶۸			
۶۱۰۶۱	۶۹۶۸			

فقہاء حنبلیہ

۵۵۶۱	۵۴۶۱	فتوح الغیب	۱	شیخ عبد القادر جیلانی حنبلی
۶۱۱۶۵	۶۱۰۶۸	المغنی	۲	عبد اللہ بن احمد ابن قدامہ دمشقی حنبلی
۵۶۲۰	۵۵۴۱	منہاج السنہ	۳	شیخ الاسلام ابن تیمیہ حنبلی
۶۱۲۲۳	۶۱۱۴۶	زاد المعاد، بدائع الفوائد	۴	ابن قیم جوزیہ دمشقی
۵۶۲۸	۵۶۶۱			
۶۱۳۲۶	۶۱۲۶۳			
۵۶۵۱	۵۶۹۱			
۶۱۳۵۰	۶۱۲۹۱			

فائدہ جلیلہ

فقہ حنفی کے متون متقدمین کے نزدیک امام طحاوی، کرخی، جصاص، انزی اور حاکم شہید وغیرہ کی تصانیف ہیں، تاخرین کی دورائیں ہیں، اول متون تین ہیں (۱) وقایہ (۲) کنز (۳) قدوری دوم متون چار ہیں (۱) وقایہ (۲) کنز (۳) مختار (۴) مجمع البحرین (حوالہ سابقہ)

مذاهب اربعہ کھان کھان پھیلے

مذہب حنفی | بغداد، مصر، حجاز کے بعض حصے، یمن کے بعض شہر، روم، ترکی، بلخ، بخارا، مروند، اصفہان، شیراز، آذربائیجان، جرجان، طوس، خوارزم، کرمان، بسطام، ہزار آباد، مرغیان، دامغان، افغانستان، ترکستان، ہندستان، پاکستان، برما میں بھی۔

مذہب شافعی | توران، بعض اطراف خراسان، بعض اطراف ہندستان، مالابار، اندونیشیا، ملائیشیا، حجاز دین کے اکثر شہر، چین میں بھی۔

مذہب مالکی | بلاد مغرب، حجاز کے بعض حصے۔

مذہب حنبلی | نجد، بغداد کے بعض حصے۔

(دکھول باطن صلا)

مُتکَلِّمَیْنِ اِسْلَامِ

۲۲۲۴	۲۲۶۰	ابو الحسن شعری علی بن اسماعیل بن اسحاق (امام اشاعرہ)	۱
۶۹۳۵	۶۸۶۳		
۲۳۳۳		ابو منصور ماتریدی محمد بن محمد بن محمود (امام ماتریدیہ)	۲
۶۹۳۴			
۲۸۱۶	۲۶۴۰	علی بن محمد علی سید شریف جرجانی	۳
۶۱۴۱۳	۶۱۳۴۰	شرح مواقف	
۲۵۳۶	۲۴۶۱	نجم الدین عمر بن محمد بن اسماعیل نسفی	۴
۶۱۱۴۲	۶۱۰۶۸	العقائد النسفیہ	
۲۶۹۱	۲۶۲۲	سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی	۵
۶۱۳۹۸	۶۱۳۲۲	شرح عقائد وغیرہ	
۲۲۰۳	۲۳۳۸	قاضی ابو بکر محمد بن طیب قاضی باقلانی	۶
۶۱۰۱۳	۵۹۴۴	انجاز القرآن	
۲۴۶۸	۲۴۱۹	ابو المعالی عبد الملک بن ابی محمد عبد اللہ الجویونی الترمذی بابا ام الحرمین	۷
۶۱۰۸۵	۶۱۰۲۸		
۲۵۰۵	۲۴۵۰	محمد بن محمد بن محمد ابو حامد غزالی طوسی	۸
۶۱۱۱۱	۶۱۰۵۸	احیاء علوم الدین	
۲۱۰۵۹		صدر الدین محمد بن ابراہیم شیرازی	۹
۶۹۴۹		صدر الاسفار اربعہ	

اکابرین دیوبند

۱۲۳۱۷	۱۲۳۳۳	سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ تھانوی مہاجر مکی	۱
۶۱۸۹۹	۶۱۸۱۸		
۱۲۹۶	۱۲۳۸	حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند	۲
۶۱۸۶۹	۶۱۸۳۲		
۱۳۳۱	۱۲۵۰	حاجی عابدین دیوبند مقتدم اول دارالعلوم دیوبند	۳
۶۱۹۱۳	۶۱۸۳۳		

۱۳۲۳	۱۲۴۴	مولانا رشید احمد گنگوہی سرپرست دارالعلوم دیوبند	۴
۶۱۹۰۵	۶۱۸۲۸		
۱۳۰۲	۱۲۴۹	مولانا محمد یعقوب نانوتوی پہلے صدر مدرس دارالعلوم دیوبند	۵
۶۱۸۸۴	۶۱۸۳۳		
۱۳۲۲		مولانا ذوالفقار علی دیوبندی والدہ شیخ الہند رکن دارالعلوم دیوبند	۶
۶۱۹۰۴			
۱۳۲۹	۱۲۶۸	شیخ الہند مولانا محمد الحسن دیوبندی ذریعہ حریت و محدث دیوبند	۷
۶۱۹۲۰	۶۱۸۵۱		
۱۳۲۶	۱۲۶۹	مولانا خلیل احمد انیسٹھوی ثم مدنی	۸
۶۱۹۲۶	۶۱۸۵۲	بذل الجہود	
۱۳۶۴		مولانا اصغر حسین میان دیوبندی	۹
۶۱۹۴۴		مقیہ الوارثین محشی سراجی	
۱۳۵۲	۱۲۹۲	علامہ انور شاہ کشمیری محدث دیوبند	۱۰
۶۱۹۳۳	۶۱۸۷۵	فیض الباری	
۱۳۳۶	۱۲۷۵	مفتی عزیز الرحمن عثمانی دیوبندی مفتی دارالعلوم دیوبند	۱۱
۶۱۹۳۸	۶۱۸۵۸		
۱۳۸۵		مولانا بدر عالم میرٹھی ثم مدنی	۱۲
۶۱۹۶۵		ترجمان السنہ	
۱۳۶۲	۱۲۸۰	مولانا اشرف علی تھانوی سرپرست دارالعلوم دیوبند حسب تصانیف کثیرہ	۱۳
۶۱۹۴۳	۶۱۸۶۳		
۱۳۷۷	۱۲۹۶	شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی ذریعہ حریت محدث دارالعلوم دیوبند	۱۴
۶۱۹۵۷	۶۱۸۷۹		
۱۲۹۷		مولانا احمد علی محدث بہار پوری	۱۵
۶۱۸۷۹		حاشیہ بخاری شریف	
۱۴۰۲	۱۳۱۵	شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی ثم مدنی	۱۶
۶۱۹۸۳	۶۱۸۹۷	ادجز المسالک	
۱۳۸۴	۱۳۳۵	مولانا محمد یوسف کاندھلوی	۱۷
۶۱۹۶۵	۶۱۹۱۷	امانی الاجار	
۱۳۶۳	۱۳۰۳	مولانا الیاس بن اسمعیل کاندھلوی مجدد تحریک تبلیغ و اصلاح	۱۸
۶۱۹۴۴	۶۱۸۸۵		
۱۳۶۹	۱۳۰۵	مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی	۱۹
۶۱۹۴۹	۶۱۸۸۷	فتح الملہم	
۱۳۷۲	۱۲۹۲	مولانا کفایت اللہ شاہ جہا پوری مفتی اعظم ہند	۲۰
۶۱۹۵۲	۶۱۸۷۵		
۱۳۹۶	۱۳۰۰	مولانا مہدی حسن شاہ جہا پوری صدر مفتی دارالعلوم دیوبند	۲۱
۶۱۹۷۶	۶۱۸۸۳		
۱۳۷۴	۱۲۹۹	شیخ الادب لانا اعزاز علی امر وہوی	۲۲
۶۱۹۵۵	۶۱۸۸۲	حاشیہ نور الایضاح و کنز	
۱۳۸۷	۱۳۰۴	علامہ محمد ابراہیم بلیاوی	۲۳
۶۱۹۶۷	۶۱۸۸۶	بدیۃ الاحوذی	
۱۳۸۲	۱۳۱۸	مولانا حفص الرحمن سیوہاروی	۲۴
۶۱۹۶۳	۶۱۹۰۱	قصص القرآن	
۱۳۹۴	۱۳۱۸	مولانا محمد ادریس کاندھلوی ثم لاہوری	۲۵
۶۱۹۷۴	۶۱۹۰۱	التعلیق الصبیح	

۱۳۹۲ھ	۱۳۰۶ھ	ایضاح البخاری	مولانا فخر الدین احمد	۲۶
۶۱۹۷۲	۶۱۸۹۰	علماء ہند کا شاندار ماضی	مولانا محمد میاں	۲۷
۱۳۹۵ھ	۶۱۹۷۵		مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی	۲۸
۱۳۹۶ھ	۱۳۱۴ھ	معارف القرآن	محدث کبیر مولانا حبیب الرحمن عظیمی کن دارالعلوم دیوبند	۲۹
۶۱۹۷۶	۶۱۸۹۶	نقرا الویث	مولانا محمود حسن گنگوہی مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند	۳۰
۱۴۱۲ھ	۱۳۱۹ھ			
۶۱۹۹۲	۶۱۹۰۱			
۱۴۱۴ھ	۱۳۲۵ھ			
۶۱۹۹۶	۶۱۹۰۷			

جلد دین امت اسلامیہ

حضرت عمر بن عبد العزیز تابعی	پہلی صدی
حضرت امام شافعی ہاشمی	دوسری صدی
حضرت ابن سیرج و امام شعری	تیسری صدی
ابو بکر باقلانی "سفر اسی حضرت سہل"	چوتھی صدی
حجۃ الاسلام امام غزالی	پانچویں صدی
امام رازی و امام رافعی	چھٹی صدی
حضرت ابن دقیق العید	ساتویں صدی
امام بلقینی و حافظ زین الدین	آٹھویں صدی
امام جلال الدین سیوطی	نویں صدی
امام شمس الدین بن شہاب الدین و محدث علی قاری	دسویں صدی
مجدد الف ثانی و امام ابراہیم بن حسن کردری	گیارہویں صدی
شاہ ولی اللہ و شیخ صالح الفلانی و سید مرتضیٰ حسینی	بارہویں صدی
سید احمد شہید بریلوی و مولانا محمد قاسم دیوبندی	تیرہویں صدی
مولانا رشید احمد گنگوہی و مولانا شرف علی تھانوی	چودھویں صدی
مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی	پندرہویں صدی

(عون البیوت و شرحہ از آؤ و ص ۱۱۱ و حقوق الوالدین از مولانا تھانوی ص ۷۲)

شماره	اسماء گرامی	مولد	ولادت	وفات	مدفن
مشائخ چشتیه					
۱	آنحضرت صلی الله علیه وسلم	مکه معظمه	۶۵۷۱	۱۱	مدینه منوره
۲	حضرت علی رضی	"	۶۵۹۹	۶۴۳۲	بخفا اشرف
۳	خواجہ حسن بصری	مدینه منوره	۶۲۱	۱۱۰	بصرہ
۴	حضرت عبدالواحد بن زید	"	۶۴۴۲	۶۶۲۸	"
۵	حضرت فضیل بن عیاض	سمرقند		۱۷۸	مکہ معظمہ
۶	حضرت ابراہیم بن ادہم	بلخ		۱۷۶	ملک شام
۷	حضرت حذیفہ	مرعش		۲۵۲	بصرہ
۸	حضرت ابو اسیرہ	بصرہ		۲۷۵	"
۹	حضرت مشاد علودینوری	دینور		۲۹۹	دینور
۱۰	حضرت ابوالفتح شامی	شام		۳۲۹	ملک شام
۱۱	حضرت ابو احمد چشتی	چشت	۶۲۶۰	۳۵۵	چشت
۱۲	حضرت ابو محمد چشتی	"	۶۸۷۴	۳۱۱	"
۱۳	حضرت ابو یوسف چشتی	"	۶۹۴۳	۳۳۱	"
۱۴	حضرت سودود چشتی	"	۶۹۸۵	۳۶۵	"
۱۵	حضرت شریف زندانی	زندانه	۶۱۰۲۹	۵۲۷	"
۱۶	حضرت عثمان ہارونی	ہارون		۶۲۱	زندانه بخارا
۱۷	حضرت معین الدین سجری	بجستان	۵۲۷	۴۳۳	مکہ معظمہ
۱۸	حضرت قطب الدین بختیار کاکی	فرغانہ	۵۸۲	۴۶۳	اجیر
۱۹	حضرت فرید الدین شکر گنج	ملتان	۵۶۹	۴۶۸	مہر علی دہلی
۲۰	حضرت علار الدین صابر	اجودھن	۵۹۰	۴۶۸	پاک پٹن
			۶۱۱۵	۶۱۲۹	کلی شریک

شماره	اسمائے گرامی	مولد	ولادت	وفات	مدفن
۲۱	حضرت شمس الدین پانی پتیؒ	ترکستان		۶۱۳۱۶ ۶۱۳۱۶	پانی پت
۲۲	حضرت جلال الدین پانی پتیؒ	پانی پت		۶۱۳۶۴ ۶۱۳۶۴	"
۲۳	حضرت عبدالحق ردولویؒ	ردولی		۶۱۳۳۳ ۶۱۳۳۳	ردولی
۲۴	حضرت احمد عاشر ردولویؒ	"	۶۱۳۱۶ ۶۱۳۱۶	۶۱۳۶۸ ۶۱۳۶۸	"
۲۵	حضرت محمد ردولویؒ	"		۶۱۳۹۳ ۶۱۳۹۳	"
۲۶	حضرت عبد القدوس گنگویؒ	"	۶۱۳۸۶ ۶۱۳۸۶	۶۱۵۳۴ ۶۱۵۳۴	گنگوہ
۲۷	حضرت جلال الدین تھانیریؒ	تھانیر	۶۱۳۸۹ ۶۱۳۸۹	۶۱۵۸۱ ۶۱۵۸۱	تھانیر
۲۸	حضرت نظام الدین بلخیؒ	"		۶۱۶۲۶ ۶۱۶۲۶	بلخ
۲۹	حضرت ابوسعید گنگویؒ	گنگوہ		۶۱۶۲۸ ۶۱۶۲۸	گنگوہ
۳۰	حضرت محبوب اللہ آبادیؒ	صدر پور		۶۱۶۷۱ ۶۱۶۷۱	الہ آباد
۳۱	حضرت شاہ محمد سیؒ	امروہہ		۶۱۶۵۹ ۶۱۶۵۹	اکبر آباد
۳۲	حضرت محمد مسکیؒ	مکہ معظمہ		۶۱۶۵۹ ۶۱۶۵۹	امروہہ
۳۳	حضرت عضد الدین امروہیؒ	امروہہ		۶۱۶۵۹ ۶۱۶۵۹	"
۳۴	حضرت عبد البہادی امروہیؒ	"		۶۱۶۷۴ ۶۱۶۷۴	"
۳۵	حضرت عبد الباری امروہیؒ	"		۶۱۸۱۱ ۶۱۸۱۱	"
۳۶	حضرت عبد الرحیم شہیدؒ	افغانستان		۶۱۸۳۰ ۶۱۸۳۰	پینتار
۳۷	حضرت نور محمد جھنجھانویؒ	جھنجھانہ	۶۱۷۰۱ ۶۱۷۰۱	۶۱۸۳۳ ۶۱۸۳۳	جھنجھانہ
۳۸	حضرت حاجی امجد اللہ مبارکیؒ	تھانجون	۶۱۸۱۷ ۶۱۸۱۷	۶۱۸۹۹ ۶۱۸۹۹	مکہ معظمہ
۳۹	حضرت مولانا رشید احمد گنگویؒ	گنگوہ	۶۱۸۶۸ ۶۱۸۶۸	۶۱۳۲۳ ۶۱۳۲۳	گنگوہ
۴۰	حضرت مولانا حسین احمدیؒ	وطن شانڈہ	۶۱۸۷۸ ۶۱۸۷۸	۶۱۳۷۷ ۶۱۳۷۷	دیوبند

(از شیخ الاسلام نمبر ۷۷، جمعیتہ دہلی، ۲۵/رجب ۱۳۷۷ھ)

قراء سبعہ اور ان کے روایات

مدفن	وفات	ولادت	مشہور نام	اسمائے گرامی	قاری یا راوی
مدینہ منورہ	۱۶۹ھ ۶۷۸ھ	۶۰ھ ۶۹۸ھ	نافع	نافع بن عبد الرحمن مدنی	قاری اول
"	۲۲۰ھ ۶۸۳ھ	۱۲۰ھ ۶۷۳ھ	قالون	عیسیٰ بن سینا مدنی	راوی اول
قوافل مصر	۱۹۶ھ ۶۸۱ھ	۱۱۰ھ ۶۷۲ھ	ورش	عثمان بن سعید مصری	راوی دوم
مکہ معظمہ	۱۲۰ھ ۶۷۳ھ	۲۵ھ ۶۹۶ھ	ابن کثیر	عبد اللہ بن کثیر مسکی	قاری دوم
"	۲۲۰ھ ۶۸۵ھ	۱۶۰ھ ۶۷۸ھ	بزی	ابو الحسن احمد بن محمد مکی	راوی اول
"	۲۹۱ھ ۶۹۰ھ	۱۹۵ھ ۶۸۱ھ	قنبل	ابو عمرو محمد بن عبد الرحمن مکی	راوی دوم
کوفہ	۱۵۵ھ ۶۷۰ھ	۶۸ھ ^۱ ۶۷۸ھ	ابو عمرو	ابو عمرو زبان بن العلاء بصری	قاری سوم
مکہ معظمہ	۲۵۰ھ ۶۸۶ھ	۱۵۰ھ ۶۷۶ھ	دوری	ابو عمرو حفص بن عمرو دوری	راوی اول
رقہ	۲۶۱ھ ۶۸۷ھ	۱۶۲ھ ۶۷۸ھ	سوسی	ابو شعیب صالح بن زیاد سوسی	راوی دوم
دمشق	۱۱۸ھ ۶۷۳ھ	۹ھ ^۱ ۶۷۳ھ	ابن عامر	عبد اللہ بن عامر دمشقی	قاری چہارم
"	۲۲۶ھ ۶۸۱ھ	۱۵۳ھ ۶۷۷ھ	ہشام	ابو الولید ہشام عمار دمشقی	راوی اول
دمشق یا کوفہ	۲۲۶ھ ۶۸۵ھ	۱۴۳ھ ۶۷۸ھ	ابن ذکوان	ابو عمرو عبد اللہ بن احمد دمشقی	راوی دوم
کوفہ	۱۲۷ھ ۶۷۲ھ		عاصم	ابو بکر عاصم بن ابی نجود کوفی	قاری پنجم
"	۱۹۳ھ ۶۸۰ھ	۹۵ھ ۶۷۱ھ	شعبہ	ابو بکر شعبہ بن عیاش کوفی	راوی اول
"	۱۸۰ھ ۶۷۶ھ	۹۰ھ ۶۷۰ھ	حفص	ابو عمرو حفص بن سلیمان کوفی	راوی دوم
حلوان	۱۵۶ھ ۶۷۱ھ	۸۰ھ ۶۷۶ھ	حمزہ	ابو عمارہ حمزہ بن حبیب کوفی	قاری ششم
بغداد	۲۲۰ھ ۶۸۳ھ	۱۵۰ھ ۶۷۶ھ	خلف	ابو محمد خلف بن ہشام	راوی اول
کوفہ	۲۲۰ھ ۶۸۳ھ		خلاد	ابو عیسیٰ خلاد بن خالد	راوی دوم
ربوہ	۱۸۹ھ ۶۸۰ھ	۱۱۶ھ ۶۷۳ھ	کسانی	ابو الحسن علی کسانی کوفی	قاری ہفتم
بغداد	۲۲۰ھ ۶۸۵ھ		ابو الحارث	ابو الحارث لیث بن خالد بغدادی	راوی اول
مکہ مکرمہ	۲۵۰ھ ۶۸۶ھ	۱۵۰ھ ۶۷۶ھ	دوری	ابو عمرو حفص بن عمرو دوری	راوی دوم

(احیاء المعانی ص ۱۹۱ و علم قرارت اور قراء سبعہ ص ۱۲۰)

مشہور اشخاص

شماره		اسمائے گرامی		ولادت	وفات	مدفن
الف						
۱		احمد مجتبیٰ امام الرسل صلی اللہ علیہ وسلم		۶۵۶ھ		مدینہ منورہ
۲		اسکندر ذوالقرنین (فاتح عالم)		۲۳۵۶ ق	۲۲۲۳ ق	بابل
۳		ارسطاطالیس (فیلسوف یونانی)		۲۸۳ ق	۲۲۲ ق	
۴		افلاطون استاذ ارسطاطالیس و تلمیذ سقراط		۲۲۰ ق	۳۳۷ ق	
۵		حضرت ابراہیم علیہ السلام		۲۲۶۱ ق		
۶		اقلیدس (استاذ علم ہندسہ)		۳۰۶ ق	۲۸۳ ق	
۷		امرؤ القیس (الملک الضلیل)		۶۵۰ھ	۶۵۳ھ	انقرہ
۸		انوشرواں (شاہ فارس)		۶۵۲ھ	۶۵۶ھ	
۹		ابو ایوب انصاری رضی		۵۵۲ھ	۶۶۶ھ	قطنینہ
۱۰		امام اوزاعی عبد الرحمن		۸۹ھ	۱۵۷ھ	
۱۱		ابو الحسن اشعری (بانی علم کلام)		۲۵۹ھ	۳۲۲ھ	
۱۲		خلیفہ امین بن ہارون رشید		۶۸۶ھ	۶۹۳ھ	
۱۳		ابراہیم بن ادہم بلخی		۱۸۷ھ	۲۸۳ھ	شام
۱۴		ابو بکر محمد بن قاسم انباری مولف کتاب الاضداد		۲۶۶ھ	۳۲۶ھ	
۱۵		انور پاشا قائد ترکی		۱۲۹۹ھ	۱۳۲۰ھ	
۱۶		ابو نواس شاعر عہد عباسی		۱۲۵ھ	۱۹۸ھ	
۱۷		ابو نصر بشر حافی (صوفی)		۱۵۰ھ	۲۲۶ھ	
۱۸		ابو عبادہ بختری شاعر		۲۰۵ھ	۲۸۴ھ	
۱۹		ابو تمام جیب بن اوس طائی (صاحب حماسہ)		۱۶۶ھ	۲۲۱ھ	موصل
۲۰		ابو نصر اسمعیل جوہری (مولف صحاح)		۱۰۵ھ	۲۹۵ھ	نیساپور
۲۱		ابوالاسود دہلی شاعر و واضع قواعد نحو		۶۱ھ	۶۸۱ھ	

	۲۲۶ ۶۹۵۶			
	۲۲۱۳ ۶۸۲۸	۲۱۲۳ ۶۶۴۱	حضرت اویس قرنی	۲۲
	۲۲۳۰ ۶۸۴۵		علاء صمعی بصری (امام نعت)	۲۳
	۲۲۳۲ ۶۹۴۵	۲۲۲۶ ۶۸۹۱	ابن سعد (مؤلف طبقات)	۲۴
	۲۳۶۰ ۶۹۸۰		ابوبکر شبلی بغدادی صوفی	۲۵
	۲۳۲۹ ۶۹۵۰	۲۲۵۹ ۶۸۶۳	ابن خالویه ہمدانی (مؤلف اعراب ثلاثین سورہ)	۲۶
	۲۲۵۶ ۶۱۰۹۴	۲۳۸۲ ۶۹۹۴	ابونصر محمد فارابی معلم ثانی	۲۷
	۲۵۹۵ ۶۱۱۹۸	۲۵۲۰ ۶۱۱۲۶	ابن خرم ظاہری (مصنف المحلی)	۲۸
	۲۵۹۶ ۶۱۲۰۱	۲۵۰۸ ۶۱۱۱۴	ابن رشد اندلسی فلسفی (مصنف بدایۃ المجتہد)	۲۹
	۲۶۱۹ ۶۱۲۲۶	۲۵۵۸ ۶۱۱۶۳	ابن جوزی قرشی تمیمی حنبلی	۳۰
	۲۶۸۰ ۶۱۲۸۱	۲۶۰۸ ۶۱۲۱۱	احمد شریفی (شارح مقامات حریری)	۳۱
	۲۵۶۱ ۶۱۱۶۶	۲۵۰۸ ۶۱۱۱۴	ابن خلکان احمد برکی (مؤلف وقیات الاعیان)	۳۲
	۲۶۵۶ ۶۱۲۵۸	۲۵۹۲ ۶۱۱۹۶	ابوسعبد سمعانی (مؤلف انساب)	۳۳
قاہرہ	۲۶۳۲ ۶۱۲۳۴	۲۶۶۱ ۶۱۲۶۳	ابوبحسن نورالدین شاذلی (بانی طریقہ شاذلیہ)	۳۴
مصر	۲۸۰۸ ۶۱۴۰۶	۲۶۳۲ ۶۱۳۲۶	ابن سید الناس اندلسی (مصنف عمون الاثر)	۳۵
	۲۶۶۹ ۶۱۳۶۸	۲۶۰۳ ۶۱۳۰۴	ابن خلدون اشبیلی (مصنف مقدمۃ التاریخ)	۳۶
قاہرہ	۲۸۵۲ ۶۱۴۴۸	۲۶۶۲ ۶۱۳۶۶	ابن بطوطہ (سبک بڑا مسلم سیاح)	۳۷
سرہند	۲۱۰۲۵ ۶۱۶۷۵	۲۹۶۲ ۶۱۵۶۴	ابن حجر عسقلانی شافعی (مصنف فتح الباری)	۳۸
	۲۱۰۱۱ ۶۱۶۰۳	۲۹۴۰ ۶۱۵۴۳	شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی	۳۹
فتح پور سیکری	۲۱۰۱۲ ۶۱۶۰۵	۲۹۴۹ ۶۱۵۴۶	علاء الزتھ، ولادت برانگلستان، ۷ ستمبر	۴۰
	۲۱۰۰۲ ۶۱۵۹۵	۲۹۵۴ ۶۱۵۴۷	اکبر شہنشاہ ہند	۴۱
خلد آباد	۲۱۱۱۵ ۶۱۶۰۷	۲۱۰۶۸ ۶۱۶۵۸	ابوالفیض فیضی بن مبارک ناگوری	۴۲
بالاکوٹ	۲۱۲۲۶ ۶۱۸۳۱	۲۱۲۰۱ ۶۱۶۸۶	اورنگ زیب عالمگیر	۴۳
	۲۱۲۲۶ ۶۱۸۳۱	۲۱۱۹۲ ۶۱۶۷۹	سید احمد شہید بریلوی	۴۴
			مولانا اسماعیل شہید دہلوی	۴۵

مکہ مکرمہ	۵۱۲۶۲ ۶۱۸۲۶	۵۱۱۹۶ ۶۱۶۸۳	شاہ اسحق مہاجر کی نواسہ شاہ عبدالعزیز دہلوی	۴۶
	۵۱۲۶۴ ۶۱۸۵۸		مولانا احمد اللہ شاہ مدرسی شہید	۴۷
	۵۶۲۸ ۶۱۳۲۶	۵۶۶۱ ۶۱۲۶۲	ابن تیمیہ دمشق حنبلی (مصنف مہاجر السنہ)	۴۸
	۵۶۵۱ ۶۱۳۵۰	۵۶۹۱ ۶۱۲۹۲	ابن قیم حنبلی (مصنف زاد المعاد)	۴۹
علی گڑھ	۵۱۲۱۵ ۶۱۸۹۸	۵۱۲۳۲ ۶۱۸۱۶	سر سید احمد خاں بانی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ	۵۰
مکہ مکرمہ	۵۱۲۱۶ ۶۱۸۹۹	۵۱۲۳۳ ۶۱۸۱۶	حاجی امداد اللہ مہاجر کی	۵۱
		۵۱۳۰۸ ۶۱۸۹۰	آئرن ہاور (صدر امریکہ)	۵۲
	۵۱۲۶۵ ۶۱۹۵۵	۵۱۲۹۶ ۶۱۸۶۹	آئین ششائین (سائنسی مفکر)	۵۳
بریلی	۵۱۳۴۱ ۶۱۹۲۱	۵۱۲۶۲ ۶۱۸۵۶	مولانا احمد رضا خاں (بانی بریلویت)	۵۴
دیوبند	۵۱۳۵۲ ۶۱۹۳۳	۵۱۲۹۲ ۶۱۸۶۵	علامہ انور شاہ کشمیری (صاحب فیض الباری)	۵۵
دھلی	۵۱۳۶۳ ۶۱۹۴۴	۵۱۳۰۳ ۶۱۸۵۸	مولانا الیاس کاندھلوی (بانی تحریک تبلیغ)	۵۶
دیوبند	۵۱۳۶۴ ۶۱۹۵۵	۵۱۳۰۰ ۶۱۸۸۳	مولانا اعجاز علی شیخ الادب والفقہ	۵۷
دھلی	۵۱۳۶۶ ۶۱۹۵۸	۵۱۳۰۵ ۶۱۸۸۸	مولانا ابوالکلام آزاد	۵۸
"	۵۱۳۶۹ ۶۱۹۵۹		مولانا احمد سعید اول ناظم جمعیتہ علماء ہند	۵۹
	۵۱۳۵۰ ۶۱۹۳۱	۵۱۲۶۳ ۶۱۸۴۶	ایڈسن امریکی (ایک پراموجہ)	۶۰
دیوبند	۵۱۳۸۶ ۶۱۹۶۶	۵۱۳۰۴ ۶۱۸۸۶	علامہ براہیم بلیاوی صدر مدرس دارالعلوم دیوبند	۶۱
لاہور	۵۱۳۹۴ ۶۱۹۷۴	۵۱۳۱۵ ۶۱۹۰۱	مولانا ادریس کاندھلوی (مصنف السعیدین)	۶۲
مبارک پور	۵۱۳۱۶ ۶۱۹۹۶	۵۱۳۴۴ ۶۱۹۱۶	قاضی اطہر مبارک پوری (مصنف رجال السنہ والہند)	۶۳
	۵۱۳۰۵ ۶۱۹۸۳	۵۱۳۲۶ ۶۱۹۱۶	اندرگانہ صی (وزیر اعظم ہند)	۶۴
	۵۱۳۲۰ ۶۱۹۰۲	۵۱۲۹۶ ۶۱۸۶۹	اسٹالن (حکومت روس کا ایک عظیم فرد)	۶۵
	۵۱۲۰۰ ۶۱۶۸۹	۵۱۱۱۶ ۶۱۶۰۴	آزاد بلگرامی (مصنف بحرہ اللرجان فی آثار ہندستان)	۶۶
ب				
		۴۰۴۰ ق ۱	بقراط (علم طب کا باوا آدم، عمر سو برس تقریباً)	۶۷
	۶۱۶۷		بطلمیوس (عالم ہیئت و جغرافیہ)	۶۸

شام	۵۱۶ ۶۷۳۸	—	بلال بن رباع اول مؤذن اسلام	۶۹
	۵۱۴۲ ۶۶۵۹	—	بایزید بسطامی	۷۰
همدان	۵۳۲۶ ۶۱۰۳۶	۵۳۶۰ ۶۹۸۰	بوعلی سینا (امام فلسفه و طب)	۷۱
	۵۱۸۳ ۶۶۹۹	—	بہلول مجنوں کوفی	۷۲
	۵۲۶۹ ۶۸۹۲	—	بلاذری (مصنف فتوح البلدان و انساب الشرف)	۷۳
	۵۳۲۱ ۶۱۰۴۸	۵۳۷۱ ۶۹۶۳	البیرونی (مؤرخ ہند و ہندیب)	۷۴
	۵۵۶۱ ۶۱۱۵۶	۵۵۱۲ ۶۱۱۱۸	بہرام شاہ غزنوی	۷۵
	۵۵۶۲ ۶۱۲۶۲	۵۵۶۶ ۶۱۱۶۱	بخت نصر (شاہ بابل)	۷۶
	۵۸۰۵ ۶۱۳۰۲	۵۶۴۸ ۶۱۳۴۶	بہاء الدین زکریا ملتانی	۷۷
	۵۸۵۵ ۶۱۳۵۱	۵۶۶۲ ۶۱۳۶۱	بایزید یلدرم	۷۸
	۵۹۶۸ ۶۱۵۶۱	—	بدرالدین عینی (مصنف عمدۃ القاری شرح بخاری)	۷۹
	۵۹۹۴ ۶۱۵۸۹	—	بیرم خان خانان	۸۰
	۵۱۲۰۴ ۶۱۶۹۰	۵۱۱۱۶ ۶۱۶۰۹	راجہ بیربل (مصاحب کبر بادشاہ)	۸۱
	۵۱۲۶۰ ۶۱۹۵۲	۵۱۲۶۲ ۶۱۸۵۹	بخمن فرنیکن (بجلی قابو میں لائے والا)	۸۲
	۵۱۲۲۵ ۶۱۸۱۰	۵۱۱۴۴ ۶۱۶۳۱	جارج برنارڈشا (طنز نگار)	۸۳
لکھنؤ	—	—	بحر العلوم عبد العلی بن ملا نظام الدین فرنگی محلی	۸۴

پ

	۵۱۳۶۰ ۶۱۹۵۰	۵۱۲۹۲ ۶۱۸۶۵	سردار پٹیل	۸۵
--	----------------	----------------	------------	----

ت

	۶۵۳۰	—	تابلہ شرا (ثابت بن جابر قمی) شاعر	۸۶
	۵۸۰۸ ۶۱۳۰۵	۵۶۲۶ ۶۱۳۳۶	تیمور لنگ	۸۷
میرزا دگوہر	۵۱۲۸۱ ۶۱۸۹۵	۵۱۲۱۳ ۶۱۶۹۹	مولانا تاراب علی لکھنوی (صاحب تصانیف)	۸۸
	۵۶۴۳ ۶۱۲۴۵	۵۵۶۶ ۶۱۱۸۱	تقی الدین ابن السلاج (مصنف مقدمہ ابن الصلاح)	۸۹

ط

	۵۹۹۸ ۶۵۰۹		راجہ نوڈرسل	۹۰
سزگلیم	۵۱۲۱۳ ۶۱۰۹۹		ٹیمپو سلطان	۹۱

ث

	۵۲۸۸ ۶۹۰۱	۵۲۲۱ ۶۹۳۹	ثابت بن قردہ دالیفات یونان عربی میں نقل کرنیوالا	۹۲
	۵۲۲۹ ۶۱۰۳۵	۵۲۵۰ ۶۹۹۱	ثعلبی ابو منصور نسیا پوری (لغوی ادیب مؤرخ)	۹۳
پانی پت	۵۱۲۲۵ ۶۱۰۱۰	۵۱۲۲۲ ۶۱۰۳۰	قاضی ثناء اللہ پانی پتی (مصنف تفسیر منکبری)	۹۳
سرگودھا	۵۱۲۹۶ ۶۱۹۳۸	۵۱۲۸۶ ۶۱۸۵۰	مولانا ثناء اللہ اترسری (ایڈیٹر المہینہ)	۹۵

ج

	۵۱۱۵ ۶۶۳۳	۵۲۲ ۶۹۵۳	جریر شاہ (ولادت بہا دیر یامہ)	۹۶
	۵۱۸۶ ۶۸۰۳		جعفر برکی (وزیر ہارون رشید)	۹۷
	۵۲۰۲ ۶۹۱۳		جنید بغدادی (سید الطائف)	۹۸
قونیہ	۵۹۶۱ ۶۱۲۰۲	۵۹۰۲ ۶۱۳۰۵	جلال الدین رومی (مصنف مثنوی)	۹۹
	۵۰۸۵ ۶۱۳۸۳		جلال الدین محمد و جہانیاں جہاں گشت	۱۰۰
	۵۱۳۳۲ ۶۱۹۱۳	۵۱۲۰۰ ۶۱۸۹۱	جرجی زیدان (مصنف تاریخ التمدن الاسلامی)	۱۰۱
	۵۱۲۱۲ ۶۰۸۹۰	۵۱۲۵۲ ۶۱۸۳۸	جمال الدین افغانی	۱۰۲
	۵۱۲۸۳ ۶۱۹۹۳	۵۱۲۰۵ ۶۱۸۸۹	جوہر لال نہرو (وزیر اعظم ہند)	۱۰۳

ج

	۵۶۲۲ ۶۱۳۲۰	۵۵۲۹ ۶۱۱۵۲	چنگیز خاں	۱۰۴
	۵۱۲۸۳ ۶۱۹۹۳	۵۱۲۹۱ ۶۱۸۶۳	مستر چرچل	۱۰۵

ح

	۵۹۱ ۶۹۰۱	۵۹ ۶۹۳۵	حضرت حسین بن علی (شہید کربلا)	۱۰۶
بصرہ	۵۱۱۰ ۶۰۳۸	۵۲۱ ۶۹۳۲	حسن بصری تابی (ولادت بمدینہ)	۱۰۷
	۶۰۰۵		حاتم طائی شاعر (مشہور سخن)	۱۰۸

	۵۹۰ ۶۶۰۹	۵۱۵۵ ۶۶۶۲	حماد راویہ (ولادت بہ کوفہ)	۱۰۹
	۵۴۱ ۶۶۶۱	۵۹۶ ۶۶۱۴	حجاج بن یوسف ثقفی	۱۱۰
	۵۶۲۰ ۶۱۳۲۰	۵۲۲۸ ۶۸۵۲	حاتم اصم عبد الرحمن زاہد	۱۱۱
	۵۸۶۲ ۶۱۳۵۸	۵۹۰۳ ۶۱۳۹۹	حافظ شمس الدین شیرازی	۱۱۲
	۵۱۱۲۲ ۶۱۶۲۲	۵۱۱۹۶ ۶۱۷۸۲	حسین بن محمود (آخری بادشاہ جو پور)	۱۱۳
	۵۱۲۸۲ ۶۱۸۶۶	۵۱۳۶۹ ۶۱۹۵۰	حیدر علی (بانی حکومت اسلامیہ میسور)	۱۱۳
حبیب گنج	۵۱۲۹۶ ۶۱۸۶۶	۵۱۳۶۹ ۶۱۹۵۰	مولانا حبیب الرحمن شردانی	۱۱۵
دیوبند	۵۱۲۹۶ ۶۱۸۶۶	۵۱۳۶۹ ۶۱۹۵۰	شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی ایسر سالٹا	۱۱۶
دہلی	۵۱۳۱۸ ۶۱۹۰۱	۵۱۳۸۲ ۶۱۹۶۲	مولانا حفظ الرحمن سیواروی	۱۱۷
لاہور	۵۱۳۱۶ ۶۱۹۰۰	۵۱۴۰۳ ۱۹۸۲	حفیظ جانہ مہری (مؤلف شاہنامہ اسلام)	۱۱۸
مولانا حبیب الرحمن	۵۱۳۱۹ ۶۱۹۰۱	۵۱۳۱۲ ۶۱۹۹۲	مولانا حبیب الرحمن الاعظمی محدث کبر صاحب تصانیف کثیرہ	۱۱۹

خ

	۶۵۶۵	۵۲۲ ۶۶۳۳	حضرت خالد بن ولیدؓ	۱۲۰
	۵۲۹۲ ۶۱۰۰۲	۵۲۲ ۶۶۶۳	خساء شاعرہ عرب	۱۲۱
	۵۲۹۹ ۶۱۱۰۶	۵۲۹۲ ۶۱۰۰۲	خطیب بغدادی (مؤلف تاریخ بغداد)	۱۲۲
	۵۹۳ ۶۶۱۲	۵۵۲۶ ۶۱۱۳۲	عمر خیام (شاعر فارسی)	۱۲۳
	۵۶۵۲ ۶۱۷۵۴	۵۵۹۶ ۶۱۲۰۰	خاقانی شاعر ایران	۱۲۴
	۵۱۲۶۹ ۶۱۸۵۲	۵۱۶۰ ۶۶۶۲	خلیل بن احمد نخوی (مؤلف کتاب العین)	۱۲۵
دہلی	۵۱۲۶۹ ۶۱۸۵۲	۵۶۲۵ ۶۱۳۲۵	ایر خرد و عظیم شاعر ہند	۱۲۶
دریہ سنورہ	۵۱۲۶۹ ۶۱۸۵۲	۵۱۳۲۶ ۶۱۹۲۶	مولانا خلیل احمد انبیسٹھوی ثم مدنی	۱۲۷

س

	۵۲۰۰ ۶۱۰۰۹	۵۸ ۶۶۲۹	دردین صمد شاعر و مقتول جنگ حین	۱۲۸
	۵۱۰۷۳ ۶۱۶۱۵	۵۲۶۳ ۶۱۰۶۲	داتا گنج بخش (مؤلف کشف المحجوب) ولادت بئزین	۱۲۹
	۵۱۰۷۳ ۶۱۶۱۵	۵۱۰۶۹ ۶۱۶۵۹	داراشکوہ بن شاہجہاں (مؤلف سفینہ اولیاء)	۱۳۰

			داغ دهلوی	۱۳۱
جیدآباد	$\frac{۵۱۲۲۲}{۶۱۹۰۵}$	$\frac{۵۱۲۳۶}{۶۱۸۳۱}$	دانته دشور مغربی شاعر	۱۳۲
			درون	۱۳۳
	$\frac{۵۱۲۴۹}{۶۱۸۸۲}$	$\frac{۵۱۲۲۳}{۶۱۸۰۹}$		
			ذ	
		۵۲۳	ذونواس شاه حمیر (صاحب اخذون)	۱۳۴
	$\frac{۶۲۲۶}{۶۸۶۰}$		ذوالنون مصری	۱۳۵
دھلی	$\frac{۵۱۲۶۱}{۶۱۸۵۲}$	$\frac{۵۱۲۰۳}{۶۱۶۸۹}$	ذوق دهلوی (استاذ بہار شاہ ظفر)	۱۳۶
			س	
	$\frac{۶۲۲۸}{۶۹۳۰}$		رودکی جعفر (شاعر فارسی)	۱۳۷
	$\frac{۵۵۰۲}{۶۱۱۰۸}$		راغب اصفہانی (مصنف الذریعی فی مکارم الشریعہ)	۱۳۸
دھلی	$\frac{۵۱۲۲۲}{۶۱۸۱۷}$	$\frac{۵۱۱۶۳}{۶۱۶۲۹}$	شاہ رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ دہلوی	۱۳۹
گنگوہ	$\frac{۵۱۲۲۲}{۶۱۹۰۵}$	$\frac{۵۱۲۲۲}{۶۱۸۲۹}$	مولانا رشید احمد گنگوہی	۱۴۰
	$\frac{۵۱۲۳۰}{۶۱۹۱۷}$	$\frac{۵۱۲۸۳}{۶۱۸۶۷}$	رائٹ برادران (موجود ہوائی جہاز، رائٹ ولبر)	۱۴۱
	$\frac{۵۱۲۲۲}{۶۱۹۲۳}$	$\frac{۵۱۲۶۱}{۶۱۸۳۵}$	روجنن (اکسر کا موجود) ولادت پرورشیا جرنی	۱۴۲
	$\frac{۵۱۲۶۲}{۶۱۹۳۳}$	$\frac{۵۱۲۹۳}{۶۱۸۷۷}$	رضاشاہ دہلوی شاہ ایران	۱۴۳
	$\frac{۵۱۲۶۲}{۶۱۹۳۵}$	$\frac{۵۱۲۹۹}{۶۱۸۸۷}$	روز ویلٹ صدر امریکہ	۱۴۴
	$\frac{۵۱۳۸۲}{۶۱۹۶۳}$	$\frac{۵۱۳۰۲}{۶۱۸۸۳}$	راجندر پرتیاد (اول صدر جمہوریہ ہند)	۱۴۵
			س	
	۱۵۵۸۳	۱۵۶۶۰	زردشت، پارسیوں کا پیغمبر آتش پرستی کا بانی	۱۴۶
	$\frac{۵۹۳}{۶۷۱۲}$	$\frac{۵۳۹}{۶۷۵۹}$	امام زین العابدین بن حسین	۱۴۷
	$\frac{۵۲۱۶}{۶۸۶۱}$	$\frac{۵۱۴۵}{۶۷۶۲}$	زبیدہ زوجہ ہارون رشید	۱۴۸
	$\frac{۵۱۱۱۲}{۶۱۷۰۱}$	$\frac{۵۱۰۳۸}{۶۱۶۳۹}$	زیب الفسار بنت عالمگیر (حافظہ قرآن)	۱۴۹

	۲۰۲۹۹	۲۰۲۹۸	سقراط استاذ افلاطون	۱۵۰
	۵۵۲		سبحان وائل (مشهور خطیب فصیح)	۱۵۱
	۶۶۶۲		سعید بن المسیب (سید التابعین)	۱۵۲
	۵۹۲	۵۱۵	سیبویه (امام نحو) ولادت بصره	۱۵۳
	۶۶۱۳	۶۶۳۲	سفیان ثوری	۱۵۴
بغداد	۵۱۵۳	۵۹۶	سری سقطی صوفی (استاذ جنید)	۱۵۵
	۶۶۶۰	۶۶۱۵	سیف الدوله بن حمدان شاه حلب	۱۵۶
	۵۲۵۳	۵۲۰۲	سبکتگین ناصر الدوله شاه غزنین	۱۵۷
غزنین	۶۹۶۲	۶۹۱۶	سعدی شیرازی مصطلح الدین	۱۵۸
	۵۲۸۶	۵۵۸۹	سعد الدین دهلوی (شارح کنز الدقائق)	۱۵۹
	۶۹۹۷	۶۱۱۹۳	سرمه شہید	۱۶۰
دہلی	۵۶۹۱		مولانا سخاوت علی جوہوری	۱۶۱
	۶۱۳۸۹	۶۱۸۱۰	سید سلیمان ندوی	۱۶۲
مکہ مکرمہ	۵۱۰۷۲	۵۱۷۲۵	مولانا سعید احمد اکبر آبادی	۱۶۳
	۶۱۶۶۲	۶۱۸۵۸		
کراچی	۵۱۳۷۲	۵۱۳۰۲		
	۶۱۹۵۳	۶۱۸۸۲		
"	۵۱۳۰۵	۵۱۳۲۶		
	۶۱۹۸۵	۶۱۹۰۸		

ش

	۵۵۹۰	۵۵۳۸	علامہ شاطبی (ابوالقاسم) امام القرار	۱۶۴
بغداد	۶۱۱۹۳	۶۱۱۳۲	شیخ شہاب الدین بہروردی	۱۶۵
	۵۶۳۲	۵۵۲۹	شیخ شمس الدین تبریزی	۱۶۶
	۶۱۲۲۵	۶۱۱۴۲	شہاب الدین دولت آبادی قاضی القضاۃ جوہوری	۱۶۷
	۵۶۳۳		شیر شاہ سوری	۱۶۸
سہسرا	۶۱۲۲۴	۵۸۹۱	ٹیکسیر (مشہور ڈرامہ نگار)	۱۶۹
	۵۸۰۰	۵۹۷۱	شاہجہاں عمارتوں کا بیرو	۱۷۰
	۶۱۳۹۷	۶۱۵۴۳	شبلی نعمانی اعظمی (مصنف سیرت النبی)	۱۷۱
	۵۹۵۲			
	۶۱۵۳۵			
	۵۱۰۲۵			
	۶۱۶۱۶			
اکبر آباد	۵۱۰۶۸	۵۱۰۰۰		
	۶۱۶۶۶	۶۱۵۹۲		
اعظم گڑھ	۵۱۲۳۲	۵۱۲۷۲		
	۶۱۹۱۳	۶۱۸۵۷		

مبارکپور دہلی	۱۳۶۱ھ ۱۹۴۶	۱۳۱۳ھ ۱۸۹۶	مولانا شکر اللہ مبارکپوری مجاہد حریت	۱۴۲
	۱۳۵۴ھ ۱۹۳۸	۱۲۹۰ھ ۱۸۷۳	مولانا شوکت علی، ولادت بررامپور	۱۴۳
	۱۳۰۳ھ ۱۹۸۳	۱۳۳۲ھ ۱۹۱۴	شاہنواز میرٹھی جنرل آزاد ہند فوج	۱۴۳

ص

دہلی	۲۶۶۲ھ ۶۱۰۷۰	۲۶۲۰ھ ۶۱۰۲۹	صاعدان لسی مصنف طبقات الامم	۱۴۵
	۵۵۸۹ھ ۱۱۹۳	۵۵۳۳ھ ۶۱۱۳۸	صلاح الدین ایوبی فاتح بیت المقدس	۱۴۶
	۸۸۹ھ ۱۳۸۴		صلاح الدین قاضی زادہ رومی مصنف شرح خمینی	۱۴۷
بھوپال	۱۳۰۷ھ ۱۸۸۹	۱۲۳۸ھ ۱۸۳۲	نواب صدیق حسن قنوجی شہسوار پالی مصنف البحر العلوم	۱۴۸

ض

دیوبند	۵۵۵۹ھ ۶۱۱۶۳		ضرغام وزیر عاصدا آخری فاطمی بادشاہ	۱۴۹
	۱۳۱۰ھ ۱۹۹۰	۱۳۳۲ھ ۱۹۲۵	مولانا ضمیر احمد بانی مدرسہ کرامتیہ جلالپور	۱۸۰

ط

پورہ سرود	۱۰۷ھ ۶۶۲۰	۵۵۰ھ ۶۶۷۰	طارق بن زیاد فاتح اندلس (سال فتح)	۱۸۱
	۱۲۹۴ھ ۱۸۷۹	۱۲۷۲ھ ۱۸۰۸	مولانا طاہر معروفی خلیفہ کرامت علی جونپوری	۱۸۲
	۱۲۹۳ھ ۱۹۷۳	۱۳۰۷ھ ۱۸۸۹	ظہ حسین مؤلف الشعرا الجاہلی، ولادت بمصر	۱۸۳

ظ

کابل پورہ سرود	۶۱۲ھ ۱۲۱۵	۵۶۲ھ ۱۱۶۷	ظہا بر شاہ حلب	۱۸۴
	۹۳۷ھ ۱۵۲۰	۸۸۷ھ ۱۳۸۲	ظہیر الدین محمد بابر شاہ	۱۸۵
	۱۳۰۳ھ ۱۹۸۳	۱۳۳۱ھ ۱۹۱۳	قاری ظہیر الدین معروفی (مؤلف احیاء المعانی)	۱۸۶

ع

مکہ مکرمہ	۱۰۱ھ ۶۷۰	۶۰ھ ۶۸۱	عمر بن عبد العزیز، ولادت بمصر	۱۸۷
	۱۱۳ھ ۶۷۲		عطار بن ابی رباح محدث	۱۸۸
	۱۲۳ھ ۶۷۰	۱۰۶ھ ۶۷۳	عبد اللہ بن المقفع، صاحب کلیدہ و دمنہ	۱۸۹
بغداد	۵۶۱ھ ۱۱۷۶	۲۷۱ھ ۱۰۷۵	شیخ عبد القادر جیلانی، مؤلف فتوح الغیب	۱۹۰

	۵۵۸۱ ۶۱۱۸۵	۵۵۰۸ ۶۱۱۱۳	عبد الرحمن سیاهی اندلسی، مصنف الروض لانف	۱۹۱
	۵۶۷۰ ۶۱۳۵۹	۵۶۸۹ ۶۱۲۹۰	علاء الدین مغلطائی، مؤلف السیر النبویہ	۱۹۲
	۵۸۹۶ ۶۱۳۹۲		عبد اللہ آخری شاہ غرناطہ	۱۹۳
	۵۹۶۳ ۶۱۵۶۵	۵۸۹۸ ۶۱۳۹۳	عبد الوہاب شعرائی، مصنف الیواقیت والجوہر	۱۹۴
	۵۹۹۲ ۶۱۵۸۴		شیخ عبد النبی، بانی مسجد عبد النبی دہلی	۱۹۵
	۵۶۱۷ ۶۱۳۱۷		علاء الدین خلجی شاہ دہلی	۱۹۶
دہلی	۵۱۰۵۲ ۶۱۶۴۲	۵۹۵۸ ۶۱۵۵۱	عبد الحق بن سیف الدین حقہ دہلوی، مؤلف ذکر الملوک	۱۹۷
"	۵۱۰۳۷ ۶۱۶۲۶	۵۹۶۴ ۶۱۵۵۶	عبد الرحمٰن خان خانان وزیر اکبر	۱۹۸
سیالکوٹ	۵۱۰۷۶ ۶۱۶۵۶		ملا عبد الحکیم سیالکوٹی	۱۹۹
دہلی	۵۱۱۳۱ ۶۱۶۱۸	۵۱۰۵۴ ۶۱۶۴۴	شاہ عبد الرحیم دہلوی	۲۰۰
"	۵۱۲۳۹ ۶۱۸۲۴	۵۱۱۵۹ ۶۱۶۴۶	شاہ عبد العزیز دہلوی بن شاہ ولی اللہ	۲۰۱
"	۵۱۲۳۰ ۶۱۸۱۵	۵۱۱۶۶ ۶۱۶۵۲	شاہ عبد القادر	۲۰۲
"	۵۱۲۲۶ ۶۱۸۱۲		شاہ عبد الغنی	۲۰۳
مدینہ منورہ	۵۱۲۹۷ ۶۱۸۶۸	۵۱۲۲۵ ۶۱۸۲۰	شاہ عبد الغنی بن ابوسعید مجہدی دہلوی	۲۰۴
	۵۱۳۰۴ ۶۱۸۸۶	۵۱۲۶۴ ۶۱۸۴۸	ابوالحسنات مولانا عبد الحی فرنگی محلی	۲۰۵
	۵۱۳۲۱ ۶۱۹۲۳	۵۱۲۸۷ ۶۱۸۶۹	مولانا عبد الحی حسنی صاحب نزهة الخواطر	۲۰۶
	۵۱۳۶۲ ۶۱۹۴۴	۵۱۲۸۹ ۶۱۸۶۲	مولانا عبد اللہ سندھی مجاہد حریت	۲۰۷
مکہ مکرمہ	۵۱۳۴۵ ۶۱۹۲۶	۵۱۳۰۸ ۶۱۸۹۰	قاری عبد الکریم صوفی معروفی خلیفہ حضرت تھانوی	۲۰۸
میرٹھ	۵۱۳۶۲ ۶۱۹۴۳		مولانا عاشق انبی میرٹھی	۲۰۹
لکھنؤ	۵۱۳۸۱ ۶۱۹۶۱	۵۱۲۹۳ ۶۱۸۶۷	مولانا عبد الشکور بن ناظر علی لکھنوی تلمیذ عین القضاة	۲۱۰
	۵۱۳۸۱ ۶۱۹۶۱	۵۱۳۱۰ ۶۱۸۹۱	مولانا عطار اللہ شاہ بخاری	۲۱۱
مبارکپور	۵۱۳۹۷ ۶۱۹۶۷		حافظ عبد العزیز بانی جامعہ اشرفیہ مبارکپور	۲۱۲
	۵۱۴۰۲ ۶۱۹۸۲		شیخ عبد اللہ شیر کشمیر وزیر اعلیٰ	۲۱۳
مراد آباد	۵۱۴۰۹ ۶۱۹۸۹	۵۱۳۲۵ ۶۱۹۰۶	مولانا عبد الجبار معروفی، مصنف امداد الباری	۲۱۴

	۵۵۱۳۸۷ ۶۱۹۹۲		مولانا شاہ عبدالقادر راپوری	۲۱۵
مونا۔ بھجن	۵۱۳۹۲ ۶۱۹۶۳	۵۱۳۲۰ ۶۱۹۰۲	مولانا عبد اللطیف نعمانی سہی	۲۱۶
مالیکاؤں	۵۱۳۱۳ ۶۱۹۹۳	۵۱۳۲۲ ۶۱۹۰۳	مولانا عبد الستار معروفی امیر شریعت بہار اشتر	۲۱۷

غ

	۵۵۰۵ ۶۱۱۱۱	۵۳۵۰ ۶۱۰۵۸	امام غزالی طوسی (مصنف اجیاء علوم الدین)	۲۱۸
	۵۷۲۵ ۶۱۳۲۵		غیاث الدین تغلق (بانی حکومت تغلق)	۲۱۹
دھلی	۵۱۲۳۰ ۶۱۸۲۳	۵۱۱۵۶ ۶۱۷۳۳	غلام علی خلیفہ مرزا منظر جان جاناں	۲۲۰

ف

	۵۱۱۳ ۶۷۳۲	۵۲۰ ۶۶۴۱	فرزدق تمیمی شاعر	۲۲۱
	۵۳۱۱ ۶۱۰۲۰	۵۳۲۰ ۶۹۳۲	فردوسی شاعر (مؤلف شاہنامہ)	۲۲۲
	۵۳۳۰ ۶۱۰۳۸		فرخی شاعر ایران تلمیذ عنصری	۲۲۳
	۶۰۰		فیثاغورس	۲۲۴
	۵۲۰۷ ۶۸۲۲		فرائی کئی دہلی تلمیذ کسائی	۲۲۵
	۵۶۲۷ ۶۱۲۳۰	۵۵۱۳ ۶۱۱۱۹	فرید الدین عطار	۲۲۶
	۵۶۰۶ ۶۱۲۰۹	۵۵۴۴ ۶۱۱۴۹	فخر الدین رازی، فلسفہ سے حقائق دین نکالنے والے	۲۲۷
گنجان آباد	۵۱۳۱۳ ۶۱۸۹۶	۵۱۲۰۸ ۶۱۷۹۳	مولانا فضل رحمن گنجان مراد آبادی	۲۲۸
	۵۱۲۸۳ ۶۱۸۶۷	۵۱۲۰۶ ۶۱۷۹۱	فریڈے ماسیکل، موجد برقیات (دہلی)	۲۲۹
	۵۱۳۲۷ ۶۱۹۰۹		مولانا فاروق بن قاضی علی اکبر عباسی چریاکوٹی	۲۳۰
دھلی	۵۱۳۹۷ ۶۱۹۷۷	۵۱۳۲۳ ۶۱۹۰۵	فخر الدین علی احمد، صدر جمہوریہ ہند	۲۳۱
ریاض	۵۱۳۹۵ ۶۱۹۷۵		شاہ فیصل بن عبد العزیز	۲۳۲
الہ آباد	۵۱۱۶۳ ۶۱۷۵۱	۵۱۱۲۰ ۶۱۷۰۸	محدث مولانا فاخرین شیخ کئی صوفی الہ آبادی	۲۳۳

ق

دھلی	۵۶۳۲ ۶۱۲۳۶	۵۵۸۳ ۶۱۱۸۷	قطب الدین بختیار کاکی	۲۳۴
	۵۶۹۳ ۶۱۲۹۳	۵۶۱۳ ۶۱۲۱۶	قبلائی خان چنگیز کا پوتا، مغلوں کا شہنشاہ اعظم	۲۳۵

	۵۸۶۹ ۶۱۴۶۴	۵۸۰۱ ۶۱۳۹۹	قاسم بن قطلوبغا مصری صاحب التاج التراجم	۲۳۶
	۵۱۱۰۲ ۶۱۴۹۶		ملا قطب الدین شہید سہالوی	۲۳۷
دیوبند	۵۱۲۹۷ ۶۱۸۸۰	۵۱۲۴۸ ۶۱۸۳۳	مولانا قاسم نانوتوی، بانی دارالعلوم دیوبند	۲۳۸
س				
	۵۴۲ ۶۴۶۲		کعب بن زہیر صاحب بابت سعادت	۲۳۹
	۵۹۱۲ ۶۱۵۰۴	۵۸۵۴ ۶۱۴۵۰	کولبس کرستوفر، امریکہ دریافت کرنیوالا	۲۴۰
	۵۱۰۶۲ ۶۱۶۵۲		ابوطالب کلیم شاعر	۲۴۱
	۵۱۲۳۷ ۶۱۹۱۹	۵۱۲۵۱ ۶۱۸۳۵	کارنکی اینڈریو، صاحب علم و فن، مولد اسکالینڈ	۲۴۲
رنجپور	۵۱۲۹۰ ۶۱۸۷۳	۵۱۲۱۵ ۶۱۸۰۰	مولانا کرامت علی جونپوری	۲۴۳
دہلی	۵۱۲۷۲ ۶۱۹۵۲	۵۱۲۹۲ ۶۱۸۷۵	مولانا کفایت اللہ شاہ جونپوری مفتی اعظم	۲۴۴
گ				
	۵۱۰۵۱ ۶۱۶۴۲	۵۹۷۱ ۶۱۵۶۴	گیلیلیو، آسمان کا نقشہ بنانیوالا	۲۴۵
	۵۱۳۶۸ ۶۱۹۴۸	۵۱۲۸۶ ۶۱۸۶۹	گاندھی جی موہن داس کرم چند، مولد پوربندر	۲۴۶
	۵۱۲۴۸ ۶۱۸۳۶	۵۱۱۶۲ ۶۱۷۴۹	گوٹے، ماہر ادبیات جرمن	۲۴۷
ل				
	۵۹۲۵ ۶۱۵۱۹	۵۸۵۶ ۶۱۴۵۶	لیونارڈو، مشہور مصور، مولد اٹلی	۲۴۸
	۵۹۵۲ ۶۱۵۴۹	۵۸۸۸ ۶۱۴۸۶	لوٹھارٹن، مصلح عیسائیت، مولد جرمنی	۲۴۹
	۵۱۲۸۱ ۶۱۸۶۵	۵۱۲۲۳ ۶۱۸۰۹	لنکن ابراہام، صدر امریکہ	۲۵۰
	۵۱۳۱۳ ۶۱۸۹۵	۵۱۲۳۷ ۶۱۸۷۲	لونی پاپر، کتے کا زہر دریافت کرنیوالا	۲۵۱
	۵۱۳۲۲ ۶۱۹۲۴	۵۱۲۸۷ ۶۱۸۷۰	لینن نکولائی، بانی انقلاب روس	۲۵۲
	۵۱۳۶۵ ۶۱۹۴۶	۵۱۲۸۴ ۶۱۸۶۷	لوئیس معلوف یسوعی، مؤلف المنجد	۲۵۳
کراچی	۵۱۳۷۱ ۶۱۹۵۱		لیاقت علی خان، رئیس اول پاکستان	۲۵۴
	۵۱۳۸۵ ۶۱۹۶۶	۵۱۳۲۲ ۶۱۹۰۴	لال بہادر شاستری، وزیر اعظم ہند، مولد الہ آباد	۲۵۵

	۵۹۰	۶۹۸۱	۳۰۰
دشتی	۵۹۹	۶۶۱۵	
بصره	۵۱۱۰	۶۶۷۸	
	۵۱۵۱	۶۶۹۸	۳۵۵
کرخ بغداد	۵۲۰۰	۶۸۱۵	۶۶۰۳
	۵۲۱۸	۶۸۳۳	۱۶۰
	۵۲۸۵	۶۸۷۹	۶۶۸۹
غزنی	۵۳۲۱	۶۹۳۰	۲۱۱
	۵۳۲۸	۶۹۳۰	۶۸۷۹
	۵۴۷۰	۷۱۲۳	۲۴۰
	۵۸۱۶	۶۱۳۱۳	۵۲۱
بیراج	۵۳۲۳	۶۱۰۳۳	۶۸۷۹
اجیر	۵۶۲۲	۶۱۲۳۵	۲۴۰
	۵۶۶۲	۶۱۳۲۴	۵۲۱
	۵۸۸۹	۶۱۳۸۱	۲۴۷
اصفهان	۱۰۳۳	۶۱۹۷۳	۱۰۱۷
	۱۰۸۸	۶۱۹۶۶	۶۱۶۰۳
	۱۰۹۲	۶۱۹۹۲	۹۹۳
دهلی	۱۱۹۵	۶۱۶۸۰	۱۵۸۵
	۱۲۰۶	۶۱۶۹۷	۱۱۱۱
	۱۲۰۰	۶۱۸۸۶	۱۱۱۵
	۱۳۰۷	۶۱۸۸۵	۱۱۰۰۳
			۱۲۳۷
			۶۱۸۱۶
			۱۲۷۰
			۶۱۸۰۵

موسوی علیه السلام، موله مصر
 امیر معاویه، اول شهنشاه اسلام
 محمد بن قاسم، فاتح سندھ (عمر ۲۲ برس)
 محمد بن سیرین محدث تابعی
 محمد بن سنیق، امام فن مغازی
 شیخ معروف کرخی
 مامون بن ہارون رشید عالم و دو خلیفہ عباسی
 میرد ابوالعباس، مؤلف کامل
 سلطان محمود غزنوی
 محمد ابن مقلہ، خط نسخ کا موجد
 موفق الدین ابن قدامہ حبلی، مصنف المغنی
 مجد فیروز آبادی، مؤلف القاموس المحیط
 سپہ سالار مسعود غازی، مولہ اجیر
 خواجہ معین الدین چشتی اجیری
 مارکو پولو اطالوی، مشہور سیاح، مولہ اٹلی
 سلطان محمد خاں، اول فاتح قسطنطنیہ
 محمد قاسم فرشتہ، مصنف تاریخ فرشتہ
 مرزا محمد علی صاحب شاعر ایرانی
 ملا محمود بن محمد اعظمی جونپوری، مصنف شمس ازغہ
 مرزا مظہر جان جاناں
 محمد بن عبد الوہاب نجدی، مصنف رسالہ التوحید
 کارل مارکس
 محمود پاشا فلکی مصری

۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹

یونیند
گجرات
دہلی

	۵۱۲۴۴ ۶۱۹۰۵	۵۱۲۴۴ ۶۱۸۵۰	شیخ محمد عبدہ قاضی مصر، شایخ نیج البلاغہ	۲۷۹
دیوبند	۵۱۲۴۹ ۶۱۹۲۰	۵۱۲۴۸ ۶۱۸۵۱	شیخ الہند مولانا محمود الحسن اسیرائل، مترجم قرآن	۲۸۰
	۵۱۲۴۲ ۶۱۹۲۴	۵۱۲۹۳ ۶۱۸۷۴	مصطفیٰ لطفی منقولی، مؤلف النظر والعبرات	۲۸۱
فلسطین	۵۱۲۴۹ ۶۱۹۳۱	۵۱۲۹۵ ۶۱۸۷۸	مولانا محمد علی جوہر رئیس الاحرار، مولد رامپور	۲۸۲
	۵۱۲۵۳ ۶۱۹۳۴		مولانا ماجد علی جوہر پوری تلمیذ مولانا گنگوہی	۲۸۳
	۵۱۲۵۷ ۶۱۹۳۸	۵۱۲۹۵ ۶۱۸۷۸	اتارک غازی مصطفیٰ کمال	۲۸۴
کراچی	۵۱۲۶۷ ۶۱۹۳۸	۵۱۲۹۳ ۶۱۸۷۴	محمد علی جناح، بانی پاکستان، مولد کراچی	۲۸۵
گیلان	۵۱۲۷۵ ۶۱۹۵۴	۵۱۳۱۰ ۶۱۸۹۳	مولانا مناظر حسن گیلانی	۲۸۶
دہلی	۵۱۲۹۵ ۶۱۹۷۵		مولانا محمد میاں مصنف علماء ہند شانہ اریاضی	۲۸۷
	۵۱۳۵۳ ۶۱۹۳۴	۵۱۲۸۴ ۶۱۸۶۷	مادام ماری کیوری، ریڈیم دریافت کرنیوالی	۲۸۸
شاہجہانپور	۵۱۲۹۶ ۶۱۹۷۶	۵۱۳۰۰ ۶۱۸۸۳	مولانا مہدی حسن شاہجہانپوری صدر مفتی دارالعلوم دیوبند	۲۸۹
جنوبی افریقہ	۵۱۳۱۷ ۶۱۹۹۶	۵۱۳۲۵ ۶۱۹۰۷	مولانا محمود حسن گنگوہی مفتی ام دارالعلوم دیوبند	۲۹۰

ن

	۶۶۰۲		نعمان بن منذر آخری شاہ حیرہ ازبک ختم	۲۹۱
	۶۶۰۴	۶۵۳۵	نابغہ ذبیانی شاعر جاہلی	۲۹۲
	۵۴۵۸ ۶۱۰۹۲	۵۴۰۹ ۶۱۰۱۸	نظام الملک طوسی، بانی مدر نظامیہ بغداد	۲۹۳
	۵۵۹۸ ۶۱۲۰۲	۵۵۳۵ ۶۱۱۴۰	نظامی شاعر فارسی	۲۹۴
	۵۶۲۳ ۶۱۲۲۶	۵۵۴۰ ۶۱۱۴۵	نجم الدین کبریٰ	۲۹۵
دہلی	۵۶۷۵۱ ۶۱۳۷۵	۵۶۲۶ ۶۱۲۳۸	نظام الدین اولیاء، مولد بدایوں	۲۹۶
ء	۵۷۵۷ ۶۱۳۵۶		نصیر الدین چراغ دہلی خلیفہ نظام الدین اولیاء	۲۹۷
	۵۱۱۶۱ ۶۱۷۴۸		ملائقہ نظام الدین بن قطب الدین بہاولوی مرتبہ درسیہ نظامیہ	۲۹۸
مدینہ منورہ	۵۹۱۱ ۶۱۵۰۶	۵۸۴۴ ۶۱۴۴۰	نور الدین سمودی، مؤلف وفار الوفا، تاریخ مدینہ	۲۹۹
ننگرانہ	۵۹۴۶ ۶۱۵۳۶	۵۸۷۴ ۶۱۳۶۹	گرونانک مرید سید حسن، مولد ننگرانہ	۳۰۰
لاہور	۵۱۰۳۹ ۶۱۴۳۹	۵۹۸۲ ۶۱۵۷۵	نورجہاں زوجہ جہانگیر	۳۰۱

	۵۱۱۶۰ ۶۱۴۴۶	۵۱۰۹۹ ۴۹۸۸	نادرشاد (حملہ ہندستان ۱۱۵۱ھ)	۳۰۲
	۵۱۲۳۶ ۶۱۸۶۱	۵۱۱۸۳ ۶۱۴۶۹	نیپولین بوناپارٹ، یورپ کا عظیم جرنیل	۳۰۳
	۵۱۰۳۳ ۶۱۶۳۳	۵۹۶۵ ۶۱۵۶۶	نورالدین جلی، مصنف سیرت حلبیہ	۳۰۴
	۵۱۲۵۹ ۶۱۸۴۳	۵۱۲۰۱ ۶۱۴۸۶	میاجی نور محمد، جھنجھانوی	۳۰۵
دہلی	۵۱۳۲۰ ۶۱۹۰۲	۵۱۲۲۰ ۶۱۸۰۵	مولانا ذریعہ حسین، غیر مقلد تلمیذ شاہ اسحق دہلوی	۳۰۶

و

	۵۲۰۶ ۶۸۲۲	۵۱۳۰ ۶۶۴۶	واقعی، قاضی رخصاصہ، مولف مغازی	۳۰۷
	۵۶۱۰ ۶۱۳۱۰		ولوالجی حنفی، صاحب فتاویٰ الولوالجیہ	۳۰۸
	۵۸۹۶ ۶۱۴۹۱	۵۸۴۶ ۶۱۳۲۲	ولیم کیکنٹن، چیمپائی کا موجد، مولانا انگلستان	۳۰۹
	۵۱۱۶۶ ۶۱۴۶۲	۵۱۱۱۳ ۶۱۶۰۳	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۳۱۰
	۵۱۳۱۹ ۶۱۹۰۱		ملکہ وکٹوریہ	۳۱۱
	۵۱۲۱۳ ۶۱۴۹۹	۵۱۱۴۵ ۶۱۴۳۲	جارج ڈاسنگٹن، امریکن لیڈر	۳۱۲
بجرب	۵۱۲۸۶ ۶۱۹۶۶	۵۱۳۱۰ ۶۱۸۹۳	شاہ وحسی اللہ شفقپوری، خلیفہ مولانا تھانوی	۳۱۳

ذ

	۵۱۹۲ ۶۸۰۹	۵۱۴۹ ۶۶۶۶	دارون رشید، شہور خلیفہ عباسی	۳۱۴
	۵۶۶۲ ۶۱۶۶۵	۵۶۱۲ ۶۱۶۱۶	بلاکو خان	۳۱۵

ی

	۵۲۲۲ ۶۸۴۸	۵۱۴۹ ۶۶۶۶	یحییٰ بن معین بغدادی، مولف الجرح والتعديل	۳۱۶
	۵۶۶۶ ۶۱۶۶۹	۵۵۶۵ ۶۱۱۶۹	یاقوت حموی رومی، مولف معجم الادباء	۳۱۷
مکہ مکرمہ	۵۶۶۸ ۶۱۳۶۶	۵۶۹۹ ۶۱۳۰۰	امام یافعی شافعی، مولف روض الراحین	۳۱۸
نانوتہ	۵۱۳۰۲ ۶۱۸۸۵		مولانا یعقوب نانوتوی پہلے صدر مدرس دارالعلوم دیوبند	۳۱۹
	۵۱۳۹۶ ۶۱۹۶۶	۵۱۳۲۶ ۶۱۹۰۸	مولانا یوسف بنوری، صاحب تصانیف کثیرہ	۳۲۰
مبارکپور	۵۱۳۰۲ ۶۱۹۸۳	۵۱۳۲۵ ۶۱۹۰۶	مولانا یسین مبارکپوری مفتی اجیار العلوم مبارکپور	۳۲۱

۶۸ شعرا

وفات	اسماء	وفات	اسماء	وفات	اسماء
۱۲۴۵ ۶۱۹۲۶	مولوی عبید بن محمد لکھنوی	۱۲۶۹ ۶۱۸۹۶	بہادر شاہ ظفر دہلوی	۱۲۲۵ ۶۱۳۲۵	ایر خسرو دہلوی
۱۲۴۶ ۶۱۹۲۷	شاد و عظیم آبادی	۱۲۸۲ ۶۱۸۹۶	اصغر علی نسیم دہلوی	۱۱۵۵ ۶۱۴۴۴	شمس الدین ولی دکنی
۱۲۴۶ ۶۱۹۲۸	محمد حسن فائز بنارس	۱۲۸۲ ۶۱۸۹۶	میر علی اوسط رشک	۱۱۹۵ ۶۱۴۸۰	مرزا مظہر جان جاناں
۱۲۴۹ ۶۱۹۳۱	مولانا محمد علی جوہر	۱۲۸۵ ۶۱۸۹۹	مرزا سید اللہ غالب دہلوی	۱۱۹۵ ۶۱۴۸۱	مرزا رفیع سودا
۱۲۵۲ ۶۱۹۳۳	مولوی سعید بنارس	۱۲۸۹ ۶۱۸۶۷	مولوی ذاکر بنارس	۱۱۹۹ ۶۱۴۸۵	خواجہ میر درد دہلوی
۱۲۵۳ ۶۱۹۳۳	ریاض خیر آبادی	۱۲۹۱ ۶۱۸۶۴	میر میر علی امین لکھنوی	۱۲۰۱ ۶۱۴۸۹	میر غلام حسن حسن
۱۲۵۳ ۶۱۹۳۴	جلت مومن لال ردا	۱۲۹۲ ۶۱۸۶۵	سلامت علی دیر لکھنوی	۱۲۱۲ ۶۱۴۹۸	میر سوز دہلوی
۱۲۵۴ ۶۱۹۳۵	محمد ہادی عزیز لکھنوی	۱۲۹۶ ۶۱۸۸۰	میر سخیل حسین میر	۱۲۲۵ ۶۱۸۱۰	میر محمد تقی میر
۱۲۵۵ ۶۱۹۳۶	صفر حسین صغیر گوندوی	۱۲۹۹ ۶۱۸۸۶	منشی مظفر علی اسیر	۱۲۲۴ ۶۱۸۱۰	جرات لکھنوی
۱۲۵۶ ۶۱۹۳۸	ڈاکٹر سراقبال لاہوری	۱۳۱۸ ۶۱۹۰۰	منشی امیر احمد میانی	۱۲۳۳ ۶۱۸۱۸	مرزا محمد حسن قتیل
۱۲۶۰ ۶۱۹۴۱	شوکت علی فانی بدایونی	۱۳۲۲ ۶۱۹۰۵	مرزا داغ دہلوی	۱۲۳۲ ۶۱۸۱۶	سید انشا انشا
۱۲۶۸ ۶۱۹۴۸	داؤد اختر شیرانی	۱۳۲۶ ۶۱۹۰۹	حکیم ضامن علی جلال	۱۲۴۰ ۶۱۸۲۵	غلام حسین بھٹائی مصحفی
۱۲۶۰ ۶۱۹۵۰	علی نقی صفی لکھنوی	۱۳۲۸ ۶۱۹۱۰	مولوی محمد حسین آزاد	۱۲۴۶ ۶۱۸۳۰	ولی محمد نظیر اکبر آبادی
۱۲۶۱ ۶۱۹۵۱	فضل الحسن حسرت مولانی	۱۳۲۸ ۶۱۹۱۰	سرور جہاں آبادی	۱۲۵۴ ۶۱۸۳۸	نصیر الدین نصیر دہلوی
۱۲۶۵ ۶۱۹۵۵	مولوی اقبال سہیل غظمی	۱۳۲۹ ۶۱۹۱۱	منشی امیر اللہ تسلیم	۱۲۵۴ ۶۱۸۳۸	لام بخش ناسخ لکھنوی
۱۲۶۵ ۶۱۹۵۵	اسرار الحق مجاز دہلوی	۱۳۳۲ ۶۱۹۱۴	مولانا شبلی نعمانی	۱۲۵۶ ۶۱۸۴۱	پنڈت دیاندر نسیم
۱۲۸۰ ۶۱۹۶۰	جگر مراد آبادی	۱۳۳۳ ۶۱۹۱۵	الطاف حسین حالی	۱۲۶۳ ۶۱۸۴۶	حیدر علی آتش لکھنوی
۱۲۸۱ ۶۱۹۶۱	ابجد حسین امجدیہ آبادی	۱۳۳۵ ۶۱۹۱۶	مولانا عبد العظیم آسی	۱۲۶۸ ۶۱۸۵۴	مومن خاتون دہلوی
۱۲۸۶ ۶۱۹۶۶	تلوک چند محروم	۱۳۳۶ ۶۱۹۱۶	اسمعیل میرٹھی	۱۲۶۰ ۶۱۸۵۴	خواجہ وزیر دیر لکھنوی
۱۲۹۰ ۶۱۹۷۰	شکیل بدایونی	۱۳۴۰ ۶۱۹۲۱	اکبر حسین اکبر آبادی	۱۲۶۱ ۶۱۸۵۵	وزیر علی صبا لکھنوی
۱۳۰۲ ۶۱۹۸۲	جوش طبع آبادی	۱۳۴۳ ۶۱۹۲۵	منشی علی احمد شوق	۱۲۶۱ ۶۱۸۵۴	محمد براہیم ذوق دہلوی
۱۳۰۲ ۶۱۹۸۲	ذوق گورکھ پوری	۱۳۴۴ ۶۱۹۲۶	برج رازن جلیست لکھنوی	۱۲۶۵ ۶۱۸۵۹	اقا حسن امانت لکھنوی
	(محاسن التواریخ ص ۳۶)	۱۳۰۵ ۶۱۹۸۵	علامہ انور صابری	۱۳۰۳ ۶۱۹۸۴	حفیظ جانہ صری

النبار، العصر، التطفیف، الانفطار، الکفرون،
الشرعوت، الانشقاق، الروم — ششم نبوی القارعه، الانبیار،

ششم نبوی

ششم نبوی

القدر، البینة، الهزہ،

ششم نبوی

العنکبوت، السجده، لقمان، الزلزال،

ششم نبوی

النمل، المؤمنون، الشوری، الزخرف، الدخان، الجاثیہ، الجن،

ششم نبوی

الاحقاف،

ششم نبوی

المومن، الانعام، یونس، ہود، یوسف، الرعد، ابراہیم، الحجر،

ششم نبوی

الزمر، الاعراف — ششم نبوی بنی اسرائیل، الکہف، القصص، جزئتم السجده،

ششم نبوی

ششم نبوی و ششم ہجری الحج، التغابن — ششم محمد — ششم البقرہ،

ششم نبوی

الانفال — ششم اک عمران — ششم النساء، المائدہ، الصف،

ششم

ابجد — ششم الحشر — ششم المنافقون، جزئ الاحزاب، النور،

ششم

الطلاق، الفتح، المجادلہ — ششم التحريم، جزئ الاحزاب،

ششم

الممتحنہ، الحديد — ششم التوبہ، الحجرات،

ششم

النصر، اليوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام و بناط

ششم

(مرتبہ ہدایت، الجمعۃ یکہ بودلی ۱۳۰۲ء ۶۱۹۶۲ء)

قرآن مجید سے متعلق کچھ تاریخیں

ششم رمضان ششم عرضہ اخیرہ ہوا جس میں آیات و سورت کی ترتیب، لغت قریش کی تجدید وغیرہ ہوئی،

ششم

نزول قرآن ختم ہوا،

ششم

بعہ صدیقی نسخہ اجماعی تیار ہوا،

ششم

بعہ فاروقی نماز تراویح میں پورا قرآن پڑھنے کی سنت جاری ہوئی،

ششم

بعہ عثمانی لغات ستہ کی تفسیح اور اجماع عام کے ساتھ لغت قریش میں نقول عثمانی تیار ہوئیں،

ششم

بعہ رضوی ابو الاسود دہلی تابعی نے ضبط اعراب کیلئے فتحہ کی واسطے حرف کے اوپر اس طرح ششم

کسرہ کیلئے اس طرح پ اور ضمہ کی واسطے حرف کے برابر اس۔ یہ نقطے لگائے،

ششم

قرآن کے تیس پائے اور ہر پائے چار حصوں میں تقسیم کئے گئے،

ششم

۱۱۵ گورز عراق حجاج بن یوسف کے حکم سے نصر بن عاصم، یحییٰ، خلیل بن احمد وغیرہ نے حروف پر مروجہ اعراب و نقطے لگائے جو تا حال رائج ہیں،

قرآن حکیم سے متعلق اعداد و شمار

سورتیں ۱۱۴ — رکوعات ۵۵۸ — آیات ۶۶۶۶ — کلمات ۷۷۹۳۴ —
حروف ۳۲۳۶۷۱ (تفسیر اتقان ص ۹۳ تا ۱۰۰)

زبر ۵۳۲۲۲ — زیر ۳۹۵۸۲ — پیش ۸۸۰۴ — مدت ۱۷۷۱ — تشدیدات ۱۲۵۲
نقطے ۱۰۵۶۸۳ — الف ۲۸۸۷۲ — ب ۱۲۲۲۸ — ت ۱۱۹۹ — ث ۱۲۷۶
ج ۳۲۷۳ — ح ۹۷۳ — خ ۲۴۱۶ — د ۵۶۴۲ — ذ ۴۶۹۷ — ر ۱۱۷۹۳
ز ۱۵۹۰ — س ۵۸۹۱ — ش ۲۲۵۳ — ص ۲۰۱۳ — ض ۱۶۰۷ — ط ۱۲۷۴
ظ ۸۴۲ — ع ۹۲۲۰۰ — غ ۲۲۰۸ — ف ۸۴۹۹ — ق ۶۸۱۳ —
ک ۹۵۲۲ — ل ۳۴۳۲ — م ۲۶۵۳۵ — ن ۲۶۵۶۰ — و ۲۵۵۳۶ —
ہ ۱۹۰۷۰ — لا ۳۷۲۰ — ی ۴۱۱۵۶ — (کاشف الغم و بستان المؤمنین)
اتفاقی سجدے ۱۴ — اختلافی سجدے ۱۵ — مع عند المتقدمین ۱۵ — عند المتأخرین ۱۸

اقسام آیات

آیات وعدہ ۱۰۰۰ — آیات وعید ۱۰۰۰ — آیات امر ۱۰۰۰ — آیات نہی ۱۰۰۰ — آیات تحلیل
۲۵۰ — آیات تحریم ۲۵۰ — آیات امثال ۱۰۰۰ — آیات قصص ۱۰۰۰ — آیات تسبیح
۱۰۰ — آیات متفرقہ ۶۶ — جملہ آیات ۶۶۶۶

تراجم قرآن مختلف زبانوں میں

انگریزی ترجمے (۱) ترجمہ الگزنیدر راس، لندن ۱۶۴۹ء، مزید طباعت ۱۷۸۵ء و ۱۸۱۹ء امریکہ
۱۸۰۶ء — (۲) ترجمہ جارج سیل، لندن ۱۸۳۷ء، طبع ثانی ۱۹۱۳ء، امریکہ ۱۸۳۵ء، آٹھواں
ایڈیشن ۱۹۷۹ء کل ۲۶ بار — (۳) ترجمہ راڈویل ۱۸۷۱ء لندن ۹ بار طبع ہوا، طبع امریکہ ۱۹۰۹ء
(۴) ترجمہ ای، ایچ پامر، آکسفورڈ ۱۸۸۰ء، لندن ۱۸۸۱ء، ۱۹۲۵ء، ۱۹۲۹ء، امریکہ ۱۹۰۹ء — (۵)
ترجمہ عبدالحکیم لندن ۱۹۱۷ء انگریزی میں پہلا مترجم — (۶) ترجمہ نزار ابوالفضل الہ آبادی ۱۹۱۷ء

(۷) ترجمہ محمد علی لاہوری ۱۹۱۶ء ۱۹۲۰ء ۱۹۲۹ء — (۸) ترجمہ غلام سرور آکسفورڈ ۱۹۳۰ء —
 (۹) ترجمہ محمد ماراڈیوک پھقتال نو مسلم انگریز لندن ۱۹۳۰ء، نیویارک ۱۹۳۱ء — (۱۰) ترجمہ عبد اللہ
 یوسف علی لاہور ۱۹۳۵ء ۱۹۳۵ء — (۱۱) ترجمہ ڈاکٹر ذیل ۱۹۳۸ء — (۱۲) ترجمہ لے جے آر بری
 آکسفورڈ ۱۹۵۵ء — (۱۳) ترجمہ مولانا عبد الماجد دریابادی، لاہور ۱۹۶۶ء — (۱۴) ترجمہ لیو پولڈ
 وائس محمد اسد — (۱۵) ترجمہ ٹی ایف مائیکل کینیڈا ۱۹۶۴ء — (۱۶) ترجمہ ڈاکٹر ماکوولن برطانیہ
 ۱۹۶۶ء — (۱۷) ترجمہ رابرٹ میکسکو ۱۹۱۴ء، وغیرہ -

فرانسیسی ترجمے | (۱) ترجمہ ڈورایر پیرس ۱۶۴۷ء بیسیوں بار طبع ہوا — (۲) ترجمہ سیواری پیرس
 ۱۷۷۲ء ۱۷۸۳ء ۱۸۲۱ء ۱۸۲۲ء ۱۸۲۶ء ۱۸۲۷ء ۱۸۲۸ء ۱۸۲۹ء ۱۸۲۹ء ۱۸۹۱ء، ایسٹرم ڈوم ۱۷۸۶ء — (۳) ترجمہ

گارسن و تارسی ۱۸۴۰ء ۱۸۴۵ء — (۴) ترجمہ ایم کاسر سکی پیرس ۱۸۴۴ء بیسیوں ایڈیشن — (۵)
 ترجمہ جے پوتے ۱۸۴۵ء کے بعد — (۶) ترجمہ جی بائیر پیرس ۱۸۵۲ء — (۷) ترجمہ جے مارسل ۱۸۵۶ء

غیر مطبوعہ — (۸) ترجمہ فاطمہ زاہدہ لزبن ۱۸۶۶ء — (۹) ترجمہ میڈرس پیرس ۱۹۲۶ء — (۱۰) ترجمہ
 ای مانٹر پیرس ۱۹۲۹ء — (۱۱) ترجمہ احمد الاعمش وابن داؤد ۱۹۳۱ء — (۱۲) ترجمہ غیر معلوم الاکم پیرس

(۱۳) ترجمہ محمود فخار پاشا پیرس — (۱۴) ترجمہ ایڈورڈ مونٹے ۱۹۲۴ء — (۱۵) ریزے بلاشر پیرس
 ۱۹۳۶ء — (۱۶) ترجمہ اوپل و احمد تيجانی پیرس ۱۹۴۶ء — (۱۷) قدیر لیون فرانس ۱۹۵۶ء —

(۱۸) ترجمہ ہنری مرسی مراکش ۱۹۵۶ء — (۱۹) ترجمہ ڈاکٹر حمید اللہ حیدر آبادی پیرس نومبر ۱۹۵۹ء —
جرمنی ترجمے | (۱) ترجمہ ہارٹن لوٹھر پندرہویں صدی — (۲) ترجمہ شوگیل نوربرگ ۱۶۱۶ء ۱۶۶۳ء —

(۳) ترجمہ لینگی ہیبرگ ۱۶۸۸ء — (۴) ترجمہ ڈیوڈ نارٹر نوربرگ ۱۷۰۳ء — (۵) ترجمہ آرنلڈ ہیبرگ
 ۱۶۸۸ء — (۶) ترجمہ مگرلین فنکفرٹ ۱۷۷۲ء — (۷) ترجمہ بولین ہال ۱۷۷۳ء — (۸) ترجمہ

روکٹ ۱۸۸۳ء — (۹) ترجمہ المان کرلیفیلڈ ۱۸۹۷ء — (۱۰) ترجمہ سینگ لینبرگ ۱۹۰۱ء —
 (۱۱) ترجمہ گرگیول ہال ۱۹۰۷ء — (۱۲) ترجمہ کلیمر و تھ ہیبرگ ۱۹۱۰ء — (۱۳) ترجمہ گولڈ اسمتھ برلن ۱۹۱۶ء

(۱۴) ترجمہ گریم ۱۹۲۳ء — (۱۵) ترجمہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور برلن ۱۹۳۸ء — (۱۶) ترجمہ
 روڈی باریٹ بون ۱۹۶۵ء — (۱۷) ترجمہ کلاموٹ ہیبرگ ۱۹۱۰ء -

لاطینی ترجمے | (۱) ترجمہ روبرس ریٹ نیٹس ہرمانس ۱۷۴۳ء مطبوعہ ۱۷۴۳ء — (۲) ترجمہ تھیو
 ڈورس بلیانڈر طبع سوئٹزرلینڈ — (۳) ترجمہ لوڈوویگ ویکو مارجیو، پاول ۱۶۹۸ء ۱۷۲۱ء —

- (۴) ترجمہ پی ڈی کلونی — (۵) ترجمہ ڈومی نیکس ۱۶۵ء کے بعد — (۶) ترجمہ جے ایف فریپ ۱۶۹ء — (۷) ترجمہ جرمانوس، مخطوطہ — (۸) ترجمہ پارو، مخطوطہ — (۹) ترجمہ شرودر، مخطوطہ — (۱۰) ترجمہ لیڈرلن — (۱۱) ترجمہ سائکس، مخطوطہ — (۱۲) ترجمہ آگسٹس فائر — (۱۳) ترجمہ سیمول گاٹ والد — (۱۴) ترجمہ غیر معلوم، مخطوطہ، برلن۔
- اطالین ترجمے** | (۱) ترجمہ اریفامین وینس ۱۵۴۶ء — (۲) ترجمہ کلزہ، بسنیا ۱۸۳۶ء۔
- (۳) ترجمہ دین یا نوزی ۱۸۵۴ء ۱۹۱۲ء ۱۹۱۳ء — (۴) ترجمہ ویولینٹی، روم ۱۹۱۲ء
- (۵) ترجمہ برانسی، روم ۱۹۱۳ء — (۶) ترجمہ فروکسی، میلان ۱۹۱۴ء — (۷) ترجمہ فرودجو، پیری ۱۹۲۵ء — (۸) ترجمہ بونلی، میلان ۱۹۲۹ء — (۹) ترجمہ غیر معلوم، الاکم۔
- اسپینی ترجمے** | (۱) ترجمہ ڈی روز، میڈرڈ ۱۸۴۴ء — (۲) ترجمہ اورٹز، برشلونہ ۱۸۶۲ء — (۳) ترجمہ گیونڈو، میڈرڈ ۱۸۶۵ء — (۴) ترجمہ کیٹیو، میڈرڈ ۱۹۱۳ء — (۵) ترجمہ براو، برشلونہ ۱۹۰۶ء — (۶) ترجمہ ڈاکٹر اینڈرس، پیرس ۱۸۴۴ء۔
- ڈچ ترجمے** | (۱) ترجمہ شوگر، ہیبرگ ۱۶۴۱ء — (۲) ترجمہ گلاسمیکر، ۱۶۹۶ء ۱۶۹۹ء ۱۷۰۱ء ۱۷۰۳ء
- (۳) ترجمہ زولنس، بٹویا ۱۸۵۹ء — (۴) ترجمہ کئی زرارو، ٹرڈیم ۱۹۰۵ء ۱۹۱۶ء — (۵) ترجمہ محمد علی لاہوری، ہاریم ۱۸۶۰ء ۱۸۷۸ء۔
- یونانی ترجمے** | (۱) ترجمہ ہرینس وان ڈر ۱۸۴۲ء — (۲) ترجمہ پنٹیاکی، ایٹھنز ۱۹۲۸ء۔
- مکاسرین ترجمے** | (۱) انتخاب قرآن، ڈبلیو ایم ڈونسلاور، راشٹرڈم ۱۸۶۱ء — (۲) ترجمہ بی ایف ایٹھس۔
- ارگوینین ترجمے** | (۱) ترجمہ شیون۔
- روسی ترجمے** | (۱) ترجمہ ڈیمٹرکانیہ ۱۶۱۶ء بحکم ملکہ زار روس — (۲) ترجمہ فریکین ۱۶۹۰ء
- (۳) ترجمہ سوائے ۱۸۸۶ء — (۴) ترجمہ کاسرکی ۱۸۸۰ء — (۵) ترجمہ گورڈی سیلوکوف، کازان ۱۸۶۹ء ۱۸۷۹ء — (۶) ترجمہ لاگ نیتی کراڈ کورسکی ۱۹۶۶ء۔
- ڈینس ترجمے** | (۱) پیڈرسن، کوپن ہیگن ۱۹۱۹ء — (۲) ڈاکٹر پول ٹیکسن، کوپن ہیگن ۱۹۲۱ء — (۳) ترجمہ ہیل، کوپن ہیگن ۱۹۲۱ء — (۴) ترجمہ عبد السلام مدین، کوپن ہیگن ۱۹۴۵ء۔
- بلغاری ترجمے** | (۱) ترجمہ ٹوموف و سکولوف، صوفیہ ۱۹۳۳ء۔

- سوڈیش ترجمے | (۱) ترجمہ کرو سنٹولپ، اشاک ہالم ۱۸۳۳ء — (۲) ترجمہ ٹورنبرگ، لندن ۱۸۴۶ء
(۳) رٹسٹین، اشاک ہالم ۱۹۱۴ء۔
- پولش (پولینڈ) ترجمے | (۱) ترجمہ عربی رسم الخط — (۲) ترجمہ بوشکیفوف، وارسا ۱۸۵۵ء
(۳) ترجمہ جیکب زلنوک، وارسا، بیسویں صدی نصف اول۔
- پرتگالی ترجمے | (۱) ترجمہ الگوراؤ ۱۸۸۲ء — (۲) ترجمہ بکاراویگو، لزبن ۱۸۸۲ء
(۳) ترجمہ جوزیڈ رویگاڈو، لزبن ۱۹۳۶ء — (۴) ترجمہ پروفیسر حتی، میکسکو ۱۹۳۴ء۔
- سربین ترجمے | (۱) ترجمہ خاص برائے مسلم سربیا۔ (۲) ترجمہ کولوبیرانک بلگرڈ ۱۸۹۵ء۔
ہنگری ترجمے | (۱) ترجمہ زیڈ ماسریجن، ۱۸۵۲ء — (۲) ترجمہ جرزان۔
- البانی ترجمے | (۱) ترجمہ اے ایم، قیو۔
- ارمنی ترجمے | (۱) ترجمہ غیر معلوم الاسم — (۲) ترجمہ ایرچگیزی، ایڈریا نوپل ۱۹۱۹ء۔
(۳) ترجمہ لورنزا، استنبول ۱۹۱۱ء — (۴) ترجمہ کوربی ٹین، ایڈریا نوپل ۱۹۱۲ء۔
- رومانی ترجمے | (۱) ایسوپیکل ۱۹۱۲ء۔
- آسٹریا ترجمے | (۱) ترجمہ زومایر و گدیون، طبع وائنا — (۲) ترجمہ گرسون، وائنا۔
- بوہیمیا ترجمے | (۱) ترجمہ وزلی، پراگ ۱۹۲۵ء — (۲) ترجمہ نائیکی، پراگ ۱۹۲۳ء۔
- عبرانی تراجم | (۱) ترجمہ ۱۸۵۴ء — (۲) ترجمہ رکنڈرف، لپزگ ۱۸۵۴ء — (۳) ترجمہ رولین
قدس ۱۹۳۲ء — (۴) ترجمہ غیر معلوم الاسم — (۵) ترجمہ جیکب لیوی۔
- جاوی ترجمے | (۱) ترجمہ نیاؤ پاہ، سارنگ ۱۹۱۳ء۔
- ترکی تراجم | (۱) ترجمہ تفسیر محمد بک ۱۳۲۰ھ قسطنطنیہ — (۲) تفسیر تبیان ۱۲۶۴ھ —
(۳) ترجمہ ابراہیم حلی (۴) تفسیر المواکب ۱۲۸۲ھ آستانہ — (۵) ترجمہ تفسیر شیخ احمد زید ۱۳۵۰ھ۔
- انڈو چائنا ترجمے | (۱) ترجمہ احمد شاہ ۱۹۱۹ء کوینور۔
- برمی تراجم | (۱) ترجمہ احمد اللہ یوباودہ کے آئی ایچ (۲) ترجمہ رحمت اللہ مبلغ جمعیتہ علماء برما، رنگون
- جاپانی تراجم | (۱) ترجمہ اسکا موٹو، ٹوکیو — (۲) ترجمہ آکاج عمریتساؤل، غیر مطبوعہ۔
- چینی تراجم | (۱) ترجمہ پائون چین چنگ ۱۹۳۵ء — (۲) ترجمہ لوین ۱۹۲۳ء — (۳) ترجمہ جن چوک
لی، ۱۹۳۱ء (۴) ترجمہ چی چشنگ طبع ۱۹۶۰ء کے بعد (۵) ترجمہ غیر معلوم الاسم۔

سوارحلی تراجم | (۱) ترجمہ ڈول لندن ۱۹۲۲ء — (۲) ترجمہ انجمن اسلامیہ نیروبی —

(۳) ترجمہ مولانا محمد سخی سرحدی — (۴) ترجمہ غیر معلوم الاسم، زنجبار۔

فلپائنی ترجمہ | (۱) ترجمہ احمد ڈٹو، زیر اہتمام رابطہ عالم اسلامی۔

ہوسی (افریقین) ترجمہ | (۱) ترجمہ آدم بن محمد، زیر اہتمام افریقین اسلامک سوسائٹی لندن۔

ایٹھوپین (حبشی) ترجمہ | (۱) راشد ایتھونی مترجم، زیر اہتمام افریقین اسلامک سوسائٹی لندن،

مالٹی ترجمہ | (۱) ترجمہ پروفیسر میکوٹن، مالٹا یونیورسٹی۔

تیلگو تراجم | (۱) ترجمہ زنان راؤ، ایم، اے — (۲) ترجمہ ونکٹارمن، مدراس

(۳) ترجمہ و تفسیر مولانا عبد الغفور کرنولی قاسمی ۱۹۳۱ء، ۱۹۴۹ء، ۱۹۶۳ء۔

سنسکرت تراجم | (۱) بحوالہ چاون، ۱۹۶۷ء — (۲) ترجمہ اے۔ پی۔ گنڈے راؤ۔

گورکھی ترجمہ | (۱) ترجمہ شیخ محمد یوسف، قادیان۔

بنگالی تراجم | (۱) ترجمہ مجلس علماء کلکتہ ۱۸۸۲ء — (۲) ترجمہ کریش چندر سین

(۳) ترجمہ گولڈ سیک ۱۹۰۵ء، ۱۹۲۲ء — (۴) ترجمہ نعیم الدین و غلام سرور ۱۸۹۹ء —

(۵) ترجمہ مدھومیان از ترجمہ مولانا عبد الحق حقانی ۱۹۰۱ء — (۶) بنگلہ میں شاہ رفیع الدین دہلوی

کا ترجمہ ۱۹۳۰ء — (۷) ترجمہ و تفسیر مولانا طاہر کلکتہ از ترجمہ شیخ الہند ۱۹۵۷ء۔

کنڑی ترجمہ | (۱) از ترجمہ مولانا تھانوی، دارالاشاعت بنگلور ۱۹۶۶ء۔

سندھی تراجم | (۱) عزیز اللہ مقلوی، بمبئی ۱۸۷۵ء — (۲) ترجمہ محمد صدیق عبد الرحمن، بمبئی ۱۸۷۹ء

پنجابی تراجم | (۱) تفسیر محمدی منظوم حافظ محمد مبارک اللہ ۱۸۷۱ء — (۲) ترجمہ ہدایت اللہ غلزنئی

لاہور ۱۸۸۷ء — (۳) ترجمہ شمس الدین بخاری ۱۸۹۳ء — (۴) ترجمہ فیروز الدین، امرتسر ۱۹۰۳ء

(۵) تفسیر سورہ یوسف، مولوی غلام رسول — (۶) تفسیر سورہ والضحیٰ، اکرام محمد، عبدالستار۔

مرٹھی ترجمہ | (۱) ترجمہ حکیم صوفی میر یعقوب خاں، بمبئی۔

تھیل ترجمہ | (۱) ترجمہ اسلامک پبلسنگ ہاوس، بنگلور۔

ملیالم تراجم | (۱) ترجمہ ایس، این کرشنا راؤ، کوچین — (۲) ترجمہ و تفسیر مولانا سی، این احمد مولوی

باقوی، انصاری بکڈ پوکالی کٹ — (۳) ترجمہ و تفسیر اسلامک پبلسنگ ہاوس، بنگلور۔

پشتو تراجم | (۱) تفسیر سورہ والضحیٰ منظوم، غلام محمد — (۲) تفسیر میر مولانا مراد علی ۱۲۸۳ھ

- (۳) وزن التفاسیر مولانا محمد الیاس کوچانی، دہلی ۱۳۱۳ھ — (۴) ترجمہ مولانا عبدالحق درہنگوی
 (۵) تفسیر حسینی مولانا عبد اللہ وارث کوٹی و مولانا عبد العزیز عادل گڑھی، بمبئی — (۶) ترجمہ و
 تفسیر از ترجمہ شیخ الہند — (۷) تفسیر و ودی، مولانا فضل و ودی، مولانا گل رحیم اسماری —
 (۸) کشف القرآن، حافظ محمد ادریس ۱۹۶۳ء — (۹) نصب السکر فی تفسیر سورۃ الکوثر منظوم ۱۲۹۹ء۔
 (۱۰) تفسیر سورہ وضحیٰ — (۱۱) تفسیر بنظر ۱۳۰۸ھ — (۱۲) تفسیر الظاہر — (۱۳) تفسیر مولانا گل
 بادشاہ، اکوڑہ خشک — (۱۴) تفسیر حبیبی مولانا حبیب الرحمن مردان، خلاصہ تفسیر المنار ۱۹۶۷ء۔
گجراتی تراجم | (۱) ترجمہ عبد القادر بن لقمان ۱۸۷۹ء بمبئی — (۲) ترجمہ حافظ عبد الرشید ۱۸۹۷ء دہلی
 (۳) ترجمہ و تفسیر حاجی غلام علی حاجی اسماعیل انیس ۱۹۱۸ء احمد آباد — (۴) ترجمہ شیخ محمد اصفہانی ۱۹۱۸ء بمبئی۔
 (۵) ترجمہ صفونی محمد یعقوب حبشی ۱۹۲۵ء بمبئی — (۶) ترجمہ غیر معلوم الامم ۱۹۰۱ء کے بعد —
 (۷) ترجمہ احمد بھائی سلیمان جمحانی ۱۹۳۸ء بمبئی — (۸) عزیز اللہ خطیب ۱۹۵۵ء احمد آباد
 (۹) ترجمہ و تفسیر مولانا عبد الرحیم صادق، سورت۔
ہندی تراجم | (۱) ترجمہ ۱۹۴۳ء بحکم راجہ مہر دک پنجاہ — (۲) ترجمہ پادری ڈاکٹر احمد شاہ
 ۱۹۱۵ء دہرہ دون — (۳) ترجمہ شیخ یوسف قادیانی، امرتسر ۱۹۱۵ء کے بعد — (۴) ترجمہ چند
 سورہ مولانا فضل الرحمن گنچ مراد آبادی، لکھنؤ — (۵) ترجمہ چند سورہ مولانا تجمل حسین بہاری ۱۹۲۲ء
 (۶) ترجمہ مولانا غلام محمد نو مسلم ۱۹۲۲ء دہلی — (۷) تفسیر سورہ بقرہ غیر مطبوعہ باہتمام خواجہ حسن نظامی
 (۸) ترجمہ ۱۹۲۹ء — (۹) ترجمہ مولانا احمد بشیر، مولانا غلام محمد قریشی ۱۹۲۰ء کے بعد، لکھنؤ۔
 (۱۰) ترجمہ مولانا محفوظ الرحمن نگرای ۱۹۳۳ء غیر مطبوعہ — (۱۱) ترجمہ و تفسیر قاضی عابد علی بطوری ۱۹۵۵ء
 (۱۲) ترجمہ پارہ اکہ مولانا صدر الدین اصلاحی، رامپور — (۱۳) ترجمہ پارہ اکہ و عہ مولانا امام
 الدین رام نگر بنارس ۱۹۵۸ء — (۱۴) ترجمہ اجیت دیش پانڈے ۱۹۶۳ء بنارس — (۱۵)
 ترجمہ مولانا کوثر زیدانی، ماہنامہ کانتی رامپور — (۱۶) ترجمہ مولانا فاروق سلطانپوری ۱۹۶۶ء رامپور۔
 (۱۷) ترجمہ ایڈ کے ایک برہمن کا — (۱۸) ترجمہ و تفسیر جمعیت علماء ہند ۱۹۹۴ء دہلی۔
فارسی تراجم | (۱) ترجمہ سورہ فاتحہ حضرت سلمان فارسیؓ — (۲) ترجمہ و تفسیر ابن جریر و ابو علی
 جہانی ۲۰۰۳ھ — (۳) ترجمہ محمد بن فضل العام ۳۵۰ھ — (۴) ترجمہ یعقوب چرخئی — (۵)
 تفسیر اسفرائینی ۴۷۱ھ — (۶) تفسیر سور آبادی — (۷) موضح فی التفسیر، اسماعیل قرشی۔

- (۸) کشف الاسرار و عدة الابرار عبد الله اصبهانی — (۹) البصائر فی التفسیر ابو جعفر نیشاپوری
- (۱۰) لطائف التفسیر ابو بکر فضل — (۱۱) مشککات القرآن، جیش ابراهیم — (۱۲) ترجمه احمد بن علی محمد سنه — (۱۳) ترجمه مخدوم جهانیاں جہاں گشت — (۱۴) کشف الاسرار و عدة الابرار سعد الدین تفتازانی — (۱۵) ترجمه سید شریف جرجانی — (۱۶) تفسیر بحر مواج شہاب الدین دولت آبادی سنه ۹۲۹ھ — (۱۷) تفسیر مصنفک علار الدین باہتمام محمد خان سلطان ترکیہ — (۱۸) تفسیر نور النبی حسین ناگوری — (۱۹) تفسیر حسینی، ملا حسین کاشفی — (۲۰) جواهر التفسیر لفقہ الامیر، ملا حسین کاشفی — (۲۱) تفسیر زہرا دین، ملا حسین کاشفی — (۲۲) ترجمہ عبدالرضا مازندرانی سنه ۹۲۵ھ — (۲۳) تفسیر اکبری، ابو الفضل ناگوری سنه ۹۲۴ھ — (۲۴) ترجمہ نوح بالانی سندھی — (۲۵) تفسیر یعقوب صر فی کشمیری — (۲۶) حدائق الحقائق فی کشف اسرار الدقائق، ملا سکین ہروی سنه — (۲۷) تفسیر اسرار الفاتحہ، ملا سکین ہروی — (۲۸) تفسیر نظامی، نظام الدین تھانیسری — (۲۹) تفسیر معینی، مولانا معین الدین — (۳۰) تفسیر خلاصۃ المنہج، عبد الشہر بسپوری سنه ۹۲۶ھ — (۳۱) تفسیر آیات الاحکام، ابو الفتح حسینی باہتمام مہار شاہ ایران — (۳۲) ترجمہ علی رضا سنه ۹۲۴ھ — (۳۳) ترجمہ ملا یعقوب عنایت ملتان سنه ۹۲۵ھ — (۳۴) ترجمہ و تفسیر غیر معلوم الاسم — (۳۵) تفسیر ابو الہجر محبوب عالم — (۳۶) تفسیر زاہدی سنه ۱۱۰۰ھ — (۳۷) تفسیر ابنی، امین الدین صدیقی — (۳۸) تفسیر توبہ الرحمن، محمد بن حسین جمال الدین خونساری — (۳۹) روح الارواح تفسیر الضحیٰ — (۴۰) تفسیر الضحیٰ، محمد علی قادری احمد آبادی سنه ۱۱۱۳ھ — (۴۱) تفسیر فتح الرحمن شاہ ولی اللہ دہلوی سنه ۱۱۱۵ھ — (۴۲) تفسیر عزیز شاہ عبد العزیز دہلوی — (۴۳) ترجمہ روضہ گلبرگہ، مخطوطہ — (۴۴) تفسیر طبری آغا محمد (۴۵) تفسیر نظم الجواہر، ولی اللہ فرخ آبادی — (۴۶) تفسیر سورہ یوسف، مولانا قطب الدین لکھنوی (۴۸) تفسیر بسم اللہ، مولانا عبد الحکیم لکھنوی — (۴۹) تفسیر معاملات الاسرار فی مکاشفات الاخبار محمد حسن امر دہلوی سنه ۱۲۹۳ھ — (۵۰) تفسیر غریب نجف علی جمہوری — (۵۱) تفسیر تجلیل القنزیل، ابو منصور دہلوی — (۵۲) ترجمہ و تفسیر از ترجمہ شیخ ابہند سنه ۱۲۹۴ھ کابل — (۵۳) التیسیر فی التفسیر، علامہ نسفی — (۵۴) ترجمہ ابن عاتق مخطوطہ، پنجاب یونیورسٹی — (۵۵) تفسیر سورہ یوسف و الضحیٰ، حافظ داراز پشادوری —

- اردو تراجم | (۱) ترجمہ شاہ مراد اللہ انصاری سبھلی ۱۱۸۴ طبع علی ۱۲۳۶ کلکتہ ۱۲۷۰ ۱۲۹۵ ۱۲۹۵ وغیرہ
- (۲) ترجمہ شاہ عبدالقادر دہلوی طبع اول ۱۲۲۵ ۱۱۸۶۹ پھر بکثرت طبع ہوا — (۳) ترجمہ شاہ رفیع الدین دہلوی طبع اول ۱۲۵۶ ۱۱۸۶۹ پھر بکثرت طبع ہوا — (۴) ترجمہ رؤف احمد مجددی طبع چہارم بمبئی ۱۲۰۵ ۱۱۸۶۹ — (۵) ترجمہ منظور عبدالسلام طبع لکھنؤ ۱۲۸۵ ۱۱۸۶۹ — (۶) ترجمہ سر سید احمد طبع اول ۱۲۶۶ ۱۱۸۶۹ — (۷) ترجمہ مولانا فیروز الدین قادری طبع اول لکھنؤ ۱۲۸۲ ۱۱۸۶۹ — (۸) ترجمہ مولانا محمد حسن امر دہلوی طبع ۱۲۱۲ ۱۱۸۶۹ — (۹) ترجمہ علامہ کلکتہ ۱۲۱۹ ۱۱۸۶۹
- (۱۰) ترجمہ غیر معلوم الاسم — (۱۱) ترجمہ حکیم شریف دہلوی ۱۲۲۲ ۱۱۸۶۹ — (۱۲) فوائد سہیہ بابا قادی جید آبادی ۱۲۳۴ ۱۱۸۶۹ — (۱۳) ترجمہ نواب قطب الدین دہلوی ۱۲۶۶ ۱۱۸۶۹ — (۱۴) ترجمہ فیض الکریم طبع اول ۱۲۴۶ ۱۱۸۶۹
- (۱۵) تفسیر ابوالیاس ۱۲۸۶ ۱۱۸۶۹ — (۱۶) ترجمہ باقر فضل اللہ خیر آبادی — (۱۷) ترجمہ نواب حسین قسطلی طبع ۱۲۰۷ ۱۱۸۶۹ — (۱۸) ترجمہ اکبر عظیم احتشام الدین مراد آبادی طبع ۱۲۰۳ ۱۱۸۶۹ — (۱۹) ترجمہ مولانا عبدالحق حقانی دہلوی طبع ۱۳۰۵ ۱۱۸۶۹ — (۲۰) ترجمہ فتح محمد نواب لکھنؤی طبع ۱۳۰۹ ۱۱۸۶۹ تا ۱۳۱۱ ۱۱۸۶۹ — (۲۱) ترجمہ ملا فتح اللہ کاشانی طبع ۱۳۱۲ ۱۱۸۶۹ — (۲۲) ترجمہ مولانا ایدر علی طبع لکھنؤ ۱۳۱۳ ۱۱۸۶۹ تا ۱۳۱۹ ۱۱۸۶۹ — (۲۳) ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی طبع اول ۱۳۱۶ ۱۱۸۶۹ — (۲۴) ترجمہ مولانا عاشق الہی میرٹھی طبع ۱۳۲۰ ۱۱۸۶۹ — (۲۵) ترجمہ مولوی عبدالمجید دہلوی طبع ۱۳۲۱ ۱۱۸۶۹ — (۲۶) ترجمہ غیر معلوم الاسم — (۲۷) ترجمہ مولانا وحید الزمان طبع اول ۱۳۲۳ ۱۱۹۰۵ — (۲۸) ترجمہ مولوی انصار اللہ طبع ۱۳۲۵ ۱۱۹۰۵ — (۲۹) ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری ۱۳۲۵ ۱۱۹۰۵
- (۳۰) ترجمہ فرمان علی طبع لکھنؤ ۱۳۲۶ ۱۱۹۰۵ — (۳۱) ترجمہ مولانا حسن تعلقہ طبع دہلی ۱۳۲۶ ۱۱۹۰۵ — (۳۲) ترجمہ مرزا حیرت دہلوی — (۳۳) ترجمہ ڈاکٹر عبدالحکیم طبع کرناٹک ۱۳۲۶ ۱۱۹۰۵ — (۳۴) ترجمہ مولانا شاکر امرتسری طبع امرتسر ۱۳۲۵ ۱۱۹۰۵ — (۳۵) ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی ۱۳۲۳ ۱۱۹۰۵ — (۳۶) ترجمہ احمد رضا خاں بریلوی ۱۳۲۱ ۱۱۹۰۵ — (۳۷) ترجمہ محمد علی طبع لاہور ۱۳۲۱ ۱۱۹۰۵ — (۳۸) ترجمہ شیخ الہند ۱۳۳۵ ۱۱۹۱۹ ہندستان اور دینہ نورہ سے بکثرت شائع ہوا — (۳۹) ترجمہ مولانا سائق احمد عثمانی طبع منوگر ۱۳۳۶ ۱۱۹۱۹ — (۴۰) ترجمہ خواجہ حسن نظامی دہلوی طبع اول ۱۳۳۳ ۱۱۹۲۳ — (۴۱) ترجمہ یعقوب حسن طبع مدینہ ۱۳۳۳ ۱۱۹۲۳ — (۴۲) ترجمہ مولانا عبد الباقی فرنگی علی طبع لکھنؤ ۱۳۳۳ ۱۱۹۲۳ — (۴۳) ترجمہ مولانا محمد جونگاری علی طبع دہلی ۱۳۳۴ ۱۱۹۲۳ تا ۱۳۵۲ ۱۱۹۲۳ — (۴۴) ترجمہ مولانا ابوالکلام آزاد طبع اول ۱۳۵۰ ۱۱۹۳۱ — (۴۵) ترجمہ مولانا عبد الدائم جلالی ۱۳۵۵ ۱۱۹۳۴ — (۴۶) ترجمہ مولانا احمد حسن ندوی طبع لکھنؤ ۱۳۵۵ ۱۱۹۳۴ — (۴۷) ترجمہ خواجہ حسن نظامی پہلے کے علاوہ ۱۳۵۹ ۱۱۹۳۴ — (۴۸) ترجمہ مولانا فیروز الدین ۱۳۶۲ ۱۱۹۳۳

- (۴۹) ترجمه میر محمد اسحق قادیانی — (۵۰) ترجمه منظوم مطیع الرحمن خادم طبع آگره — (۵۱) ترجمه مولانا عبد الماجد دریا بادی ۱۲۶۳ هـ — (۵۲) ترجمه درس قرآن لاهور ۱۲۷۵ هـ — (۵۳) ترجمه ابوالاعلیٰ مودودی طبع اول لاهور ۱۲۷۶ هـ — (۵۴) ترجمه غلام وارث — (۵۵) ترجمه مولانا احمد سید سلوی طبع اول ۱۳۸۲ هـ — (۵۶) ترجمه عبد الله سنگلی ۱۲۴۵ هـ — (۵۷) ترجمه علامه علی شمس پانی پتی ۱۲۸۵ هـ — (۵۸) ترجمه ظہیر الدین بکرامی طبع ۱۲۹۰ هـ — (۵۹) ترجمه حسین علی خاں ۱۳۰۲ هـ — (۶۰) ترجمه فیروز الدین سیالکوٹی طبع ۱۳۰۸ هـ — (۶۱) ترجمه نجم الدین سیواردی طبع ۱۳۲۵ هـ — (۶۲) ترجمه نظام الدین فوتوی طبع لکھنؤ ۱۳۲۵ هـ — (۶۳) ترجمه نور الدین قادیانی طبع آگره ۱۳۲۵ هـ — (۶۴) ترجمه مولانا ابو محمد مصطفیٰ حیدر آبادی طبع مراد آباد ۱۳۳۰ هـ — (۶۵) ترجمه محمد علی شعیب طبع دہلی ۱۳۳۰ هـ — (۶۶) ترجمه عبد القادر بدایونی ۱۳۳۳ هـ — (۶۷) ترجمه مولوی ابراہیم بیگ منظوم ۱۳۵۳ هـ — (۶۸) ترجمه حکیم نسیم شاہ طبع لاهور ۱۳۵۴ هـ — (۶۹) ترجمه مولانا آغا رفیق طبع دہلی ۱۳۵۶ هـ — (۷۰) ترجمه سیاب اکبر آبادی طبع ۱۳۶۵ هـ — (۷۱) ترجمه مولانا فیروز الدین رومی طبع ۱۳۶۹ هـ — (۷۲) ترجمه افضل محمد سنبل طبع لاهور ۱۳۷۱ هـ — (۷۳) ترجمه مرزا احمد علی طبع لاهور ۱۳۷۳ هـ — (۷۴) ترجمه احسان اللہ عباسی گورکھ پوری — (۷۵) ترجمه زیرک حسین رضوی امرہ پوری — (۷۶) ترجمه قاری نصیر الدین (۷۷) ترجمه مرزا بشیر الدین محمود قادیانی طبع ۱۳۷۵ هـ — (۷۸) ترجمه غیر معلوم الام — (۷۹) ترجمه بنام کلام اللہ مقبول — (۸۰) ترجمه آغا شاعر قزلباش منظوم — (۸۱) ترجمه منظوم اشرفی لکھنوی طبع پارہ ۴ ۱۳۷۵ هـ — (۸۲) ترجمه تہور علی شاہ — (۸۳) ترجمه عبد الرحیم سرور شاہ قادیانی — (۸۴) ترجمه منظوم شاہ شمس الدین — (۸۵) ایک پادری کا ترجمہ ۱۳۶۰ هـ — (۸۶) ترجمه پادری عماد الدین طبع امرتسر ۱۳۱۲ هـ — (۸۷) ترجمه پادری احمد شاہ طبع کانپور ۱۳۳۳ هـ — (۸۸) ترجمه مولانا شمس الدین بڑودوی -
- (جائزہ تراجم قرآنی ص ۱۸ تا ص ۱۸۸)



تعداد تراجم (۳۸۴)

زبان	تعداد	زبان	تعداد	زبان	تعداد	زبان	تعداد	زبان	تعداد
اردو	۹۳	چینی	۵	کنڑی	۱	جرمنی	۱۶	سوئش	۳
فارسی	۵۲	سواحلی	۴	سندھی	۲	آلمین	۹	پولش	۳
ہندی	۱۹	فلپائنی	۱	پنجابی	۶	اسپینی	۶	پرتگالی	۴
گجراتی	۹	ہوسی	۱	مرہٹی	۱	ڈچ	۵	سربین	۲
عبرانی	۵	جشی	۱	ٹیمیل	۱	یونانی	۲	ہنگری	۲
ترک	۵	مالٹی	۱	ملیالم	۳	مکاسرین	۲	البانی	۱
جاوی	۱	تلیگو	۲	پشتو	۱۴	ارگوین	۱	ارمنی	۴
انڈونیشیا	۱	سنکرت	۲	فرانسیسی	۲۲	روسی	۶	رومانی	۱
برمی	۲	گورکھی	۱	انگریزی	۲۴	ڈینش	۴	آسٹریا	۲
جاپانی	۳	بنگلہ	۳	لاطینی	۴	بلغاری	۱	بوسنیا	۲

عجائب قرآن باعداد حروف

قرآن حکیم کی پہلی آیت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے کل حروف ۱۹ ہیں، ۱۹ کے عدد کو قرآن میں خاص اہمیت حاصل ہے، بسم اللہ کا ہر لفظ جتنی بار قرآن میں آیا ہے وہ تعداد ۱۹ سے تقسیم ہوتی ہے جیسے لفظ اسم پورے قرآن میں ۱۹ بار آیا ہے۔ اللہ ۲۶۹۸ مرتبہ (۱۹ × ۱۴۲)۔ الرحمن ۵۷ دفعہ (۱۹ × ۳)۔ الرحیم ۱۱۴ بار (۱۹ × ۶)۔ سب سے پہلے سورہ علق کی چند آیات نازل ہوئیں جو آخر قرآن سے ۱۹ ویں سورہ اور اس کی آیات بھی ۱۹ ہیں۔

قرآن کے حروف مقطعات کل ۱۴ ہیں جو حروف تہجی کا نصف ہیں، ان حروف مقطعات کا مجموعہ بھی ۱۴ ہے، یہ حروف ۲۹ سورتوں کے شروع میں آئے ہیں یعنی ۲۹ + ۱۴ + ۱۴ = ۵۷ (۱۹ × ۳)۔ یہ سب بسم اللہ سے مرتب ہیں، مثال کے طور پر سورہ شوریٰ اور سورہ ق کے شروع میں حرف ق ہے جو دونوں سورہ میں ۵۷، ۵۷ بار آیا ہے جن کی تعداد ۱۱۴ ہوتی ہے اتنی ہی قرآن کی کل سورتیں ہیں جو ۱۹ سے منقسم ۱۱۴ (۱۹ × ۶)۔ اگر ق سے قرآن مراد ہو تو

واضح ہے کہ پورا قرآن ۱۱۴ سورتوں میں منقسم اور منحصر ہے۔ غور کیجئے سورہ ق میں کل حرف ق ۵۴ (۳ × ۱۹) ہے، اس سورہ کی تیرہویں آیت میں اخوان لوط فارو ہے، قرآن میں کل بارہ جگہ لوط کا ذکر ہے اور ہر جگہ قوم لوط مذکور ہے مگر یہاں اخوان لوط کہا گیا، اگر یہاں بھی قوم لوط کہا جاتا تو ایک ق کا اضافہ ہو جاتا جس سے تعداد حروف کا اعجاز کا نقشہ بگڑ جاتا یہ کس قدر حکیمانہ انداز ہے۔ — اسی طرح سورہ اعراف، سورہ مریم اور سورہ ص میں حرف ص ۱۵۲ بار ہے (۸ × ۱۹) غور کرنے کا مقام ہے کہ سورہ اعراف کی انتہویں آیت میں ایک لفظ بصطۃ آیا ہے جو کہیں عربی زبان میں ص سے مستعمل نہیں، مگر اس آیت میں س کے بجائے ص سے مستعمل ہے، اگر یہاں س ہوتی تو ایک ص کم ہو جاتا اور ص کی تعداد ۱۹ سے منقسم نہ ہوتی — سورہ العنکبوت سے شروع ہوتی ہے، اس سورہ میں حرف نون ۱۳۳ مرتبہ ہے (۴ × ۱۹) — سورۃ ط کے ط اور ۵ کی تعداد ۳۴۲ (۱۰ × ۱۹) ہے — سورہ یسٰی میں ی اور س کی تعداد ۲۸۵ (۱۵ × ۱۹) ہے الغرض ہر ایک سورہ کے حروف مقطعات کی تعداد اس سورہ میں اتنی ہی مقدار میں مذکور ہے جو ۱۹ سے تقسیم ہو سکے۔ تفصیل دیکھئے (کمپیوٹر سے ایک تحقیق ص ۲۲۲ ڈاکٹر رشاد مصری مکتبہ نمازیہ دیوبند)

اناجیل اربعہ

- (۱) انجیل متی — (۲) انجیل مرقس — (۳) انجیل لوقا — (۴) انجیل یوحنا —
 بارہ حواریں عیسیٰؑ | (۱) پطرس — (۲) اندریاس — (۳) یعقوب بن زبدي — (۴) یوحنا —
 (۵) فیلیپس — (۶) برتلمائی — (۷) توما — (۸) متی — (۹) یعقوب بن حلفی — (۱۰) شمعون قفانی
 (۱۱) یہودا — (۱۲) تدارس — (بائبل سے قرآن تک ص ۲۳۲)

شیعوں کے بارہ امام

- (۱) حضرت علی (۲) حسن بن علی (۳) حسین بن علی (۴) علی زین العابدین بن حسین (۵) امام
 باقر محمد بن علی (۶) امام جعفر صادق بن محمد (۷) موسیٰ کاظم بن جعفر صادق (۸) علی بن موسیٰ رضا
 (۹) محمد بن علی تقی (۱۰) علی بن محمد تقی (۱۱) حسن بن علی عسکری (۱۲) محمد باقر علی تقی امام غائب۔
 (اعداد اہدی ص ۱۱۱)

علمہ واقم اس تحقیق سے ممکن طور پر مطمئن نہیں اس لئے اہل علم اس تحقیق کی طرف توجہ دیں۔

شَبَّ قَدْرًا

قرآن میں ہے کہ شب قدر ہزار مہینے سے افضل ہے، ہزار مہینے کے تراسی برس چار ماہ ہوتے ہیں، اس رات کی عبادت، ہزار مہینے کی عبادت سے بڑھ جاتی ہے۔ شب قدر کے زمانہ میں علماء کے تقریباً پچاس اقوال ہیں، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ، امام ابو حنیفہؒ اور سلطان العارفين محی الدین بن عربیؒ سے منقول ہے کہ شب قدر پورے سال میں دائر سائر ہے، امام ابو یوسفؒ و امام محمدؒ کے نزدیک پورے رمضان میں دائر ہے امام ابو حنیفہؒ کا دوسرا قول بھی یہی ہے۔ شوافع کے نزدیک اکیسویں شب راجح ہے۔ امام مالکؒ و امام احمدؒ کے قول میں آخری عشرہ کی طاق راتوں میں دائر ہے۔ ابی بن کعبؓ اور بہت سے صحابہؓ و تابعینؒ کی رائے ستائیسویں شب کی ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک بھی اسی شب میں زیادہ امید ہے، بعض صحابہؓ کے نزدیک تیسویں شب متعین ہے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ بیسویں، بائیسویں، چوبیسویں، چھبیسویں، اٹھائیسویں راتیں بھی شمار آخر سے طاق راتیں ہو جاتی ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ شب قدر دو ہے، ایک رمضان میں، دوسری بقیہ گیارہ مہینوں میں (فضائل رمضان ص ۲۶ اشاعت دینیات دہلی)

مولانا ابوالحسن شاذلی متوفی ۶۵۶ھ مدفن قسطنطنیہ نے اپنے پچاس سالہ تجربہ کا ایک ضابطہ بتایا، کہ یکم رمضان یکشنبہ ہو تو شب قدر اکیسویں شب کو اور جب یکم رمضان دو شنبہ ہو تو اکیسویں شب اور جب یکم رمضان پنجشنبہ ہو تو چھبیسویں شب اور جب یکم رمضان شنبہ یا جمعہ ہو تو ستائیسویں شب اور جب یکم رمضان شنبہ یا چہار شنبہ ہو تو تیسویں شب ہوگی (واللہ اعلم)

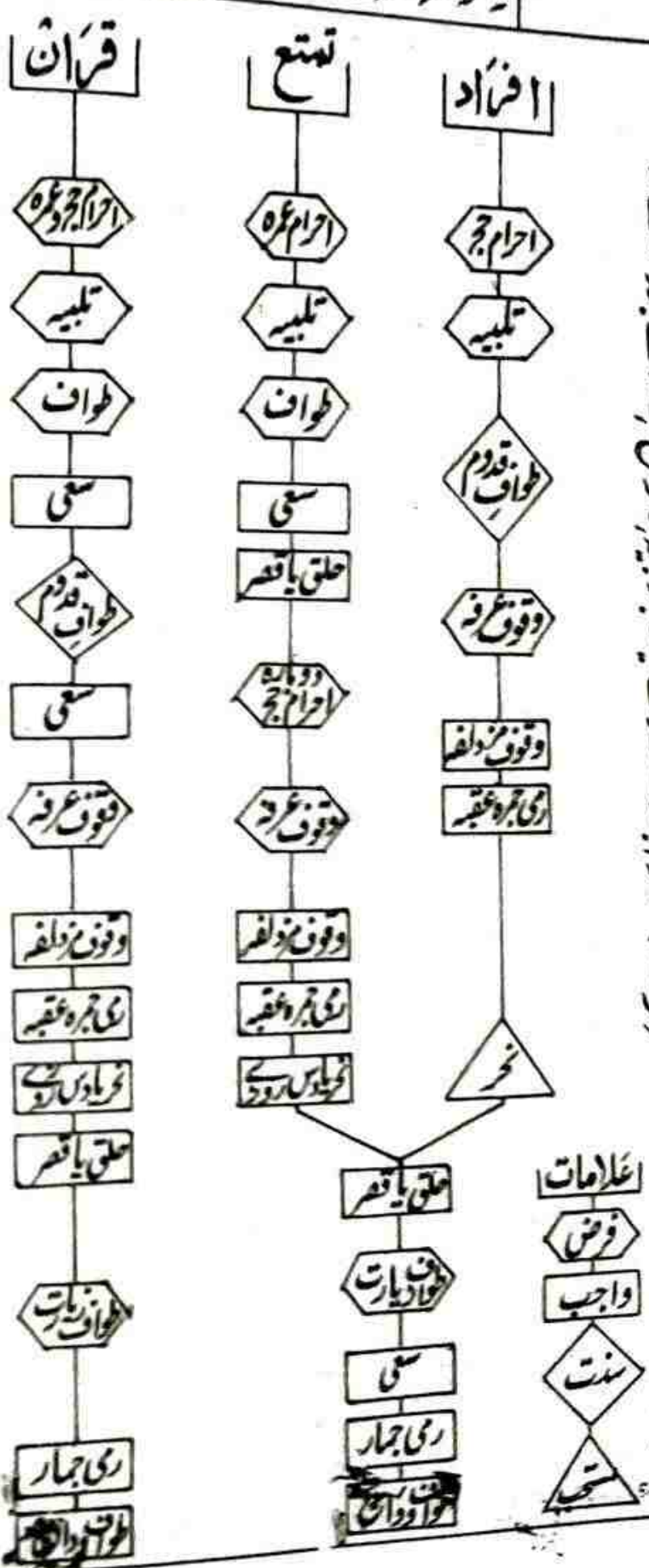
دَوْرِنَبَوْتِ كِ مَفْتِيَانِ

۱) ابو بکر صدیقؓ، ۲) عمر فاروقؓ، ۳) عثمان غنیؓ، ۴) علی رضیؓ، ۵) عبد الرحمن بن عوفؓ، ۶) سلمانؓ، ۷) ابی بن کعبؓ، ۸) عبد اللہ بن مسعودؓ، ۹) معاذ بن جبلؓ، ۱۰) عمار بن یاسرؓ، ۱۱) زید بن ثابتؓ، ۱۲) حذیفہؓ، ۱۳) ابوالدرداءؓ، ۱۴) ابو موسیٰ اشعریؓ۔

مدینہ کے مفتیان تابعینؒ: ۱) سعید بن السیبؓ، ۲) ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارثؓ، ۳) عبید اللہؓ، ۴) قاسمؓ، ۵) عروہؓ، ۶) سلیمانؓ، ۷) خارجہؓ۔ (حیاء الحيوان اردو ج ۲ ص ۱۶)

اَفْعَالِ حَجِّ مَعَ تَرْتِيبِ اِدَاءِ

نوٹ ۱ احرام بانہنے کے وقت ایک بار تلبیہ کہنا فرض ہے اس کے بعد سنت -



مدن	وفات	ولادت	اسماء مصنفین	اسمار کتب
کتاب دنیائیہ (علم تفسیر)				
تبریز	۶۹۵ھ ۱۱۶۸۹		عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی	تفسیر بیضاوی
دہلی	۶۶۲ھ ۱۱۶۲۶	۶۱۰ھ ۱۱۱۰	اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقی شافعی	تفسیر ابن کثیر
	۶۱۰ھ ۱۱۱۰		حافظ الدین ابوالبرکات عبد اللہ بن حمد	مدارک التنزیل
	۶۸۲ھ ۱۱۸۴	۶۹۱ھ ۱۱۹۱	محمد بن احمد جلال الدین نقلی	جلالین نصف ثانی
قاہرہ	۶۱۱ھ ۱۱۱۰	۶۸۲ھ ۱۱۸۴	عبدالرحمن بن کمال جلال الدین سیوطی	جلالین نصف اول
	۶۲۲ھ ۱۱۲۳	۶۱۱ھ ۱۱۱۰	قاضی شنار اللہ پانی پتی	تفسیر منطہری
اصول تفسیر				
قاہرہ	۶۱۱ھ ۱۱۱۰	۶۸۲ھ ۱۱۸۴	جلال الدین سیوطی	ارتقان
دہلی	۶۱۱ھ ۱۱۱۰	۶۱۱ھ ۱۱۱۰	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	الفوز الکبیر
علم حدیث				
	۶۲۵ھ ۱۱۲۶	۶۱۹ھ ۱۱۲۰	ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری	صحیح بخاری
	۶۲۶ھ ۱۱۲۷	۶۲۰ھ ۱۱۲۱	ابو یوسف محمد بن یحییٰ شافعی	صحیح مسلم
	۶۲۷ھ ۱۱۲۸	۶۲۰ھ ۱۱۲۱	ابوداؤد سلیمان بن شیبہ سجستانی	سنن ابوداؤد
	۶۲۸ھ ۱۱۲۹	۶۲۰ھ ۱۱۲۱	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سوره ترمذی	سنن ترمذی و شمائل
	۶۲۹ھ ۱۱۳۰	۶۲۰ھ ۱۱۲۱	ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی مصری حنفی	شرح معانی الآثار
مکہ مکرمہ	۶۳۰ھ ۱۱۳۱	۶۱۵ھ ۱۱۱۶	ابو عبد الرحمن احمد بن علی نسائی	سنن نسائی
	۶۳۱ھ ۱۱۳۲	۶۲۰ھ ۱۱۲۱	ابو عبد اللہ محمد زبید بن ماجہ قزوینی	سنن ابن ماجہ
بیرہنپور	۶۳۲ھ ۱۱۳۳	۶۳۲ھ ۱۱۳۳	ابو عبد اللہ مالک بن انس مدنی	موطائے امام مالک
	۶۳۳ھ ۱۱۳۴	۶۳۲ھ ۱۱۳۳	محمد بن حسن شیبانی حنفی	موطائے امام محمد
	۶۳۴ھ ۱۱۳۵	۶۳۴ھ ۱۱۳۵	ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی	شکوۃ المصابیح
اصول حدیث				
مصر	۶۳۴ھ ۱۱۳۵	۶۳۴ھ ۱۱۳۵	حافظ ابن جریر عسقلانی شافعی	تجزیۃ الفکر

	۴۶۴۴ ۶۱۲۳۵	۴۵۶۶ ۶۱۱۵۶	حافظ ابن الصلاح عثمان بن عبد الرحمن شیخ عبد الحق بن سیف الدین دہلوی	مقدمہ مقدمہ مشکوٰۃ
دہلی	۴۱۰۵۲ ۶۱۶۴۶	۴۹۵۸ ۶۱۵۵۱		
فقہ				
بخارا	۵۹۲ ۶۱۱۹۶	۴۵۳۰ ۶۱۱۳۵	برہان الدین علی بن ابی بکر غنیانی صدر الشریعہ اصغر عبد اللہ بن مسعود ابو الحسین احمد بن محمد قدوری بغدادی ابو البرکات عبد اللہ بن احمد نسفی ابوالاخلاص حسن بن عمار شرنبلالی مصری ابوالولید ابن رشد محمد بن احمد قاضی شنار اللہ پانی پتی ابوطاہر سراج الدین محمد بن محمد بجاوردی	ہدایہ شرح وقایہ نقایہ قدوری کنز الدقائق نور الایضاح بدایۃ المجتہد مالابد منہ سراجی
	۴۶۴۶ ۶۱۳۴۹	۴۳۶۲ ۶۹۶۳		
	۴۴۲۸ ۶۱۰۳۶			
	۴۶۱۰ ۶۱۳۱۰			
	۴۱۰۶۹ ۶۱۶۵۸	۴۹۹۴ ۶۱۵۸۵		
	۴۵۹۵ ۶۱۱۹۹	۴۵۲۰ ۶۱۱۷۹		
	۴۱۲۲۵ ۶۱۸۱۰	۴۱۱۴۲ ۶۱۶۳۰		
	ساتویں صدی ہجری			
اصول فقہ				
سمرقند	۴۶۱۰ ۶۱۳۱۰	۴۴۰۰ ۶۱۰۱۰	ابو البرکات عبد اللہ بن احمد نسفی فخر الاسلام ابوہریر علی بن محمد بزردی نظام الدین یاسنجی بن ابراہیم شاشی شیخ احمد ملا جیون حسام الدین ابو عبد اللہ محمد بن محمد ریحانی متن شرح کے مصنف صاحب شرح وقایہ میں قاضی محب اللہ بن عبد الشکور بہاری سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی	منار الانوار اصول بزردی اصول الشاشی نور الانوار حسامی توضیح شرح تنقیح مسلم الثبوت تلویح شرح توضیح
ایسیچی	۴۳۲۵ ۶۹۳۶	۴۱۰۳۸ ۶۱۶۳۸		
	۴۶۴۴ ۶۱۲۴۹			
	۴۶۴۶ ۶۱۳۴۹			
	۴۱۱۱۹ ۶۱۶۰۸			
سرخس	۴۶۹۲ ۶۱۳۹۰	۴۶۲۲ ۶۱۳۲۶		
مناظرہ				
	۴۱۰۸۲ ۶۱۶۶۶	۴۱۰۰۰ ۱۵۹۲	شمس الدین محمد عبد الرشید بن محمد مصطفیٰ	مناظرہ رشیدیہ
عقائد یا کلام				
	۴۵۲۶ ۶۱۱۴۲	۴۳۶۱ ۶۱۰۶۸	برہان الدین عمر بن محمد نسفی	عقائد نسفی

شرح عقائد نسفی	علامه سعد الدین قفزازانی	۴۶۲۲	۴۶۹۲	سرخس
شرح مواقف	علی بن محمد سید شریف جرجانی	۴۶۳۰	۴۵۱۹	
ساره	کمال الدین محمد بن ناصر الدین	۴۵۲۷	۴۹۰۵	
خیالی حاشیه شرح عقائد	شمس الدین احمد بن موسی خیالی	۴۱۳۳۰	۴۸۶۰	
عقائد جلالی	جلال الدین محمد بن اسعد دوانی	۴۸۲۸	۴۹۰۵	
امور عامه	مرزا محمد زابدین محمد اسلم پروی	۴۱۳۳۵	۴۱۱۱	
حجۃ اللہ البالغہ	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۴۱۱۱۳	۴۱۱۵۹	دہلی

بلاغت و معانی

مختصر المعانی و مطول	علامه سعد الدین قفزازانی	۴۶۲۲	۴۶۹۲	سرخس
تلخیص الفتح	جلال الدین محمد بن عبدالرحمن قرزونی	۴۹۰	۴۵۳۹	

ادب

کلیلہ و دمنہ	ابو محمد عبداللہ بن المقفع	۴۱۰۹	۴۱۳۳	
سبہ معلقہ	جامع ابوالقاسم حماد راویہ بن سابور	۴۹۰	۴۱۵۵	
دیوان حماسہ	ابو تمام حبیب بن اوس طائی	۴۱۶۷	۴۲۳۱	موصل
دیوان مستنبی	ابوالطیب احمد بن حسین مستنبی	۴۳۰۳	۴۳۵۳	
مقامات بدیع	ابوالفضل بدیع الزمان احمد ہمدانی	۴۹۱۵	۴۳۹۵	ہرات
مقامات حریری	ابو محمد قاسم بن علی حریری بصری	۴۳۳۹	۴۵۰۱۹	بصرہ
نغمۃ الیسر و انوار الصفا	احمد بن محمد شروانی رسی	۴۱۰۵۳	۴۱۲۵۳	
مفید الطالبین	مولانا محمد حسن بن حافظ علی تانوتوی		۴۱۳۱۲	دیوبند
القرارة الرشیدہ	عبد الصلاح صبری و علی عمر بک مصری	۴۱۸۶۰	۴۱۳۳۹	قادیونہ
نغمۃ العرب	مولانا اعجاز علی بن مزاج علی ہمدانی	۴۱۸۵۳	۴۱۳۶۳	دیوبند
القرارة الراشدہ	مولانا ابوالحسن علی ندوی	۴۱۸۱۳	۴۱۳۳۷	
دروس الادب	سید سلیمان ندوی	۴۱۸۵۳	۴۱۳۰۲	
مشورۃ و معلم الانشاء	مولانا محمد رفیع ندوی	۴۱۹۲۹	۴۱۳۳۵	

حکمت یا فلسفه

	۴۶۶۰ ۶۱۲۴۶		ایشترالدین مفضل بن عمر ابره‌ری رومی	هدایت الحکمت
	۴۹۱۰ ۶۱۵۰۴		کمال‌الدین حسین بن معین الدین مبنی	مبندی شرح در حکمت
	۴۱۰۶۱ ۶۱۶۵۱		صدرالدین محمد بن ابراهیم شیرازی	صدرا
جنوبور	۴۱۰۶۲ ۶۱۶۵۲	۴۹۹۲ ۶۱۵۸۵	ملاحموبین محمد فاروقی جنوبوری اعظمی	شمس بازغ
اشتران	۴۱۲۶۸ ۶۱۸۶۱	۴۱۲۱۲ ۶۱۶۹۶	فضل حق بن فضل امام خیر آبادی	پدیه سعیدیه
بمدان	۴۲۲۶ ۶۱۰۳۶	۴۲۶۰ ۶۹۸۰	شیخ ابوعلی بن سینا	اشارات
	۴۶۰۶ ۶۱۲۰۹	۴۵۲۲ ۶۱۱۳۹	امام فخرالدین محمد بن عمر رازی	شرح اشارات

هیئت

	۴۶۱۸ ۶۱۷۲۱		شرف‌الدین ابوعلی محمود غنیمی خوارزمی	ملخص چینی
	۴۸۹۹ ۶۱۳۹۳		قاضی زاده رومی صلاح‌الدین موسی بن محمد	شرح چینی
اصفهان	۴۱۰۳۱ ۶۱۶۲۲	۴۹۵۳ ۶۱۵۳۶	بهارالدین محمد بن حسین آملی	تشریح الافلاک
	۴۱۱۲۵ ۶۱۶۳۳		امام‌الدین بن لطف‌الله لاسوری آمدطوی	تصویر شرح تشریح الافلاک

اصطلاحات

		۴۹۳۱ ۶۱۵۲۵	عبدالعلی بن محمد بن حسین برجندی تالیف	بست باب
	۴۶۶۲ ۶۱۲۶۳	۴۶۰۶ ۶۱۲۶۰	خواجه نصیرالدین طوسی شیبی	بست باب

ریاضی

اصفهان	۴۱۰۳۱ ۶۱۶۲۲	۴۹۵۳ ۶۱۵۳۶	بهارالدین آملی	خلاصه الحساب
	۴۹۰۰ ۶۱۳۹۶		مولی‌الطی لطف‌الله بن حسن توفانی رومی	سبع شداد

هندسه

	۴۶۶۲ ۶۱۲۶۳	۴۶۰۶ ۶۱۲۶۰	خواجه نصیرالدین طوسی شیبی	تحریر اقلیدس
--	---------------	---------------	---------------------------	--------------

منطق

	۴۶۶۰ ۶۱۲۴۶		ایشترالدین مفضل بن عمر ابره‌ری رومی	ایسا غوجی
	۴۶۶۵ ۶۱۲۶۶		نجم‌الدین ابوالحسن علی بن عمر قزوینی	رساله شمسیه

	۴۶۰۶ ۶۱۲۰۹	۴۵۲۲ ۶۱۱۳۴	علامه قطب الدین رازی	قطبی شرح شریعہ
مرخس	۴۵۹۲ ۶۱۳۴۰	۴۵۲۲ ۶۱۳۷۲	علامه سعد بن تفتازانی	تہذیب المنطق
ہسبان	۴۱۰۱۵ ۱۹۰۹		عبد اللہ بن حسین یزدی	شرح تہذیب
	۴۵۱۶ ۶۱۳۱۳	۴۵۳۰ ۶۱۳۳۰	سید شریف جرجانی	صغریٰ کبریٰ
	۴۱۱۱۶ ۶۱۵۰۵		محب اللہ بہاری	سلم العلوم
دہلی	۴۱۱۶۰ ۶۱۵۳۵		حمد اللہ بن شکر اللہ سندیلوی شیعہ	حمد اللہ شرح سلم
گوبانڈو	۴۱۱۶۲ ۶۱۵۳۹		بارک بن محمد دائم	قاضی مبارک شرح سلم
ناپور	۴۱۲۰۹ ۶۱۵۹۵		محمد بن قاضی غلام مصطفیٰ	ملاحسن
خیرآباد	۴۱۲۲۲ ۶۱۸۲۹		فضل امام بن محمد ارشد خیرآبادی	مرقات
	۴۵۶۰ ۶۱۳۵۹		حسام الدین حسن سکانی	قال قول شرح ایساغوجی
	۴۱۳۲۹ ۶۱۹۲۱		مولانا عبد اللہ گنگوہی	تیسیر المنطق

مخو

	۴۳۶۲ ۶۱۰۸۱		عبد القادر بن عبد الرحمن جرجانی	مآة عامل
	۴۵۲۸ ۶۱۱۳۳	۴۳۶۶ ۶۱۰۶۵	علامہ جبار اللہ زحشری	مفصل
	۴۶۱۰ ۶۱۲۱۳	۴۵۲۸ ۶۱۱۳۳	ابوالفتح ناصر بن عبد الرشید مطرزی	المصباح
تبریز	۴۶۵۵ ۶۱۲۸۹		عبد اللہ بن عمر قاضی بیضاوی شیرازی	لب الالباب
اسکندریہ	۴۶۳۶ ۶۱۲۳۸	۴۵۶۰ ۶۱۱۶۴	عثمان جمال الدین بن صاحب	کافیہ
دمشق	۴۶۶۲ ۶۱۲۶۳	۴۶۰۰ ۶۱۲۰۳	جمال الدین محمد بن عبد اللہ طائی	افیہ
	۴۶۵۵ ۶۱۳۵۶		سراج الدین عثمان اودھی	ہدایۃ النحو
	۴۶۶۱ ۶۱۳۹۰	۴۶۰۵ ۶۱۳۰۵	ابن ہشام عبد اللہ بن یوسف مصری	شذور الذهب و مغنی اللیب
	۴۵۱۶ ۶۱۳۱۳	۴۶۳۰ ۶۱۳۳۰	سید شریف جرجانی	نومیرو شرح مآة عامل
	۴۶۶۹ ۶۱۳۶۶	۴۶۹۳ ۶۱۲۹۳	ابن عقیل عبد اللہ بن عبد الرحمن	شرح الفیہ
ہرات	۴۸۹۸ ۶۱۳۹۲	۴۸۱۶ ۶۱۳۱۳	عبد الرحمن بن احمد جامی	شرح ملاحامی
	۴۱۳۶۵ ۶۱۹۴۹	۴۱۲۹۹ ۶۱۸۸۱	علی بن صالح الجارم مصری	النحو الواضح

	<p>۱۳۲۸ ۶۱۹۱۰</p> <p>۱۳۲۹ ۶۱۹۳۰</p> <p>۱۳۶۱ ۶۱۹۵۲</p>	<p>۱۲۵۴ ۶۱۸۳۰</p> <p>۱۲۸۰ ۶۱۸۶۳</p>	<p>حافظ عبد الرحمن امرتسری</p> <p>حمید الدین فراہی اعظمی</p> <p>مولانا مشتاق احمد چر تھا ولی</p>	<p>کتاب النحو</p> <p>اسباق النحو</p> <p>علم النحو</p>
ص ر ف				
اسکندریہ	<p>۵۶۲۶ ۶۱۲۳۸</p> <p>۶۵۵۸ ۶۱۳۵۶</p> <p>۸۱۶ ۶۱۳۱۳</p> <p>۸۱۹ ۶۱۳۱۶</p> <p>۱۰۹۰ ۶۱۶۶۹</p> <p>۱۲۶۹ ۶۱۸۶۶</p> <p>۱۳۲۸ ۶۱۹۱۰</p> <p>۱۳۶۱ ۶۱۹۵۲</p> <p>۱۳۵۱ ۶۱۹۳۲</p>	<p>۵۵۶۰ ۶۱۱۶۳</p> <p>۶۴۲۰ ۶۱۳۳۰</p> <p>۱۲۲۸ ۶۱۸۱۳</p> <p>۱۲۵۶ ۶۱۸۳۰</p>	<p>عثمان جمال الدین ابن صاحب</p> <p>سراج الدین عثمان اودھی</p> <p>شیخ حمزہ بدایونی</p> <p>سید شریف جرجانی</p> <p>صفی الدین بن نصیر الدین ردولوی جوپوری</p> <p>قاضی علی اکبر الہ آبادی</p> <p>مفتی عنایت احمد بن منشی محمد بخش</p> <p>حافظ عبد الرحمن امرتسری</p> <p>مولانا مشتاق احمد چر تھا ولی</p> <p>شیخ احمد حملادوی</p>	<p>شافیہ</p> <p>میزان الصرف</p> <p>منشعب</p> <p>صرف میر</p> <p>پنج گنج دستور البتدی</p> <p>فصول اکبری</p> <p>علم الصیف</p> <p>کتاب الصرف</p> <p>علم الصرف</p> <p>شد العرف</p>
ت ح و ی د ا				
دائریہ	<p>۵۳۳۳ ۶۱۰۵۶</p> <p>۵۵۹۰ ۶۱۱۹۲</p> <p>۸۳۳ ۶۱۳۳۰</p> <p>۱۲۶۶ ۶۱۹۳۲</p> <p>۱۳۳۹ ۶۱۹۳۰</p> <p>۱۳۶۲ ۶۱۹۳۲</p> <p>۱۳۶۱ ۶۱۹۵۶</p> <p>۱۳۹۱ ۶۱۹۶۶</p>	<p>۵۲۶۱ ۶۹۸۱</p> <p>۵۵۳۸ ۶۱۱۳۳</p> <p>۶۵۵۱ ۶۱۳۵۰</p> <p>۱۲۹۶ ۶۱۸۶۹</p> <p>۱۲۸۰ ۶۱۸۶۳</p> <p>۱۲۹۰ ۶۱۸۶۳</p> <p>۱۳۳۳ ۶۱۹۳۳</p> <p>۱۳۶۰ ۶۱۹۳۱</p>	<p>ابو عمر عثمان بن سعید دانی</p> <p>ولی اللہ ابوالقاسم قاسم بن فیروز شاطبی</p> <p>ابوالخیر محمد بن محمد بن علی جزری</p> <p>قاری عبد الوحید الہ آبادی</p> <p>قاری عبد الرحمن بن محمد بشیر مکی</p> <p>مولانا اشرف علی تھانوی</p> <p>قاری ضیاء الدین احمد الہ آبادی</p> <p>قاری سعید احمد اجراڑوی تالیف ۱۳۳۳ ۶۱۹۳۳</p> <p>قاری ریاست علی بصری آبادی امسوی</p> <p>قاری ابوالحسن اعظمی</p>	<p>تیسیر</p> <p>شاطبیہ</p> <p>مفسر جزیریہ النشر وطیبیہ النشر</p> <p>ہدیۃ الوحید</p> <p>فوائد مکیہ</p> <p>جمال القرآن</p> <p>ضیاء القراءۃ غلامۃ البیت</p> <p>مفتاح التجویہ</p> <p>غلامۃ التجویہ</p> <p>حامل قرأت عشرہ قرآن</p>
کھانہ بھون				
مسو				

		۱۳۷۲ ۶۱۹۰۴	قاری محب الدین بن ضیاء الدین الہ آبادی قاری ظہیر الدین معروفی	مفتی توحید و معرفۃ الرسوم احیاء المعانی
پورہ معروف	۱۳۰۳ ۶۱۹۸۳	۱۳۳۱ ۶۱۹۱۲		
ط ب				
ہمدان	۳۲۲۶ ۶۱۰۳۶	۳۳۶۰ ۶۹۸۰	شیخ ابو علی بن سینا شرف الدین ابو علی محمود چغینی خوارزمی علی بن خرم علاء الدین بن نقیس مصری علامہ اقرائی رومی محمد بن محمد نقیس بن عوض بن حکیم کرمانی	قانون قانونیچہ موجز القانون شرح الموجز شرح اسباب نقیسی
	۴۱۸ ۶۱۲۷۱			
	۴۸۶ ۶۱۲۸۸	۴۰۶ ۶۱۲۱۰		
	۶۶۵ ۶۱۳۶۳			
	۸۲۱ کے بعد ۶۱۳۳۸			
تاریخ				
	۲۱۸ ۶۸۳۳		عبد الملک بن ہشام بن ایوب حمیری ابو جعفر محمد بن جریر طبری محمد بن ابی القاسم عبد الکریم شہرستانی ولی الدین عبد الرحمن بن محمد اشعری جلال الدین سیوطی جرجی بن جبیب زیدان محمی الدین احمد خیاط محمد بن عقیفی خضری طلعت بن حسن بن حرب	شیراز بن ہشام تاریخ الامم والملوک الملل والنحل مقدمہ ابن خلدون تاریخ الخلفاء التمدن الاسلامی ردوس تاریخ الاسلامی مآثر الامم الاسلامیہ دول العرب الاسلامیہ
مصر	۲۱۰ ۶۹۳۳	۲۲۲ ۶۸۳۹		
قاہرہ	۵۲۸ ۶۱۱۵۲	۲۶۶ ۶۱۰۶۵		
	۸۰۸ ۶۱۳۰۶	۶۳۲ ۶۱۳۳۲		
	۹۱۱ ۶۱۵۰۵	۸۲۹ ۶۱۳۴۵		
قاہرہ	۱۳۲۲ ۶۱۹۱۳	۱۲۶۸ ۶۱۸۶۱		
	۱۳۲۲ ۶۱۹۱۳	۱۲۹۲ ۶۱۸۶۵		
	۱۳۳۵ ۶۱۹۲۶	۱۲۸۹ ۶۱۸۶۲		
	۱۳۶۰ ۶۱۹۳۱	۱۲۹۳ ۶۱۸۶۶		
لغت				
بصرہ	۱۶۰ ۶۶۶۶	۹۲ ۶۶۱۲	خلیل بن احمد امام نحو علامہ اصمعی بصری امام لغت ابو منصور ابو نصر اسمعیل جوہری ابو الحسن علی بن اسمعیل ابن سیدہ	کتاب العین فتح الانساب کتاب اللجج ضد التہذیب المہذب الصحاح الخصص والحکم
	۲۱۳ ۶۸۲۸	۱۲۳ ۶۶۴۱		
	۳۶۰ ۶۹۸۱			
	۳۹۵ ۶۱۰۰۵			
	۴۵۸ ۶۱۰۶۶			

۶۱۶۹ ۶۱۳۱۶	۶۱۲۶۵ ۶۱۸۴۹	ابو الفضل ابن منظور جمال الدین محمد الدین بن یعقوب فیروز آبادی	لسان العرب القاموس المحیط والقابوس
۶۱۸۱۶ ۶۱۳۳۰	۶۱۷۸۴ ۶۱۸۶۷	سعید شرتونی لوئیس معلوف بیوعی	اقرب الموارد المنجد
۶۱۳۶۵ ۶۱۹۴۶	۶۱۳۶۵ ۶۱۹۴۶	محمد حسن مبارکپوری اعظمی، طبع ۱۳۶۵ ۶۱۹۴۶	المعجم الاعظم مصباح اللغات
۶۱۳۹۱ ۶۱۹۷۱		ابو الفضل مولانا عبد الحفیظ لمیادی	القاموس الجدید
۶۱۳۱۵ ۶۱۹۹۵		مولانا وحید الزمان کیرانوی	

هـَ اَکْرَ عَلِیَّ

۶۱۸۶۶	۶۱۲۹۳	قیام	پٹنہ، بہار	مکتبہ خدا بخش
۶۱۹۰۶	۶۱۳۲۳	تعمیر	دیوبند، یوپی، قیام ۱۲۸۳ ۶۱۸۶۶	کتب خانہ دارالعلوم
۶۱۶۹۳	۶۱۲۰۸	قیام	راپور، یوپی	مکتبہ رضا شعبیہ
۶۱۹۱۲	۶۱۳۳۰	قیام	حیدرآباد، آندھرا پردیش	کتب خانہ آصفیہ کلا عالی
۶۱۸۸۸	۶۱۳۰۵	قیام	حیدرآباد، آندھرا پردیش	دائرة المعارف العثمانیہ
۶۱۹۱۴	۶۱۳۳۲	قیام	اعظم گڑھ، یوپی	دائرة المصنفین
۶۱۹۲۳	۶۱۳۳۱	قیام	دہلی	مکتبہ جامعہ ملیہ
۶۱۹۳۸	۶۱۳۵۷	قیام	دہلی	ندوة المصنفین
۶۱۹۶۰	۶۱۳۸۰	افتتاح	علیگڑھ، یوپی، تاسیس ۱۳۶۵ ۶۱۹۵۵	مکتبہ آزاد مسلم یونیورسٹی

مِدَا اِرَاسِ اِسْلَامِیَہ

۶۱۶۸۰	۶۱۱۹۴	قیام	نشأة ثانیہ ۱۳۶۸ ۶۱۹۴۹	صدر عالیہ کلکتہ بنگال
۶۱۸۶۶	۶۱۲۸۳	"	یوپی	دارالعلوم دیوبند، سہارنپور
۶۱۸۶۸	۶۱۲۸۴	"	"	منظار علوم، سہارنپور
۶۱۸۷۰	۶۱۲۸۶	"	گجرات	دارالعلوم اشرفیہ نائیر سورت

۶۱۸۴۵	۱۲۹۲	قیام	جنوبی ہند	جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن
۶۱۸۴۶	۱۲۹۳	"	یوپی	مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
۶۱۸۴۷	۱۲۹۵	"	بہار	جامعہ قاسمیہ کچھری روڈ گیا
۶۱۸۴۹	۱۲۹۶	"	یوپی	جامعہ قاسمیہ شاہی مسجد مراد آباد
۶۱۸۴۹	۱۲۹۶	"	"	جامعہ مفتاح العلوم شاہی مسجد کٹرہ منو
۶۱۸۸۳	۱۳۰۰	"	"	مدرسہ ادویہ مراد آباد
۶۱۸۸۳	۱۳۰۰	"	"	جامعہ اسلامیہ جامعہ مجددیہ
۶۱۸۸۳	۱۳۰۰	"	"	دارالمبلغین پانانالہ لکھنؤ
۶۱۸۸۳	۱۳۰۱	"	"	جامعہ مصباح العلوم کویا کونج
۶۱۸۸۳	۱۳۰۱	"	مدرس	مدرسہ الباقیات الصالحات ویلور
۶۱۸۸۳	۱۳۰۱	"	یوپی	دارالعلوم منواتھہ بھجن
۶۱۸۹۳	۱۳۱۰	"	"	منظر العلوم کچی باغ بنارس
۶۱۸۹۳	۱۳۱۰	"	"	دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
۶۱۸۹۳	۱۳۱۲	"	"	جامع العلوم مظفر پور
۶۱۸۹۳	۱۳۱۲	"	بہار	مدرسہ امینیہ کشمیری گیٹ
۶۱۸۹۴	۱۳۱۵	"	دہلی	جامعہ حیات العلوم مبارک پور اعظم گڑھ
۶۱۸۹۹	۱۳۱۶	"	یوپی	جامعہ اسلامیہ ریوڑی تالابنارس
۶۱۹۰۰	۱۳۱۸	"	"	مدرسہ جمالیہ برام پور
۶۱۹۰۰	۱۳۱۸	"	مدرس	مدرسہ عثمانیہ بیول بیول دھنک
۶۱۹۰۳	۱۳۲۲	"	بہار	جامعہ عربیہ اسلامیہ تحصیل بلسار
۶۱۹۰۵	۱۳۲۶	"	گجرات	مدرسہ الاصلاح سرایمیر اعظم گڑھ
۶۱۹۰۹	۱۳۲۷	"	یوپی	مدرسہ اسلامیہ شمس الہدی پٹنہ
۶۱۹۱۲	۱۳۳۰	"	بہار	جامعہ حسینیہ راندر سورت
۶۱۹۱۶	۱۳۳۵	"	گجرات	جامعہ عثمانیہ حیدرآباد
۶۱۹۱۸	۱۳۳۶	"	اندھرا پردیش	

۱۹۲۰ء	۱۳۳۸ھ	قیام	دہلی	جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی
۱۹۲۳ء	۱۳۴۳ھ	"	مدین	جامعہ دارالسلام کراچہ
۱۹۲۶ء	۱۳۴۶ھ	"	بہار	جامعہ رحمانی خانقاہ رحمانی ٹنکڑ
۱۹۳۰ء	۱۳۴۹ھ	"	یوپی	بیت العلوم سر ائیر اعظم گڑھ
۱۹۳۱ء	۱۳۵۰ھ	"	"	جامعہ الفلاح بلراکھنہ اعظم گڑھ
۱۹۳۴ء	۱۳۵۳ھ	"	"	اشرف العلوم گنگوہ سہارنپور
۱۹۵۲ء	۱۳۷۱ھ	"	"	جامعہ عربیہ اسلامیہ تھورا باندہ
۱۹۵۶ء	۱۳۷۵ھ	"	"	جامعہ عربیہ حیات العلوم مراد آباد
۱۹۶۳ء	۱۳۸۳ھ	"	"	الجامعہ السلفیہ مرکزی دارالعلوم بنارس
۱۹۶۲ء	۱۳۹۲ھ	"	"	الجامعہ الاشرافیہ مبارکپور اعظم گڑھ
۱۹۶۹ء	۱۳۹۹ھ	"	"	مرقاۃ العلوم سونا تھہ بھجن

(فہرست مدارس نداء اسلام کلکتہ ۱۹۷۱ء و البلاغ لیبی تعلیمی نبرہ فروری ۱۹۵۵ء)

دارالعلوم دیوبند ایک نظر میں

سرپرست حضرات	(۱) مولانا محمد قاسم نانوتوی، د ۱۲۳۸ھ، م ۱۲۹۶ھ، ۱۸۷۶ء — (۲) مولانا شامیہ گنگوہی، د ۱۲۳۴ھ، م ۱۳۲۳ھ، ۱۸۶۸ء — (۳) شیخ الہند مولانا محمد الحسن دیوبندی، د ۱۲۴۹ھ، م ۱۳۲۹ھ، ۱۸۵۱ء — (۴) مولانا عبد الرحیم انپوری، د ۱۲۶۲ھ، م ۱۳۳۶ھ، ۱۸۵۶ء — (۵) مولانا اشرف علی تھانوی، د ۱۲۸۰ھ، م ۱۳۶۴ھ، ۱۸۶۳ء — (۶) مولانا فریح الدین
مہتمم حضرات	(۱) حاجی عابد حسین دیوبندی، د ۱۲۵۵ھ، م ۱۳۳۱ھ، ۱۹۱۳ء — (۲) مولانا فریح الدین دیوبندی، د ۱۲۵۲ھ، م ۱۳۰۵ھ، ۱۸۹۱ء — (۳) حاجی فضل حق دیوبندی، د ۱۲۵۶ھ، م ۱۳۰۵ھ، ۱۸۹۱ء — (۴) مولانا محمد میسر نانوتوی، د ۱۲۴۶ھ، م ۱۳۳۱ھ، ۱۸۳۱ء — (۵) مولانا محمد احمد نانوتوی، د ۱۲۶۹ھ، م ۱۳۴۶ھ، ۱۹۲۸ء — (۶) مولانا حبیب الرحمن عثمانی دیوبندی، د ۱۲۴۵ھ، م ۱۳۲۵ھ، ۱۹۲۹ء — (۷) مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی، د ۱۲۸۵ھ، م ۱۳۶۹ھ، ۱۹۲۹ء — (۸) قاری محمد طیب دیوبندی، د ۱۳۱۵ھ، م ۱۳۰۳ھ، ۱۸۹۵ء — (۹) مولانا مرغوب الرحمن بجنوری، د ۱۳۳۲ھ، م ۱۳۳۲ھ، ۱۹۱۹ء —
صدر مدرس حضرات	(۱) مولانا محمد یعقوب نانوتوی، د ۱۲۴۹ھ، م ۱۳۰۲ھ، ۱۸۸۳ء — (۲) مولانا سید احمد دہلوی — (۳) شیخ الہند مولانا محمد الحسن دیوبندی، د ۱۲۶۹ھ، م ۱۳۳۹ھ، ۱۸۵۱ء —

(۳) علامہ نور شاہ کشمیری، ۱۲۹۲ھ، ۱۲۵۲ھ، ۱۲۵۲ھ، ۱۲۵۲ھ
 (۵) شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی
 (۶) علامہ محمد ابراہیم بلیاوی، ۱۳۰۶ھ، ۱۲۸۹ھ، ۱۲۸۹ھ، ۱۲۸۹ھ
 مولانا فرالدین احمد راد آبادی، ۱۳۰۶ھ، ۱۲۸۹ھ، ۱۲۸۹ھ، ۱۲۸۹ھ
 (۸) مولانا فرخ حسن راد آبادی، ۱۳۲۳ھ، ۱۲۸۹ھ، ۱۲۸۹ھ، ۱۲۸۹ھ
 (۹) مولانا معراج الحق دیوبندی، ۱۳۲۶ھ، ۱۲۸۹ھ، ۱۲۸۹ھ، ۱۲۸۹ھ
 نصیر احمد بلند شہری، ۱۳۳۶ھ، ۱۲۸۹ھ، ۱۲۸۹ھ، ۱۲۸۹ھ

صدر مفتی حضرات
 (۱) مفتی عزیز الرحمن دیوبندی، ۱۲۶۵ھ، ۱۲۴۶ھ، ۱۲۴۶ھ، ۱۲۴۶ھ
 مولانا اعجاز علی امروہوی، ۱۲۹۹ھ، ۱۲۸۸ھ، ۱۲۸۸ھ، ۱۲۸۸ھ
 (۳) مفتی ریاض الدین بھٹوی، ۱۳۲۶ھ، ۱۲۸۸ھ، ۱۲۸۸ھ، ۱۲۸۸ھ
 (۴) مفتی محمد شفیع دیوبندی، ۱۳۱۲ھ، ۱۲۹۹ھ، ۱۲۹۹ھ، ۱۲۹۹ھ
 (۵) مفتی محمد سہول بھگلپوری، ۱۳۲۸ھ، ۱۲۹۹ھ، ۱۲۹۹ھ، ۱۲۹۹ھ
 (۶) مولانا مفتی کفایت اللہ، ۱۲۹۲ھ، ۱۲۸۵ھ، ۱۲۸۵ھ، ۱۲۸۵ھ
 مفتی فاروق احمد
 (۸) مفتی ہمدی حسن شامی بھٹوی، ۱۳۰۶ھ، ۱۲۸۸ھ، ۱۲۸۸ھ، ۱۲۸۸ھ
 (۹) مفتی محمد حسن گنگوہی، ۱۳۲۵ھ، ۱۳۱۶ھ، ۱۳۱۶ھ، ۱۳۱۶ھ
 اسیٹھوی

تعداد فضلاء دارالعلوم ۱۳۲۸ھ تا ۱۳۱۴ھ

۸	تھائی لینڈ	۱	مین	۱۱	ایران	۲۰۳۶۹	ہندستان
۲	نیوزی لینڈ	۱	انڈونیشیا	۲	عراق	۱۵۲۴	پاکستان
۱	فرانس	۵۱۸	فلپینا	۲	کویت	۲۱۵۳	بنگلہ دیش
۷	فجی	۱	کبوڈیا	۲	سعودی عرب	۱۱۸	افغانستان
۵۰۷۸	تعداد دیگر ملک	۱۶	امریکہ	۶	لبنان	۱۱۹	نیپال
۲۰۳۶۹	تعداد اندرون ملک	۲۳۷	افریقہ	۱	مسقط	۱۶۰	برما
۲۵۴۵۷	کل تعداد	۲۱	برطانیہ	۱	مالدیپ	۱۹	شری لنکا
۵۱۹۲۵	تعداد استفیدیہ	۶	سوڈان	۲۰	ترکستان	۴۴	چین
۷۷۳۸۲	کل تعداد	۴	ویٹنام	۱	مصر	۷۰	روس

۱۳۱۴ھ میں تعداد طلبہ ۱۴۰۰ • سالانہ بجٹ ۳۷ لاکھ روپے • ۱۳۱۴ھ میں تعداد طلبہ ۳۰۰۰ •
 سالانہ بجٹ تین کروڑ روپے اور چار کونٹل غلہ • (دارالعلوم ایک نظمیں دارالعلوم کی صد سالہ زندگی ۸۶)

دارالعلوم کی کارکردگی ۱۳۸۲ تا ۱۳۸۳ھ

۱۶۴	اعلیٰ درجہ مفتی	۶۸۴	صحافی	۵۳۶	مشائخِ ظہریت
۱۱۲	اعلیٰ درجہ مناظر	۲۸۸	طیب	۵۸۸۸	مدرسین
۱۰۸	اعلیٰ درجہ صحافی	۷۴۸	خدامین مہجارت	۴۲۸۸	بلغینِ خطیب
۲۸۸	اعلیٰ خطیبِ مبلغ	۸۹۳۶	فضلاء قائم کردہ مدارس	۱۱۶۴	مصنفین
۱۶۴	اعلیٰ درجہ طیب	۴۴۸	اعلیٰ درجہ مدرسین	۱۷۸۴	مفتی
۷۳۱۷	کل فضلاء	۲۷۶	اعلیٰ درجہ مصنفین	۱۵۴۰	مناظر

دارالعلوم کی صد سالہ زندگی ۸۶

کتابوں کی نشر و اشاعت

کتابوں کی اشاعت میں ہندستان دنیا کا سب سے بڑا ساتواں ملک ہے اور انگریزی زبان کی اشاعت میں اس کا تیسرا درجہ ہے یعنی امریکہ و برطانیہ کے بعد اس کا تیسرا نمبر ہے، کینیڈا و آسٹریلیا اس سے پیچھے ہیں جبکہ ان کی ملکی زبان انگریزی ہے، ہندستانی ناشرین یہ کتابیں ملک سے باہر ایشیا، افریقہ اور یورپین ممالک کو بھی بھیجتے ہیں۔ ۱۹۸۰ء کے اعداد و شمار کے مطابق ہندستان میں کل ۱۶۴۶۶ کتابیں شائع ہوئیں جن میں ۱۷۵۰۰ انگریزی، ۲۲۰۰ ہندی، ۱۰۰۰ بنگالی، ہزار سے کچھ زائد مراٹھی، ۹۰۰ تامل، ۵۰۰ گجراتی اور اردو زبان کی ۲۰۰ کتابیں تھیں، بقیہ کتابیں علاقائی زبانوں میں شائع ہوئیں۔ ہندستان میں چھوٹے بڑے ۱۲۰۰۰ ناشرین جو ہر قسم کی کتابیں چھاپتے ہیں۔ ابتدائی و متوسط درجوں کی درسی کتب حکومت کی نگرانی میں شائع ہوتی ہیں۔ انگریزی کتب کے ناشر دہلی، کلکتہ، بمبئی میں اور مقامی زبانوں کے مختلف بڑے بڑے شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں (بخشیات کلکتہ ۱۵ دسمبر ۱۹۸۳ء)

امام احمد بن حنبل کا جنازہ

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ کی نماز جنازہ میں آٹھ لاکھ مرد، ۶۰ ہزار عورتیں شریک تھیں ان کی وفات کے دن بیس ہزار یہود، نصاریٰ اور مجوس اسلام لائے، ان کے مرنے کا غم مسلمان یہود، نصاریٰ، مجوس چار قوموں نے منایا۔ (حیاء الحیوان اردو ص ۲۲۹)

اهم ایجادات

۱۸۶۱ء	گیٹنگ، امریکہ	مشین گن	۱۸۶۳ء	فاران بیٹ، جرمنی	تھرمامیٹر
۱۸۵۴ء	پنے، فرانس	فوٹو گرافی	۱۸۶۵ء	واٹ، انگلینڈ	بھاپ کا انجن
۱۸۸۶ء	بنیسلا، جرمنی	بجلی کا پنکھا	۱۸۰۶ء	دونسٹن، انگلینڈ	کیمبرہ
۱۸۹۵ء	ڈبلوکے، روس	ایکس رے	۱۸۰۶ء	فلٹن، امریکہ	دخان جہاز
۱۸۹۵ء	رڈولف ڈیزل، جرمنی	ڈیزل انجن	۱۸۲۱ء	اسٹیفن، انگلینڈ	ریل کا انجن
۱۹۰۳ء	رائٹ برادرین، امریکہ	ہوائی جہاز	۱۸۲۵ء	جی مارکونی، اطالی	ریڈیو
۱۹۲۶ء	جان برڈ اسکاٹ لینڈ	ٹیلی ویژن	۱۸۳۴ء	مورس، امریکہ	ٹیلی گراف

ساکٹ کا زمانہ

اکتوبر ۱۹۵۷ء میں سب سے پہلے روس نے زمین کے گرد چکر لگانے والا ۵۰۰ میل بلندی پر اسپوٹنک سیارہ چھوڑا، دوسرا اسپوٹنک ایک کتیا کے ساتھ ۱۰۵۶ میل تک اڑایا۔ ۳ جون ۱۹۵۸ء کو امریکہ نے پہلا سیارہ ایکورل ۱۵۸۷ میل بلند اڑایا۔ ۱۳ ستمبر کو روس نے لونا ۲ چھوڑا جو ۳۵ گھنٹے بعد چاند کے مدار میں پہنچا، پھر دوسرا ساکٹ چھوڑے۔ امریکہ نے پائیز ۷۱۳۰ میل بلند اڑایا۔ ۱۹۵۹ء میں روسی لونگ نے سورج کے گرد چکر لگایا، دوسرے لونگ نے چاند کے ریڈیو فوٹوزمین پر بھیجے، پھر امریکہ نے گارڈن اور پائیز چھوڑے۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۹ء کو روسی ساکٹ چاند پر پہنچا۔ ۱۹۶۱ء میں امریکی ساکٹ زہرہ کے پاس گیا۔ ۱۵ مئی ۱۹۶۱ء کو روس نے پہلا خلائی طیارہ چھوڑا۔ امریکہ نے میڈاس ۲ چھوڑ کر خلا سے جاسوسی کا پہلا تجربہ کیا۔ ۱۹ اگست ۱۹۶۱ء کو روس نے خلائی طیارہ میں کتے بھیجے۔ ۱۹۶۱ء میں روس نے اسپوٹنک ۲ چھوڑا۔ ۱۲ اپریل ۱۹۶۱ء کو روسی خلا باز یوری گلگارین ۲۵۰۰۰ بلندی تک اڑ کر ایک گھنٹہ ۴۸ منٹ خلا میں رہا۔ ۱۴ اگست ۱۹۶۱ء کو شیلٹو ۴۳۴۰۰۰ میل بلندی پر چکر ۲۵ گھنٹہ ۱۸ منٹ میں ۱۴ چکر لگائے۔ ۱۹۶۲ء میں امریکہ نے میرینر ساکٹ داغا۔ ۲۷ فروری ۱۹۶۲ء کو امریکی خلا باز جان گلارین اور کارپینر ۸۱۰۰۰ میل بلند جا کر ۵۶ منٹ میں مدار کے تین چکر کائے۔ ۱۵ اگست ۱۹۶۲ء کو روسی خلا باز نیکولینو نے ۱۶۲۵۰۰۰ میل بلند جا کر ۹۴ گھنٹے، ۳۵ منٹ میں ۲۴ چکر لگائے۔ ۱۵ اگست ۱۹۶۲ء کو روسی خلا باز پوپوچ نے ۱۲۳۲۵۰۰ میل بلند

جا کر ۲ گھنٹے ۵ منٹ میں ۸ چکر لگائے۔ ۳ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو امریکی والٹر شبر رائے نے ۱۳ گھنٹے ۱۳ منٹ میں ۶ چکر لگائے۔ ۱۹۶۳ء میں روس نے لونگ سیارہ چھوڑا۔ ۶ مئی ۱۹۶۳ء کو گورڈن کو پر امریکی نے ۲۴ گھنٹے ۱۳ منٹ میں ۲۲ چکر لگائے۔ ۹ جون ۱۹۶۳ء کو والبری وانکووسکی روسی نے ۲۰۶۰۰۰ میل بلندی پر چکر ۱۱ گھنٹے میں ۸۲ چکر لگائے۔ ۱۸ مارچ ۱۹۶۵ء کو ایلیسی لیونیو، پاول بلایوروی نے پہلی بار خلا میں ۳۰ منٹ تک سیر کی۔ ۸ دسمبر ۱۹۶۵ء کو فرینک بورین جیمس لوہل امریکی دو ہفتے کے خلائی سفر پر گئے۔ ۱۹۶۶ء میں روس کا لونا ۱۹ چاند پر اترتا۔ ۲۵ اپریل ۱۹۶۶ء کو بلاوی میرکو مارو روسی خلا میں گئے، واپسی کے وقت مر گئے۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۶ء پولو میں امریکی والٹر اسکر اوغیرہ نے ۱۱ روز خلائی سفر کیا۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۶ء روس نے سویوز ۱۲ سے خلا میں بھیجے جن کے سفر اپنے طیارہ سے دوسرے طیارہ میں گئے۔ ۱۶ جنوری ۱۹۶۹ء سویوز ۱۲، ۱۲ طیارے خلا میں ایک دوسرے سے ملے۔ ۳ مارچ ۱۹۶۹ء ڈیوڈ اسکاٹ امریکی پولو ۱۲ میں خلائی سفر پر گیا۔ امریکہ نے میریزڈ مرتخ کی گردش کیلئے چھوڑا۔ روس کا ویس دی زہرہ پر اترتا۔ ۱۰ مئی ۱۹۶۹ء امریکہ نے پولو ۱۲ چھوڑا۔ ۱۶ جولائی ۱۹۶۹ء پولو ۱۲ سے آرم اسٹراٹگ اور ایٹون امریکی چاند پر اترے، یہ پہلا انسانی قدم چاند پر تھا۔ یہ لوگ ۲۰ جولائی کو بحر الکاہل میں اترے۔ روس نے سویوز ۱۲، ۱۲ مسافروں کے ساتھ بھیجے۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۹ء روس نے سویوز ۱۲ چھوڑا۔ ۱۹ نومبر ۱۹۶۹ء پولو ۱۲ امریکہ سے چاند پر تین آدمی اترے۔ ۵ دسمبر ۱۹۶۹ء پولو ۱۲ ایک سے شیفرڈ اور ایڈگر مشیل نے چاند گھنٹے چاند پر سیر کی، وہاں سے زمین پر پریس کانفرنس کی اور اخبار نویسوں سے بات کی، ۹ فروری کو زمین پر اترے۔ ۳۰ جولائی ۱۹۶۹ء کو پولو ۱۲ سے امریکی اردن وغیرہ چاند پر اترے، ۱۷ اگست کو زمین پر آئے۔ ۱۹ اپریل ۱۹۷۰ء روس نے خلا میں سائنسی تجربہ گاہ قائم کی۔ ۲۲ اپریل کو سویوز ۱۲ میں تین مسافر بھیجے۔ ۶ جون سویوز ۱۲ سے خلا میں آدمی بھیجے۔ ۱۱ نومبر ۱۹۷۰ء میریزڈ کو امریکہ نے مرتخ تصاویر لینے بھیجا۔ ۸ دسمبر ۱۹۷۰ء امریکہ نے پولو ۱۲ سے یوگن کرن اور نالدیونس کو چاند مدار پر تجربہ بات کیلئے بھیجا، ۲۰ دسمبر کو لوٹے۔ ۳۱ مئی ۱۹۷۱ء امریکہ نے چارلس کونارڈ، جے وینز کو اسکاٹ لیب اول میں بھیجا ۲۶ دن خلا میں رہے سوچ کی معلومات حاصل کیں۔ ۱۶ نومبر ۱۹۷۳ء کی اسکاٹ لیب میں ولیم پوگ اور جیرالد کار خلا میں ۸۳ دن رہے۔ ۱۹۷۳ء سویوز ۱۲ روس سے نکولائی او اناتولی خلا میں گئے۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۳ء روسی لونا ۲۳ سے چاند کی مٹی تحقیقات کیلئے لائی گئی۔ ۱۱ جنوری ۱۹۷۵ء سویوز ۱۲ سے جنوبی گرینچو خلائی سفر پر گئے۔ امریکہ اور روس چاند پر جہاز گاڑ چکے ہیں۔ ۱۹۷۵ء میں ہندستان نے پہلا سیارہ چھوڑا، جولائی ۱۹۷۵ء میں ۱۹۷۵ء میں سیارہ چھوڑا، ۱۹ جون ۱۹۷۵ء کو اپیل سیارہ چھوڑا (محزن المعلوما ۲۱۵) آرم اسٹراٹگ چاند پر معروضی القراکاشان دیکھ کر مسلمان ہو گیا، دہانہ نامہ دار العلوم (۱۹۷۹)

بڑی چیزیں

سب سے بڑا برعظیم ایشیا ۳۳۹۹۹۰۰۰ مربع کلومیٹر — سب سے بڑا بحر اعظم بحر الکاہل
 ۶۳۹۸۷۰۰۰ مربع میل — سب سے بڑا ریگستان شمالی افریقہ ۳۰۰۰۰۰۰۰ مربع میل —
 سب سے اونچی چوٹی کوہ ہمالیہ ۲۹۰۲۸ فٹ (۸۸۳۸ میٹر) — سب سے بڑا شہر لندن ۱۱۶۲ مربع کلومیٹر
 میٹر — سب سے بڑی دیوار دیوار چین ۲۳۹۰ کلومیٹر — سب سے اونچی عمارت ۱۱۳ منزلہ ۴۴۰ میٹر
 بیڑ بننے (چکاگو) — سب سے بڑی ریلوے لائن ۸۹۶۳ کلومیٹر روس میں تعمیر شدہ — سب سے تیز
 رفتار گاڑی جاپان میں ۳۲۰ میل فی گھنٹہ — سب سے بڑا پیٹ فارم کھم گنگ پور ۲۰۳۳ فٹ لمبا —
 سب سے اونچا درخت جینٹ سیکوپا امریکہ ۲۶۸ فٹ — ہندستان کی سب سے بڑی نیشنل لائبریری کلکتہ ۱۸۷۵
 چودہ لاکھ کتابیں — سب سے زیادہ بارش کا علاقہ ہندستان میں حیرا پونجی ۳۰۰ اینچی میٹر — قطب سینا
 دہلی ۲۸۸ فٹ بلند ۳۷۹ زینے — گول گنبد بجا پور تعمیر عادل شاہ ۱۹۹ فٹ بلند — سون پور پیل کی
 لمبائی ۱۰۵۲ فٹ — دریاے برہمپترا آسام کی لمبائی ۲۷۰۰ کلومیٹر — دو کھجے کا ہار وہیل ۲۱۵۰
 فٹ لمبا — تاج محل آگرہ ۱۰۶ فٹ بلند — وکٹوریہ میموریل کلکتہ ۱۰۲ فٹ بلند — سب سے لمبی سڑک
 گراند ٹرنک کلکتہ تا امرتسر ۲۳۱۵ کلومیٹر — بلند دروازہ فتح پور سیکری ۷۰ فٹ تعمیر اکبر بادشاہ ۱۵۷۰
 دریاے نیل افریقہ کی لمبائی ۳۱۶۰ میل — دریاے ستلج پر دنیا کا سب سے اونچا ۲۲۵ میٹر بلند بھاگروہ
 بند جو اکتوبر ۱۹۶۳ء میں مکمل ہوا دمنجن السلطومات

ہولناک زلزلے

سند	مقامات	نقصانات	سند	مقامات	نقصانات
۱۶۰۰ء	مغربی مراکش	یرہ آبادیاں تباہ	۱۶۰۰ء	غرناطہ	کثیر مقامات تباہ
۱۶۰۴ء	دشن	۵۰ ہزار اموات	۱۶۰۴ء	یونس کے وغیرہ	۱۵۰ ہزار دھنس گئے
۱۶۹۳ء	دیل	ڈیڑھ لاکھ اموات	۱۶۰۶ء	رے اور نواح	۱۵۰ ہستیا دھنس گئے
۱۶۱۳ء	دینور	کثیر آبادیاں غرقاب	۱۶۰۶ء	بحیرہ	بے شمار اموات
۱۶۶۰ء	سلہ	۲۵ ہزار اموات	۱۶۰۵ء	چین (گانسو)	۲۰ ہزار اموات
۱۶۶۲ء	بحیرہ	پورا شہر دھنس گیا	۱۶۰۲ء	بہار نیپال	۱۰۰۰۰۰ اموات

نقصانات	مقامات	سنہ	نقصانات	مقامات	سنہ
۵۰ ہزار اموات	پاکستان کوئٹہ	۱۳۵۴ ۱۹۳۵	دو لاکھ اموات	شام حلب و حمص	۵۵۵۷ ۱۱۵۶
۳۰ ہزار سے زائد	ترکی	۱۳۵۸ ۱۹۳۹	کثیر آبادیاں ویران	مصر و شام	۵۵۹۶ ۱۱۶۰۱
۲ ہزار اموات	جاپان ہونشو	۱۳۶۶ ۱۹۴۶	جبل حلوان ریزہ ریزہ	بغداد	۵۵۴۴ ۱۱۴۹
۱۳۱ اموات	جاپان فوکو	۱۳۶۶ ۱۹۴۸	ایک عالم دھنس گیا	مصر آذربایجان	۵۶۶۷ ۱۱۶۶۴
۱۵۲۰ اموات	آسام	۱۳۶۴ ۱۹۵۵	۱۹۶۰ مکانا منہدم	قسطنطنیہ	۵۹۱۴ ۱۱۵۰۹
۲ ہزار اموات	افغانستان	۱۳۶۵ ۱۹۵۶	بے شمار اموات	استنبول	۱۰۶۳ ۱۹۵۳
۱۲۲۰۰ اموات	ایران	۱۳۸۶ ۱۹۶۶	کئی شہر ویران	روم و نواح	۱۰۶۶ ۱۹۶۶
۱۲ ہزار اموات	ایران	۱۳۸۸ ۱۹۶۸	۲ لاکھ اموات	جاپان	۱۱۱۵ ۱۱۶۰۳
۵۲۰۰ اموات	پاکستان	۱۳۹۳ ۱۹۷۴	۵۰ ہزار اموات	پرتگال لوزین	۱۱۶۸ ۱۱۶۵۵
۲۳۱۲ اموات	ترکی	۱۳۹۵ ۱۹۷۵	زمین دھنس گئی	خلیج کچھ	۱۲۲۳ ۱۱۸۱۹
۲ لاکھ ۲۲ ہزار اموات	چین تنگستان	۱۳۹۶ ۱۹۷۶	زمین اوپر آگئی	نیزوی لینڈ	۱۲۶۱ ۱۱۸۵۵
۲۰۸۵ اموات	شمالی مین	۱۳۰۳ ۱۹۸۶	۱۲ ہزار اموات	اٹلی نیسپلز	۱۲۶۳ ۱۱۸۵۶
۱۰۲۵ اموات	ترکی	۱۳۰۳ ۱۹۸۳	۶۰ ہزار آدمی غرق	جاوا، الجزائر	۱۳۰۰ ۱۱۸۸۳
ایک ہزار اموات	بھارت نیپال	۱۳۰۵ ۱۹۸۵	شہر چارسٹن تباہ	امریکہ	۱۳۰۳ ۱۱۸۸۶
ایک ہزار سے زائد اموات	بھارت نیپال	۱۳۰۹ ۱۹۸۸	شیلانگ میں تباہی	آسام	۱۳۱۵ ۱۱۸۹۶
ایک لاکھ سے زائد اموات	روٹ آرمینیا	۱۳۰۹ ۱۹۸۸	۲۰ ہزار اموات	وادی کانگڑہ	۱۳۲۳ ۱۱۹۰۵
۳۲ ہزار اموات	ایران	۱۳۱۰ ۱۹۹۰	سین فرانکو تباہ	امریکہ	۱۳۲۳ ۱۱۹۰۶
۶۵۰ سے زائد اموات	فلپائن	۱۳۱۰ ۱۹۹۰	کانگڑہ دھنس گیا	پنجاب	۱۳۲۳ ۱۱۹۰۶
۲۹ سے زائد اموات	چین	۱۳۱۱ ۱۹۹۰	۶۰ ہزار اموات	اٹلی سینا	۱۳۲۶ ۱۱۹۰۸
۲۰۰ سے زائد اموات	پاکستان	۱۳۱۱ ۱۹۹۱	ایک لاکھ اموات	چین	۱۳۲۹ ۱۱۹۲۰
۲ ہزار سے زائد اموات	المورہ نیٹو مال	۱۳۱۲ ۱۹۹۱	۲ لاکھ اموات	یوکریا، جاپان	۱۳۲۷ ۱۱۹۲۳
			۲ لاکھ اموات	چین، مان شان	۱۳۲۵ ۱۱۹۲۶

سَاتِ قَدَائِمِ عَجَائِبِ

۱۱) ڈاناکا مندر || ڈاناکا شوریوں کی دیوی جسکے مجسمے میں سینہ پر بہت سے پستان بناتے تھے یونانیوں نے ڈاناکا بت تو مند جو ان عورت کی صورت میں بنایا، اسکا مندر قدیم یونانی شہر افس میں تھا یہ شہر ویران ہو کر وہاں دوسرا ترکی شہر بسا جو ایشیائے کوچک میں ہے، پانچویں صدی قبل مسیح یونانی مورخ ہیرودوٹس معائنہ کے بعد لکھتا ہے کہ سنگ مرمر کا مندر، چاروں طرف سنگ مرمر کے ستون کی قطاریں، ہزاروں میں یونانی تصاویر سے آراستہ بیٹھک پر مزید آٹھ آٹھ ستون ۲۵۶ قبل مسیح ہیرودوٹس ظالم بادشاہ نے اسے گرا دیا، یونانیوں نے چندہ کر کے دوبارہ مندر بنایا ۲۲۵ فٹ لمبا، ساٹھ ساٹھ فٹ بلند سنگ مرمر کے ۲۸ ستون، دیواریں مصورانہ ۲۶ فٹ لمبی عیسائیوں نے مندر گرا کر وہاں گرجا بنایا، اب اس کا بھی نشان نہیں۔

۱۲) مقبرہ موسولس || چوتھی صدی قبل مسیح ایشیائے کوچک میں ساحل شہر پیرم پر موسولس بادشاہ تھا جو ۳۵۳ قبل مسیح مر گیا، اسکی بیوی نے اسکا یادگاری مقبرہ تعمیر کرایا، مقبرہ کی چھت پر سنگ مرمر کے ۳۶ مزدہلی ستون جن پر بارہ منزلہ مخروطی منارہ اور منارہ کے اوپر بادشاہ کے رتھ کی تصویر جسے چار عمدہ گھوڑے کھینچ رہے تھے، عمارت ۴۰ فٹ بلند، ستون اتنے پتلے کہ دور سے نظر نہ آئیں، منارہ فضا میں معلق معلوم ہوتا تھا، بارہویں صدی عیسوی تک عمارت موجود تھی، اسکا پتھر اکھاڑ کر عیسائیوں نے اپنا قلعہ بنایا، ۱۵۱۵ء میں اس شہر پر سلطان سلیم کے حملہ کے وقت باقی پتھر بھی عیسائی اکھاڑ لے گئے۔

۱۳) اسکندریہ کا منارہ || شہر اسکندریہ اسکندر اعظم کی فتح مصر کی یادگار ہے، ۲۸۵ قبل مسیح حاکم اسکندریہ بطلمیوس اول نے اسکندریہ کے پاس جزیرہ فیروز میں ایک منارہ بنوایا رومن مورخ پلائینی لکھتا ہے کہ سنگ مرمر کا یہ منارہ چھ سو فٹ (سوقد آدم) بلند، نیچے دو منزلیں مربع، اوپر کی دو گول، بالائی منزلیں چھوٹی ہوتی گئیں، بنیادیں سنگلاخ سیسہ پگھلا کر بنیں تاکہ سمندر کی موجوں سے نقصان نہ ہو، جہاز رانوں کے مشعل راہ کیلئے منارہ پر رات دن آگ روشن رہتی، منارہ کے اندر تین سو کمرے فوجی پہنچائے تھے۔ فتح مصر کے بعد عربوں نے عرصہ دراز تک اس منارہ سے کام لیا، ولید بن عبدالملک نے اسکی نیچے خزانہ سنکر کھدائی کرائی پھر ترمذی مگر جوہلی کا آئینہ گرچہ ہو گیا، نصف عمارت مسجد بنادی، ۱۳۷۵ء میں ساری عمارت زلزلہ سے گر گئی۔

(۴) شتری کا جسم ۱۱ فٹ میں فیڈ یا س نے غالباً ۵۰ فٹ قبل مسیح شتری دیوتا کا لکڑی کا ایک بت بنایا جس کے اوپر ہتھی دانت اور سونا جڑا، اس کا لباس اور جو تاسونے کا، سر پر تاج زیتون کی شاخ و پتوں کا، دائیں ہاتھ میں نشان فتح جو ہتھی دانت اور سونے بنا عورت کا جسم بائیں ہاتھ میں بچہ کاری کا عصا جس پر جھکا ہوا ایک گدھ، یہ بت مندر کے پیچ سو، آبنوس ہتھی دانت اور جواہرات کے تحت پر نصب، بت خانہ لمبا، دونوں کنارے پر چھ چھ اور پہلوؤں میں تیرہ تیرہ ستون تیس حصوں میں ستونوں کی دو قطاریں اندر ۵۵ فٹ لمبا ۲۴ فٹ چوڑا۔ (۵) روڈس کابٹ (کلوس) بحر متوسط میں جزیرہ روڈس والوں نے شاہ مصر بطلمیوس کی مدد سے ۲۹ قبل مسیح ایک فین کو شکست دی، اس یادگار میں کانسٹی کا ایک بڑا بت برنسہ آدی کی صورت ۵۰ فٹ لمبا بنایا، پلانی نے زمین پر گرا ہوا کو دیکھا وہ لکھا ہے کہ بت کے ہاتھ کا انگوٹھا کوئی آدی ہاتھ پھیلا کر قبضہ میں نہیں لاسکتا، لمبے جسم سے بھی لمبی اسکی انگلیاں، جسم کا بوجھ سنبھالنے کیلئے پنڈلیوں کے اندر سنگین ستون پورا بت مرکب تھا کانسٹی کا پتھر کی ٹانگیں جن پر دھاک چادریں، پاؤں سے سر تک زینہ جس پر چڑھکر اسکی آنکھوں میں آگ جلاتے جو جہازوں کی رہائی کرتی، اسکی کندر عربوں کی فتح تک موجود تھے۔

(۶) بابل کے معلق باغ ۶۰۲ تا ۵۶۱ ق م ابنی اسرائیل ظلم کرنے میں مشہور، اس نے ۳۰ میل رقبہ میں شہر بابل نیا تعمیر کرایا اور اپنی بیوی کی تفریح کیلئے ایک عجیب باغ پتھر کی چند منزلہ چستوں پر لگوا یا، ہر اوپر کی چست چھوٹی ہوتی گئی، کل بلندی ۳۵۰ فٹ، ہر چست پر اتنی مٹی ڈالی گئی جو درختوں کی نشوونما کیلئے کافی ہو، بالائی منزل پر ایک تالاب بنایا جس سے پورا باغ کو پانی پہنچتا، چستیں بانس پاٹ کر سیسہ پگھلائی گئیں تاکہ تری سے نقصان نہ ہو، چست نیچے بڑے بڑے ایوان سامان تعیش سے آراستہ، موسم بہار میں ہرے بھرے درختوں کے پتے پوری عمارت کو ڈھانک لیتے باغ بالکل معلق نظر آتا جس کی خوشبو سے پورا شہر معطر ہو جاتا۔

(۷) اہرام مصر ۱۱۰۰ ق م میں بادشاہ خوفو کا ہر کبیرا ۳۸۰ فٹ بلند، جانب شمال ۶۱۲ فٹ لمبا اور تین طرف ۷۵۵ فٹ، اناج ہے، پہلے اس پر چکنا پلستر تھا وہ اکھڑ گیا، لوگ باسانی اور چڑھ جاتے ہیں، اندر چند کمرے مقبرہ کیلئے بنے ہیں، ماموں رشید نے کھدوایا کہ شاید نیچے خزانہ ہو مگر کچھ نہ ملا، یہ اہرام پہلا معلوم ہوتے ہیں دیکھکر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ان اہرام جزیرہ کے قریب پتھر کا ایک جسم ابوالہول ہے جس کا جسم شیر کا اور سر انسان کا، اس کا طول ۷۴ فٹ اور ۵۷ فٹ بلند ہے (عید نمبر سالگرہ روزنامہ انقلاب ۱۹۲۵ء)۔

حجاج کا ظلم

حجاج بن یوسف ثقفی ترین برس کی عمر میں بعبد ولید بن عبد الملک متوفی ۹۶ھ شہر واسط میں ۹۵ھ میں فوت ہو کر مدفون ہوا۔ خلیفہ عبد الملک بن مروان نے اسکو عراق کا گورنر بنا یا، یہ میں برس تک برابر گورنر رہا۔ حجاج نے جنگ کے علاوہ ایک لاکھ بیس ہزار آدمیوں کو قتل کیا، اسکے قید خانہ میں پچاس ہزار دہائیس ہزار عورتیں مر گئیں جن میں سولہ ہزار کنواری لڑکیاں تھیں، حجاج قید خانہ میں مردوں اور عورتوں کو یکجا قید کرتا تھا، اسکے مرنے کے بعد دیکھا گیا تو قید خانہ میں ۳۳ ہزار قیدی بے گناہ تھے، خلیفہ سلیمان بن عبد الملک نے اسکے قید خانہ سے اسی ہزار منطلومین کو ایک دن میں رہا کیا، بعض لوگوں نے تین لاکھ تعداد لکھی ہے۔ حجاج نے ایک دن اپنے منشی سے پوچھا کہ ہم نے الزام لگا کر کتنے آدمی قتل کئے؟ اس نے جواب دیا اسی ہزار، حجاج کا قید خانہ بغیر چھت کے تھا، گرمی میں سوچ کی تپش اور سردی سردی ہو اور بارش سے حفاظت کا کوئی انتظام نہ تھا، کوٹھریاں سنگ مرمر کی تھیں، وہ قیدیوں کو قسم قسم کی سزائیں دیتا تھا، خوزیری کیلئے بے چین رہتا تھا اور کہتا مجھے خوزیری اور اس کام میں جو دوسرے نہ کریں خوب مزہ آتا ہے۔ اسکے مرنے کے بعد حضرت عمر بن عبد العزیز نے خواب میں دیکھا، پوچھا تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ اس نے کہا میں نے جتنے لوگوں کو قتل کیا سب کے بدلہ میں مجھے ایک ایک بار قتل کیا گیا لیکن سعید بن جبیر کے بدلے نہ ستر مرتبہ قتل کیا گیا۔ (حیاء الجنان اردو ص ۴۳۷)

فِتْنَةُ هِدْيِ كَذَابٍ

یکم محرم ۱۴۰۰ھ ۲۰ نومبر ۱۹۷۹ء کو ایک مسلح گمراہ جماعت نے گولیاں چلا کر مسجد الحرام پر قبضہ کر لیا، ان میں محمد بن عبد اللہ قحطانی نے امام ہدی ہونے کا دعویٰ کیا، سترہ دن حرم میں اذان، نماز اور طواف کا سلسلہ بند رہا، بوجہ احترام مسجد ان کے استیصال میں تاخیر ہوئی، ان کا قبضہ ختم کرنے میں ۵۷ شخص مارے گئے اور ۱۷ گرفتار ہوئے، حکومت سعودیہ کے ۶۰ سپاہی مے،

حیاتِ شہداء

ایر معاویہ کے وقت میدان احد میں ہر کھودی گئی تو عبد اللہ بن عمر اور عروین جو ح کی نقش اس طرح نکلی کہ زخم پر ہاتھ پڑا ہوا تھا، ہاتھ نہ لگایا تو خون بہنے لگا، تھوڑی دیر بعد ہاتھ پھردیں جا کے چپک گیا (حیاء الجنان ص ۴۵۱)

صَحَابَةُ تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ

٤٠	زيد بن ارقم انصاري	١٦٤	بريده اسلمي	٥٣٤٢	ابو هريره
٤٨	ابو رافع مولى النبي	١٦٢	ابى بن كعب	٢٦٣٠	عبد الله بن عمر
٤٤	عوف بن مالك	١٦٣	سواد بن ابى سفيان	٢٢٨٦	انس بن مالك
٤٤	عدي بن حاتم	١٥٤	سعاذ بن جبل	٢٢١٠	عائشة صديقة
٤٥	ام جبيب المومنين	١٥٥	ابو ايوب انصاري	١٦٦٠	عبد الله بن عباس
٤٥	عبد الرحمن بن عوف	١٢٦	عثمان بن عفان	١٦٦٠	جابر بن عبد الله
٤٢	عمار بن ياسر	١٢٦	جابر بن سمرة	١١٤٠	ابو سعيد خدرى
٤٠	سلمان فارسي	١٢٢	ابو بكر صديق	٨٢٨	عبد الله بن مسعود
٤٠	حفصه المومنين	١٢٦	مغيره بن شعبه	٤٠٠	عبد الله بن عمرو بن العاص
٤٠	اسمار بنت عيسى	١٣٢	ابو بكره	٥٢٤	عمر بن الخطاب
٤٠	جبير بن مطعم	١٢٨	اسامه بن زيد	٥٢٦	علي بن ابى طالب
٥٨	اسمار بنت ابى بكر	١٢٨	ثوبان مولى النبي	٣٤٨	ام سلمه المومنين
٥٤	وانس بن الاسقع	١١٢	نعمان بن بشير	٣٦٠	ابو موسى اشعري
٥٥	عقبة بن عامر جهني	١٠٢	ابو مسعود انصاري	٣٠٥	برابر بن عازب
٥٠	شهاب بن اوس	١٠٠	جبر بن عبد الجلي	٢٨١	ابو ذر غفاري
٥٠	فضاله بن عبيد	٩٥	عبد الله بن ابى اوفى	٢٤١	سعد بن ابى وقاص
٥٠	عبد الله بن بشير	٨١	زيد بن خالد	٢٤٠	ابو اسامه باهلي
٣٨	سعيد بن زيد بن عمرو	٨١	اسمار بنت زيد	٢٢٥	عذيقه بن اليمان
٣٨	عبد الله بن زيد	٨٠	كعب بن مالك	١٨٨	سهل بن سعد
٣٤	مقداد بن معد يكرب	٤٨	رافع بن خديج	١٨١	عباده بن مسعود
٣٤	كعب بن عجره	٤٤	سلمه بن كورع	١٨٠	عمران بن حصين
٣٦	ام ابى بنت ابى طالب	٤٦	ميمون المومنين	١٤٩	ابو الدرداء
٣٦	ابو برزه	٤١	وائل بن حجر	١٤٠	ابو قتاده

صَحَابَةُ مَا تَعَلَّقَ رِوَايَتُهُ

۴۳	عبد اللہ بن مغفل رضی	۴۳	جندب بن عبد اللہ	۴۴	بلال المؤمن	۴۵	ابو جحیفہ رضی
۴۰	حکیم بن حزام رضی	۴۰	سہل بن صیف رضی	۴۶	معاویہ بن جندب	۴۶	المقداد رضی
۳۸	خزیمہ بن ثابت رضی	۳۹	عمرو بن العاص رضی	۴۰	ام عطیہ رضی	۴۰	ابو ثعلبہ خثعمی رضی
۳۵	عباس بن عبد المطلب رضی	۳۸	عمرو بن عبسہ رضی	۳۸	طلحہ بن عبید اللہ رضی	۳۸	زبیر بن العوام رضی
۳۶	خباب بن ارت رضی	۳۶	عبد اللہ بن زبیر رضی	۳۴	فاطمہ بنت قیس رضی	۳۴	معل رضی
۳۰	صیب رضی	۳۰	عیاض بن حمار رضی	۳۰	معاذ بن انس رضی	۳۱	عرباض بن ساریہ رضی
۲۸	عقبہ بن عبد رضی	۲۸	یعلیٰ بن امیہ رضی	۲۹	عثمان بن ابی العاص رضی	۳۰	ام فضل بنت حارث رضی
۲۶	ابو حمید ساعدی رضی	۲۶	ابو مالک اشعر رضی	۲۶	عبد اللہ بن مالک رضی	۲۸	ابو اسید ساعدی رضی
۲۵	عبد اللہ بن سلام رضی	۲۵	ابو طلحہ انصاری رضی	۲۵	عبد اللہ بن جعفر رضی	۲۶	یعلیٰ بن مرہ رضی
۲۴	ابو داؤد الشیبی رضی	۲۴	فضل بن عباس رضی	۲۵	ابو الیاس نجدی رضی	۲۵	سہل بن ابی حشہ رضی
۲۴	الشرید رضی	۲۴	اوس بن اوس رضی	۲۴	عبد اللہ بن انیس رضی	۲۴	رفاعہ بن افح رضی
۲۲	قرہ رضی	۲۲	عامر بن سعید رضی	۲۴	ام قیس بن محسن رضی	۲۴	لقیظ بن عامر رضی
۲۰	ابو برزہ رضی	۲۱	الریح بنت معوذ رضی	۲۱	سعد بن عبادہ رضی	۲۲	السائب رضی
۲۰	عمرو بن امیہ رضی	۲۰	سور بن حزنہ رضی	۲۰	عبد اللہ بن جراد رضی	۲۰	ابو شریح رضی
۱۸	تیم داری رضی	۱۹	برہ بن معبد رضی	۱۹	سراقہ بن مالک رضی	۲۰	صفوان بن عسال رضی
۱۸	اسید بن حضیر رضی	۱۸	ابو جوالہ ازدی رضی	۱۸	عمرو بن حریت رضی	۱۸	خالد بن ولید رضی
۱۶	صعب بن جہام رضی	۱۶	عبد اللہ بن سحر رضی	۱۶	النوأس بن سمان رضی	۱۸	فاطمہ بنت النبی رضی
۱۵	ابو الباہیہ بن عبد رضی	۱۵	مالک بن حویش رضی	۱۶	محمد بن مسلمہ رضی	۱۶	قیس بن سعد رضی
				۱۵	خولدت حکیم رضی	۱۵	سیمان بن مرثد رضی

۱۴ کے راوی | عبد الرحمن بن شبل، ثابت بن ضحاک، طلق بن علی، ابو عبیدہ بن الجراح، طارق آخری، الضاحی، عبد الرحمن بن عمر، سفینہ بنت النبی، کعب بن مرہ، ام سلیم بنت طلحہ

۱۳ کے راوی | ابوسلیٰ انصاری، معاویہ بن حکم، حسن بن علی، حذیفہ بن اسید الغفاری

سلمان بن عامر، عروہ البارقی، صفوان بن امیہ بن خلف رضی۔

۱۲ کے راوی ابو بصیرہ غفاریؓ، عبد الرحمن بن ابی ریحہؓ، عبد اللہ بن عکرمہؓ، عمر بن ابی سلمہؓ

عامر بن ربیعہؓ، ربیع بن کعبؓ، سلمہ بن الحق ہذلیؓ، شفاع بنت عبد اللہ عدویہؓ، سبیحہ اسلمیہؓ۔

۱۱ کے راوی نبیثہؓ، ابوبکر بن اناریؓ، عمرو بن الحقیقؓ، الثلب قبصہ طائیؓ، و البصر بن معبداریؓ

ابوالیسترؓ، زینب بنت جحش ام المومنینؓ، ضباع بنت الزبیرؓ، بسرہ بنت صفوانؓ۔

۱۰ کے راوی صفیہ المومنینؓ، ام ہشام انصاریہؓ، ام مہرہؓ، ام کلثومؓ، ام کرزہؓ، ام معقل اسدیہؓ، عسکنا

بن مالکؓ، عروہ بن مغیرہؓ، مع بن جارہؓ، نعیم بن ہبیارؓ، ابو مخذومہؓ، حریم سدیؓ، عدی بن عیفرہؓ، عمیر مولیٰ ابی اللہؓ۔

۹ کے راوی نوفل بن معاویہؓ، ابو الطفیلؓ، عمارہ بن رومیہؓ، حمزہ بن عمرو سلمیؓ، ابن الخلیفہؓ، ہشام بن عمارؓ

مطلب بن ابی وداعہؓ، بشیر الخصاصیہؓ، ابیض بن حال مارثیؓ، ابو ریحانہؓ، اشعث بن قیس کندیؓ، ابو صرہؓ۔

۸ کے راوی ابو ریحہؓ، حسین بن علیؓ، ابو عتیقؓ، عبد المطلب بن ربیعہؓ، اسود بن مرثجؓ، جریر سلمیؓ، جحش بن خبازؓ

اسامہ بن شریکؓ، عمرو بن خارجہؓ، حنظلہ کاتبؓ، رویف بن ثابتؓ، عبد الرحمن بن ابی بکرؓ، بلال بن حارث مزیؓ، اعانہ بن

عمرو مزیؓ، ام حصینؓ، خولہ بنت قیسؓ، زینب امراۃ بن مسعودؓ، زینب بنت مالکؓ، غسان بنت حذامؓ، امیر بنت رقیقہؓ۔

۷ کے راوی عوم بن ساعدہؓ، ابواثیرؓ، قطبہ بن مالکؓ، حبیب بن سلمہؓ، عوف بن مالک بن فضلہؓ، ابو جہمؓ

قنادہ بن نعمان ظفریؓ، عبد اللہ بن سائبؓ، محمد بن عبد اللہ بن جحشؓ، سلمہ بن قیس شحبیؓ وغیرہ ۲۸ صحابہؓ۔

۶ حدیث کے راوی ۲۷ صحابہؓ | ۵ حدیث کے راوی ۲۱ صحابہؓ | ۴ حدیث کے راوی ۱۹ صحابہؓ

۳ حدیث کے راوی ۳ صحابہؓ | ۲ حدیث کے راوی ۱۲۲ صحابہؓ | ایک حدیث کے راوی ۲۵۵ صحابہؓ

(اسامہ الصحابۃ الرواۃ والکل واحد من العدد ۳۶۴۲ و تلیخ ابن الجوزی ۱۸۴ تا ۱۹۴)

آخِرَى صَحَابَتِهِؓ

اسامہ مبارکہ	وفات	مقام وفات	اسامہ مبارکہ	وفات	مقام وفات
عبد اللہ بن ابی اوفیؓ	۶۵ھ یا ۶۷ھ	کوفہ	سائب بن یزیدؓ	۹۱ھ یا ۹۲ھ	مدینہ منورہ
سہل بن سعد الساعیؓ	۹۱ھ یا ۹۲ھ	مدینہ منورہ	انس بن مالکؓ	۹۲ھ یا ۹۳ھ	بصرہ
عبد اللہ بن بسرؓ	۹۳ھ		محمود بن الربیعؓ	۹۹ھ	
ہشام بن زیاد و ابی ہاشمؓ	۱۰۲ھ	یامہ	ابو الطفیل بن داؤدؓ	۱۱۱ھ	مکہ مکرمہ
اسلام الباری شرح بخاری ص ۱۵۱					

ہشتادہ تاریخ تازہ جزائر کی تاریخ و تہذیب و تمدن کا قاری

کیفیت

عہد غزنوی و غوری میں پنجاب سندھ کی ملکی زبان میں عربی و ترکی کے الفاظ شامل ہونے لگے، لہذا یہیں قطب الدین ایکے ملی کا بادشاہ ہوا، خاندان غلامان کی حکومت شروع ہوئی دہلی میں اردو زبان کا آغاز ہوا، اوقت مسلمانوں کی تصنیفی زبان یعنی زبان عوامی فارسی تھی۔

شمالی ہند میں نظم کا آغاز ہوا اور ترکی تصانیف دکن میں شروع ہوئی، زبان و ادب میں بالکل ابتدائی رنگ تھا، شمالی ہند کی اردو میں فارسی و ہندی ملی ہوئی ہے اور جنوبی ہند کی اردو میں دکنی زبان کا غلبہ ہے۔

شمالی ہند میں نظم کا رواج ہوا مگر نظم و شریں کوئی قابل ذکر کتاب مرتب نہیں ہوئی، دکن میں قطب شاہی و عادل شاہی حکومتوں سے اردو کا رواج زیادہ ہوا۔ دو اوین و رسالے تصنیف ہوئے۔ غزل، قصیدہ، مثنوی، ریختی کا آغاز ہوا۔

شعرا

×

امیر خسرو

جبیر داکس

سعدی کاوردی،
افضل میرٹھی چندر بھان
قطب شاہ گوکنڈہ
خواجہ نصرتی ابن شامی

نثر نگار

×

عین الدین
گنجی العلم
خواجہ گیسو دراز

برہان الدین جامی پوری
وحشی، میران یعقوب
شاہ محمد قادری
سید شاہ میر

عہد تاریخی

عہد غزنوی
حکومت غلامان

عہد غلامان
جلوس ابر

اکبر بادشاہ
عالمگیر

مدت دور

۱۰۰۰ھ
۱۰۰۰ھ
۱۰۰۰ھ

۱۰۰۰ھ
۱۰۰۰ھ
۱۰۰۰ھ

۱۰۰۰ھ
۱۰۰۰ھ
۱۰۰۰ھ

۱۳۵۵
۱۳۶۱

تذکرہ

مددور	عہد تاریخی	نثر نگار	شعرا	کیفیت
		<p>راشد لہری، ایش الدین حسن نظامی، آغا شہ حکیم علی خاں، سجاد حیدر سجاد ریاضی، فوت اللہ علامہ نوری، رشید حسینی وہابین سلیم علی بی بی لہ مولانا آزاد، علی اللہ بی بی لہ قاضی عبدالغفار، مولانا اشرف علی، شیخ عبدالقادر، شیخ فقیہوری، سید سلیمان ندوی، عبد السلام ندوی، پیر محمد ہمدانی، نادانی آغا حیدر حسن، اسلم حیدر چوری،</p>	<p>ریاضی جیل شاد، مصطفیٰ آبادی، ثاق لکھنوی، صفی، عشر، عزیز، اکبر، حسرت، فانی، جگر، چکیت، اصغر، رواں، اقبال، جوش سیاب، یگانہ، محمد حیدر آبادی، حافظ سیلی بھتی، عارف، رشید، اشرف لکھنوی، آرزو، لکھنوی</p>	<p>نظم و نثر کیلئے یہ دور انقلاب ہے۔ نظم میں قصیدہ کا خاتمہ ہو گیا اور نثر میں چراغِ حوری رہ گیا۔ غزل کے رنگ میں تبدیلی یعنی جذبات عاشقی میں تخیل فلسفہ کی امیزش ہوئی۔ رباعیات کا نیا دور شروع ہوا۔ کثرت سے اعلیٰ رباعیاں لکھی گئیں۔ جدید شاعری کا اس قدر رواج ہوا کہ سادہ بازی آگئی۔ اس صنف میں صد ہا شاعر پیدا ہو گئے اور حقیقی شاعر ایک درجن بھی نہ نکلے۔ شاعری میں سیاسی رجحان پیدا ہوا۔ جنگ بلقان و طرابلس، جنگ غلیم، خاتمہ خلافت ترکی، تحریک عدم تعاون، مطالبہ آزادی ہند وغیرہ تحریکات سے سیاسی مضامین، کتابوں اور نظموں کی بہت کثرت ہو گئی، نثر میں اخذ و ترجمہ کا یہ دور ہے پھر بھی علمی و ادبی، تحقیقی و تنقیدی تصانیف نہایت قابل لکھی گئیں، مختلف علمی اداسے، دارالمنصفین، ندوۃ المنصفین، نثر نئی اور دارالترجمہ حیدرآباد، دارالاشاعت پنجاب، جامعہ ملیہ ہندستانی اکادمی قائم ہوئے جن کی خدمات قابل قدر ہیں۔ اردو رسائل کی کثرت ہوئی لیکن سابق سے معیار فوقیست و ادبی ہے۔</p>

۱۳۵۱
۱۳۵۲

۱۳۵۱
۱۳۵۲

تاریخ

مدد	تاریخی	نثر نگار	شعرا
		<p>خواجہ محمد شفیع ڈاکٹر عبد حسین امتیاز علی تاج علی عباس حسین اطرس آل احمد سرور، ڈاکٹر عندسیب شادانی اعظم ششم شوکت قصابی، عظیم بیگ چغتائی، کلیم الدین اسی محمد الدین قادری زور لطیف الدین احمد جنوں گورکھپوری فسراق گورکھپوری مجاز، امتیاز، صالحہ عائین عصمت چغتائی کرشن چندر، بیگم مالک رام، اشک، عبد القادر سروری ڈاکٹر اختر انیسوری</p>	<p>شعرا حفیظ جان دھری، روش صدیقی، ماہر القادری، سانو نظامی، محمود اسلمی، شیب اسرار الحق مجاز، اسرار انتر انصاری، اقبال سہیل فراق گورکھپوری، انور صابری شاد عازمی، نشو و حدی شفیق جونپوری، ان م راشد فیض احمد فیض ندیم قاسمی میراجی، آنند رائے مسلا جان شاراختر، میکش محمد و محمد الدین، سلام، رازداد بادی شکیل جالبونی، نرینہ بیگم سیدہ اختر حیدر آبادی سول جلالیگم، نورجہاں بیگم بہار شاہ جہاں پوری</p>
<p>۱۳۵۱ کے اردو ادب کی کرد تھی یعنی بدلی ہوئی سیاست سماجی اور روس کے انقلاب ادبی سے متاثر ہو کر ایک ترقی پسند جماعت اردو ادب میں پیدا ہوئی جسے افسانوں و نظموں کے ذریعہ قدیم تعلیم، مذہب، اخلاق، نظریات، معاشرت اور قدیم شعروادب کی خرابیاں دکھا کر تمام نظام علم و عمل کو بدناما اور بونہا بنون میں انقلاب پیدا کر دیا۔ شعروادب میں نئی راہیں نکالیں جو اردو کی بلندی و ترقی کا بھی باعث ہوئیں۔ تاریخ و تنقید ادبیات پر کثرت سے کتابیں لکھی گئیں۔ یورپ کی زبانوں سے اعلیٰ کتابیں ترجمہ ہوئیں۔ فسانہ نگاری اور طنز و مزاح نہایت بلند تر ہو گئے۔ سیاست ہند کے انقلاب کے سبب ہندو مسلم کا سیاسی نظریہ اور راہ عمل الگ ہو گئے۔ مذہبی بے عملی کے باوجود مذہب کو سیاست کی روشنی میں پیش کیا جانے لگا جس پر کثیر لٹریچر پیدا ہو گئے۔ ریڈیو کے ذریعے بھی مختلف مضامین کا اچھا ذخیرہ ہو گیا۔ جدید نظم و رباعی کو بڑی ترقی ملی۔ اس دور میں شاعری پر صحیح نظر زیادہ ڈالی گئی۔ کثرت سے خواتین بھی شاعر و مصنف ہوئیں۔ اخبارات و رسائل اور مطابع و مطبوعات بھی نہایت اعلیٰ ہوئے۔</p>			

کیفیت

اَقْتِدَانِ بِيَمَانِي

<p>استار = ایک تولہ ماشہ رتی = ۱۹ گرام ۶۸۳ ملی گرام رطل = ۲۰ استار = ۳۹۰ گرام ۲۳ ملی گرام اوقیہ = ۴۰ درہم = ۱۰۰ تولہ = ۱۲۲ گرام ۴۶ ملی گرام عربی من (۸۰) = ۶۸ تولہ = ۹۶ گرام ۶۸ ملی گرام صاع = ۲۶۳ تولہ = ۳ کلوگرام ۱۸۳ گرام ۷۶ ملی گرام دمی = ۵ من ۲۲ سیر = ۱۹۱ کلوگرام ۲۳۰ ملی گرام</p>	<p>ایک گرام = ۱۰۰۰ ملی گرام ایک ڈیسی گرام = ۱۰۰ ملی گرام ایک سینٹی گرام = ۱۰ ملی گرام ایک کلوگرام = ۱۰۰۰ گرام ایک ہیکٹوگرام = ۱۰۰ گرام ایک ڈیکہاگرام = ۱۰ گرام</p>
<p>ذراع کرباس = ۱۸ اینچ (نصف گز) ذراع مساحت = ۳۱/۴ فٹ (ایک گز ۶ اینچ) بالشت = ۹ اینچ (۱۲ انگشت) ہاتھ = ۷ بالشت (۱۸ اینچ) اینچ = ۲۵.۴ سینٹی میٹر فٹ = ۱۲ اینچ = ۳۰.۴۸ سینٹی میٹر</p>	<p>ایک رتی = ۱۲۱۵۰ ملی گرام ایک ماشہ = ۸ رتی = ۹۷۲ ملی گرام ایک تولہ = ۱۲ ماشہ = ۱۱ گرام ۶۶۳ ملی گرام ایک چھانک = ۵ تولہ = ۵۸ گرام ۲۲۰ ملی گرام ایک سیر = ۸۰ تولہ = ۹۳۳ گرام ۱۲۰ ملی گرام ایک من = ۴۰ سیر = ۳ کلوگرام ۳۲۳ گرام ۰۰ ملی گرام</p>
<p>گز = ۳ فٹ = ۹۱.۴۴ سینٹی میٹر فلانگ = ۲۲۰ گز = ۲۰۲.۱۴ میٹر میل انگریزی = ۱۷۶۰ گز = ۱۶۰۹.۳۴۴۰ میٹر میل شرعی = ۲۰۰۰ گز = ۱۸۲۸.۸ میٹر فرسخ = ۳ میل شرعی = ۶۰۰۰ گز برید = ۱۲ میل انگریزی = ۹۶ فلانگ</p>	<p>طوج = ۲ جو = ۹۱ ملی گرام قراط = ۵ جو = ۲۱۳ ملی گرام دانق یا دانگ = ۴ قراط = ۸۵۰ ملی گرام درہم = ۱۴ قراط = ۲۵ رتی = ۳ گرام ۶۲ ملی گرام شقال (دینار) = ۲۰ قراط = ۴ ماشہ رتی = ۳ گرام ۳۴۳ ملی گرام (۳۶ رتی)</p>
<p>ایک کلو میٹر = ۱۰۰۰ میٹر ایک ہیکٹو میٹر = ۱۰۰ میٹر ایک ڈیکہا میٹر = ۱۰ میٹر</p>	<p>ایک میٹر = ۱۰۰ سینٹی میٹر ایک ڈیسی میٹر = ۱۰ سینٹی میٹر ایک سینٹی میٹر = ۱۰ ملی میٹر</p>

نصاب زر کنی، فطر، مسافت قصر

مقدار صدقه فطر ایک صلح جو یا نصف صلح گیسوں
 صلح = $\frac{۳}{۶}$ سیر = ۳ کلو ۲۵۶ گرام تقریباً
 نصف صلح = $\frac{۳}{۱۲}$ سیر = ایک کلو ۷۷ گرام تقریباً
 مسافت قصر ۳ میل = $\frac{۱}{۷}$ کلو سیر تقریباً

چاندی کا نصاب ۲۰۰ درہم = $\frac{۱}{۲}$ تولہ چاندی
 $\frac{۱}{۲}$ تولہ = ۶۱۲ گرام ۳۵ ملی گرام چاندی
 سونے کا نصاب ۲۰ مثقال = $\frac{۱}{۴}$ تولہ سونا
 $\frac{۱}{۴}$ تولہ = ۸۷ گرام ۴۹ ملی گرام سونا

مقدار مہر، مہر فاطمی

مہر فاطمی ۲۰۰ مثقال = ۹۴۴ راکلو چاندی
 = ۳۸۰ درہم = ۶۳۲۹۶ راکلو چاندی
 = ۳۰۰ درہم = ۱۲۶ روسیہ مہر چاندی
 (امداد الاوزان و جواہر الفقہ)

کم از کم مہر ۱۰ درہم = ۳۳۳ گرام چاندی
 بنات رسول ۲۸۰ درہم = ۶۳۲۹۶ راکلو چاندی
 اہل المؤمنین ۵۰۰ درہم = ۷۰۱ راکلو چاندی

مطابقت سنین ہجری و عیسوی

عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری
۱۶۱۶	۱۰۶۶	۱۱۲۸	۵۲۳	۶۰۶	۱۳
۱۶۵۰	۱۰۶۱	۱۱۶۰	۵۵۶	۶۴۰	۲۰
۱۶۸۲	۱۰۹۳	۱۱۹۳	۵۹۰	۶۷۲	۵۳
۱۶۱۵	۱۱۲۸	۱۲۲۶	۶۲۴	۷۰۵	۸۶
۱۶۴۸	۱۱۶۲	۱۲۵۸	۶۵۷	۷۳۷	۱۲۰
۱۶۸۰	۱۱۹۵	۱۲۹۱	۶۹۱	۷۷۰	۱۵۳
۱۸۱۳	۱۲۲۹	۱۳۲۳	۷۲۴	۸۰۲	۱۸۷
۱۸۴۵	۱۲۶۲	۱۳۵۶	۷۵۷	۸۳۵	۲۲۱
۱۸۷۸	۱۲۹۴	۱۳۸۸	۷۹۱	۸۶۸	۲۵۵
۱۹۱۱	۱۳۳۰	۱۴۲۱	۸۲۵	۹۰۰	۲۸۸
۱۹۴۳	۱۳۶۳	۱۴۵۴	۸۵۹	۹۳۲	۳۲۲
۱۹۷۶	۱۳۹۷	۱۴۸۶	۸۹۲	۹۶۵	۳۵۵
				۹۹۸	۳۸۹
		۱۵۱۹	۹۲۶	۱۰۳۰	۴۲۲
		۱۵۵۱	۹۵۹	۱۰۶۳	۴۵۶
		۱۵۸۵	۹۹۳	۱۰۹۵	۴۸۹

المنیہ ص ۲۱۰

دائمی اوقات نماز

برائے ضلع اعظم گڑھ

جوبہ کی تاریخ	کلوع صبح صادق		طلوع آفتاب		نصف نماز شب		زوال ابتداء ظہر		ابتداء عصر		غروب آفتاب		ابتداء عشاء	
	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ
۱	۵	۱۶	۴	۲۳	۱۱	۲۰	۱۲	۱	۳	۲۲	۵	۱۹	۴	۴۱
۲	۵	۱۶	۴	۲۳	۱۱	۲۰	۱۲	۲	۳	۲۵	۵	۲۰	۴	۴۲
۳	۵	۱۶	۴	۲۲	۱۱	۲۲	۱۲	۲	۳	۲۴	۵	۲۱	۴	۴۲
۴	۵	۱۸	۴	۲۲	۱۱	۲۲	۱۲	۳	۳	۲۴	۵	۲۱	۴	۴۳
۵	۵	۱۸	۴	۲۲	۱۱	۲۲	۱۲	۳	۳	۲۶	۵	۲۲	۴	۴۳
۶	۵	۱۸	۴	۲۳	۱۱	۲۳	۱۲	۳	۳	۲۸	۵	۲۳	۴	۴۴
۷	۵	۱۹	۴	۲۳	۱۱	۲۳	۱۲	۴	۳	۲۸	۵	۲۴	۴	۴۴
۸	۵	۱۹	۴	۲۳	۱۱	۲۳	۱۲	۵	۳	۲۹	۵	۲۴	۴	۴۵
۹	۵	۱۹	۴	۲۴	۱۱	۲۴	۱۲	۵	۳	۵۰	۵	۲۵	۴	۴۶
۱۰	۵	۱۹	۴	۲۵	۱۱	۲۵	۱۲	۶	۳	۵۱	۵	۲۵	۴	۴۶
۱۱	۵	۲۰	۴	۲۵	۱۱	۲۵	۱۲	۶	۳	۵۱	۵	۲۶	۴	۴۸
۱۲	۵	۲۰	۴	۲۵	۱۱	۲۵	۱۲	۶	۳	۵۲	۵	۲۶	۴	۴۸
۱۳	۵	۲۰	۴	۲۵	۱۱	۲۴	۱۲	۶	۳	۵۳	۵	۲۸	۴	۴۹
۱۴	۵	۲۰	۴	۲۵	۱۱	۲۴	۱۲	۶	۳	۵۳	۵	۲۹	۴	۴۹
۱۵	۵	۲۰	۴	۲۵	۱۱	۲۶	۱۲	۶	۳	۵۴	۵	۲۹	۴	۵۰
۱۶	۵	۲۰	۴	۲۵	۱۱	۲۶	۱۲	۸	۳	۵۵	۵	۳۰	۴	۵۰
۱۷	۵	۲۰	۴	۲۵	۱۱	۲۶	۱۲	۸	۳	۵۴	۵	۳۱	۴	۵۱
۱۸	۵	۲۰	۴	۲۵	۱۱	۲۶	۱۲	۸	۳	۵۴	۵	۳۲	۴	۵۲
۱۹	۵	۲۰	۴	۲۵	۱۱	۲۸	۱۲	۹	۳	۵۶	۵	۳۳	۴	۵۳
۲۰	۵	۲۰	۴	۲۵	۱۱	۲۸	۱۲	۹	۳	۵۸	۵	۳۳	۴	۵۳
۲۱	۵	۲۰	۴	۲۵	۱۱	۲۸	۱۲	۹	۳	۵۹	۵	۳۴	۴	۵۴
۲۲	۵	۲۰	۴	۲۴	۱۱	۲۹	۱۲	۱۰	۳	۰	۵	۳۵	۴	۵۴
۲۳	۵	۲۰	۴	۲۴	۱۱	۳۰	۱۲	۱۰	۳	۱	۵	۳۵	۴	۵۵
۲۴	۵	۲۰	۴	۲۴	۱۱	۳۰	۱۲	۱۰	۳	۱	۵	۳۶	۴	۵۵
۲۵	۵	۲۰	۴	۲۳	۱۱	۳۰	۱۲	۱۰	۳	۲	۵	۳۶	۴	۵۶
۲۶	۵	۲۰	۴	۲۳	۱۱	۳۱	۱۲	۱۱	۳	۲	۵	۳۸	۴	۵۶
۲۷	۵	۲۰	۴	۲۳	۱۱	۳۱	۱۲	۱۱	۳	۲	۵	۳۹	۴	۵۶
۲۸	۵	۲۰	۴	۲۳	۱۱	۳۱	۱۲	۱۱	۳	۲	۵	۳۹	۴	۵۶
۲۹	۵	۲۰	۴	۲۲	۱۱	۳۲	۱۲	۱۱	۳	۲	۵	۴۰	۴	۵۸
۳۰	۵	۲۰	۴	۲۲	۱۱	۳۲	۱۲	۱۱	۳	۲	۵	۴۰	۴	۵۹
۳۱	۵	۱۹	۴	۲۲	۱۱	۳۲	۱۲	۱۱	۳	۲	۵	۴۱	۴	۰

برای ضلع اعظم گرده

دائمی اوقات نماز

روز و شب		طلوع آفتاب		نصف شب تاریکی		روان آمدن آفتاب		ابتداء عصر		تو ب آفتاب		ابتداء عشاء	
روز	شب	ساعت	دقیقه	ساعت	دقیقه	ساعت	دقیقه	ساعت	دقیقه	ساعت	دقیقه	ساعت	دقیقه
۱	۶	۳۲	۵	۶	۴	۱۲	۱۲	۳۲	۱۱	۳۱	۴	۱۹	۵
۱	۶	۳۳	۵	۸	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۳۱	۴	۱۹	۵
۲	۶	۳۳	۵	۸	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۳۰	۴	۱۸	۵
۲	۶	۳۴	۵	۹	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۳۰	۴	۱۸	۵
۳	۶	۳۵	۵	۹	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۹	۴	۱۷	۵
۳	۶	۳۶	۵	۱۰	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۹	۴	۱۷	۵
۴	۶	۳۶	۵	۱۰	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۸	۴	۱۷	۵
۴	۶	۳۷	۵	۱۱	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۷	۴	۱۶	۵
۵	۶	۳۸	۵	۱۱	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۷	۴	۱۶	۵
۶	۶	۳۸	۵	۱۲	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۶	۴	۱۵	۵
۶	۶	۳۹	۵	۱۳	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۶	۴	۱۵	۵
۷	۶	۴۰	۵	۱۳	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۵	۴	۱۴	۵
۷	۶	۴۰	۵	۱۴	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۴	۴	۱۳	۵
۸	۶	۴۱	۵	۱۵	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۳	۴	۱۲	۵
۸	۶	۴۱	۵	۱۵	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۳	۴	۱۲	۵
۹	۶	۴۲	۵	۱۶	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۲	۴	۱۱	۵
۹	۶	۴۲	۵	۱۶	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۱	۴	۱۰	۵
۱۰	۶	۴۳	۵	۱۷	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۱	۴	۹	۵
۱۱	۶	۴۳	۵	۱۸	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۰	۴	۹	۵
۱۱	۶	۴۴	۵	۱۹	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۰	۴	۸	۵
۱۲	۶	۴۵	۵	۱۹	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۸	۴	۸	۵
۱۲	۶	۴۵	۵	۲۰	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۷	۴	۷	۵
۱۲	۶	۴۶	۵	۲۰	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۷	۴	۷	۵
۱۳	۶	۴۷	۵	۲۱	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۶	۴	۶	۵
۱۳	۶	۴۷	۵	۲۱	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۵	۴	۵	۵
۱۴	۶	۴۸	۵	۲۱	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۴	۴	۴	۵
۱۴	۶	۴۸	۵	۲۲	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۳	۴	۳	۵
۱۵	۶	۴۸	۵	۲۲	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۲	۴	۲	۵
۱۶	۶	۴۹	۵	۲۲	۴	۱۲	۱۲	۳۳	۱۱	۲۱	۴	۱	۵

دائمی اوقات نماز

برائے ضلع اعظم کرشمہ

شمارہ	طلوع صبح صادق		طلوع آفتاب		تصیف نماز عری		زوال ابتدائے ظہر		ابتداء عصر		مغرب آفتاب		ابتداء عشاء	
	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ
۱	۵	۱	۴	۷۱	۱۱	۳۳	۱۲	۱۱	۴	۲۳	۰	۶	۱۶	۶
۲	۵	۰	۴	۷۱	۱۱	۳۳	۱۲	۱۱	۴	۲۳	۱	۶	۱۶	۶
۳	۴	۵۹	۴	۷۰	۱۱	۳۳	۱۲	۱۱	۴	۲۳	۱	۶	۱۸	۶
۴	۴	۵۸	۴	۷۰	۱۱	۳۳	۱۲	۱۱	۴	۲۳	۲	۶	۱۸	۶
۵	۴	۵۶	۴	۶۶	۱۱	۳۲	۱۲	۱۱	۴	۲۳	۲	۶	۱۹	۶
۶	۴	۵۶	۴	۶۶	۱۱	۳۲	۱۲	۱۰	۴	۲۵	۳	۶	۱۹	۶
۷	۴	۵۵	۴	۶۶	۱۱	۳۲	۱۲	۱۰	۴	۲۵	۳	۶	۲۰	۶
۸	۴	۵۴	۴	۶۵	۱۱	۳۱	۱۲	۹	۴	۲۵	۴	۶	۲۰	۶
۹	۴	۵۳	۴	۶۵	۱۱	۳۱	۱۲	۹	۴	۲۶	۴	۶	۲۰	۶
۱۰	۴	۵۲	۴	۶۴	۱۱	۳۰	۱۲	۹	۴	۲۶	۵	۶	۲۱	۶
۱۱	۴	۵۱	۴	۶۴	۱۱	۳۰	۱۲	۸	۴	۲۶	۵	۶	۲۱	۶
۱۲	۴	۵۰	۴	۶۴	۱۱	۲۹	۱۲	۸	۴	۲۶	۶	۶	۲۲	۶
۱۳	۴	۴۹	۴	۶۴	۱۱	۲۹	۱۲	۸	۴	۲۶	۶	۶	۲۲	۶
۱۴	۴	۴۸	۴	۶۴	۱۱	۲۹	۱۲	۸	۴	۲۶	۶	۶	۲۲	۶
۱۵	۴	۴۶	۴	۶۴	۱۱	۲۸	۱۲	۶	۴	۲۶	۶	۶	۲۳	۶
۱۶	۴	۴۶	۴	۶۴	۱۱	۲۸	۱۲	۶	۴	۲۶	۸	۶	۲۳	۶
۱۷	۴	۴۵	۴	۶۴	۱۱	۲۸	۱۲	۶	۴	۲۶	۸	۶	۲۳	۶
۱۸	۴	۴۴	۴	۶۴	۱۱	۲۶	۱۲	۶	۴	۲۸	۸	۶	۲۳	۶
۱۹	۴	۴۳	۴	۶۴	۱۱	۲۶	۱۲	۶	۴	۲۸	۹	۶	۲۵	۶
۲۰	۴	۴۲	۴	۶۴	۱۱	۲۶	۱۲	۶	۴	۲۸	۹	۶	۲۵	۶
۲۱	۴	۴۲	۴	۶۴	۱۱	۲۶	۱۲	۵	۴	۲۹	۹	۶	۲۶	۶
۲۲	۴	۴۱	۴	۶۴	۱۱	۲۶	۱۲	۵	۴	۲۹	۱۰	۶	۲۶	۶
۲۳	۴	۴۰	۴	۶۴	۱۱	۲۶	۱۲	۵	۴	۲۹	۱۰	۶	۲۶	۶
۲۴	۴	۳۸	۵	۵۹	۱۱	۲۵	۱۲	۳	۴	۲۹	۱۱	۶	۲۶	۶
۲۵	۴	۳۶	۵	۵۸	۱۱	۲۵	۱۲	۳	۴	۳۰	۱۱	۶	۲۸	۶
۲۶	۴	۳۵	۵	۵۶	۱۱	۲۵	۱۲	۳	۴	۳۰	۱۲	۶	۲۸	۶
۲۷	۴	۳۴	۵	۵۵	۱۱	۲۵	۱۲	۳	۴	۳۰	۱۲	۶	۲۹	۶
۲۸	۴	۳۳	۵	۵۵	۱۱	۲۳	۱۲	۳	۴	۳۰	۱۳	۶	۳۰	۶
۲۹	۴	۳۲	۵	۵۴	۱۱	۲۳	۱۲	۳	۴	۳۰	۱۳	۶	۳۰	۶
۳۰	۴	۳۱	۵	۵۳	۱۱	۲۳	۱۲	۳	۴	۳۱	۱۳	۶	۳۱	۶
۳۱	۴	۳۰	۵	۵۱	۱۱	۲۳	۱۲	۲	۴	۳۱	۱۳	۶	۳۱	۶

دائمی اوقات نماز

برائے ضلع اعظم گڑھ

ایستیکمال		طلوع آفتاب		نصف شب		زوال و ابتداء فجر		ابتداء عصر		غروب آفتاب		ابتداء شام		
تاریخ	گھنٹہ	منٹہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹہ	تاریخ	گھنٹہ	
۱	۴	۲۰	۵	۵۰	۱۱	۲۲	۱۲	۲	۳۱	۴	۱۴	۶	۲۱	
۲	۴	۲۹	۵	۴۹	۱۱	۲۳	۱۲	۲	۳۱	۴	۱۴	۶	۲۱	
۳	۴	۲۸	۵	۴۸	۱۱	۲۳	۱۲	۱	۳۱	۴	۱۵	۶	۲۲	
۴	۴	۲۶	۵	۴۶	۱۱	۲۲	۱۲	۱	۳۲	۴	۱۵	۶	۲۲	
۵	۴	۲۴	۵	۴۴	۱۱	۲۲	۱۲	۱	۳۲	۴	۱۴	۶	۲۳	
۶	۴	۲۵	۵	۴۵	۱۱	۲۲	۱۲	۱	۳۲	۴	۱۴	۶	۲۳	
۷	۴	۲۲	۵	۴۲	۱۱	۲۱	۱۲	۰	۳۲	۴	۱۶	۶	۲۴	
۸	۴	۲۲	۵	۴۲	۱۱	۲۱	۱۲	۰	۳۲	۴	۱۶	۶	۲۴	
۹	۴	۲۰	۵	۴۲	۱۱	۲۱	۱۲	۰	۳۲	۴	۱۶	۶	۲۵	
۱۰	۴	۱۹	۵	۴۲	۱۱	۲۰	۱۲	۰	۳۲	۴	۱۸	۶	۲۴	
۱۱	۴	۱۸	۵	۴۰	۱۱	۲۰	۱۱	۵۹	۳	۲۲	۴	۱۸	۶	۲۶
۱۲	۴	۱۶	۵	۳۹	۱۱	۲۰	۱۱	۵۹	۳	۲۲	۴	۱۹	۶	۲۶
۱۳	۴	۱۴	۵	۳۸	۱۱	۲۰	۱۱	۵۹	۳	۲۲	۴	۱۹	۶	۲۸
۱۴	۴	۱۵	۵	۳۶	۱۱	۱۹	۱۱	۵۸	۳	۲۲	۴	۲۰	۶	۲۸
۱۵	۴	۱۴	۵	۳۴	۱۱	۱۹	۱۱	۵۸	۳	۲۳	۴	۲۰	۶	۲۹
۱۶	۴	۱۳	۵	۳۴	۱۱	۱۸	۱۱	۵۸	۳	۲۳	۴	۲۰	۶	۲۹
۱۷	۴	۱۲	۵	۳۵	۱۱	۱۶	۱۱	۵۸	۳	۲۳	۴	۲۱	۶	۳۰
۱۸	۴	۱۰	۵	۳۴	۱۱	۱۶	۱۱	۵۶	۳	۲۲	۴	۲۲	۶	۳۰
۱۹	۴	۹	۵	۳۳	۱۱	۱۶	۱۱	۵۶	۳	۲۲	۴	۲۲	۶	۳۱
۲۰	۴	۸	۵	۳۲	۱۱	۱۶	۱۱	۵۶	۳	۲۳	۴	۲۳	۶	۳۱
۲۱	۴	۶	۵	۳۰	۱۱	۱۴	۱۱	۵۶	۳	۲۳	۴	۲۳	۶	۳۳
۲۲	۴	۴	۵	۳۰	۱۱	۱۴	۱۱	۵۶	۳	۲۳	۴	۲۳	۶	۳۳
۲۳	۴	۴	۵	۲۹	۱۱	۱۵	۱۱	۵۴	۳	۲۲	۴	۲۲	۶	۳۴
۲۴	۴	۳	۵	۲۸	۱۱	۱۵	۱۱	۵۴	۳	۲۲	۴	۲۲	۶	۳۴
۲۵	۴	۲	۵	۲۸	۱۱	۱۵	۱۱	۵۴	۳	۲۲	۴	۲۵	۶	۳۵
۲۶	۴	۱	۵	۲۴	۱۱	۱۳	۱۱	۵۴	۳	۲۲	۴	۲۴	۶	۳۵
۲۷	۳	۵۹	۳	۲۴	۱۱	۱۳	۱۱	۵۴	۳	۲۲	۴	۲۴	۶	۳۴
۲۸	۳	۵۸	۳	۲۵	۱۱	۱۳	۱۱	۵۵	۳	۲۲	۴	۲۴	۶	۳۶
۲۹	۳	۵۶	۳	۲۵	۱۱	۱۳	۱۱	۵۵	۳	۲۲	۴	۲۶	۶	۳۶
۳۰	۳	۵۶	۳	۲۴	۱۱	۱۳	۱۱	۵۵	۳	۲۲	۴	۲۶	۶	۳۸

درائی اوقات نماز

برائے ضلع اعظم گڑھ

پہلی	طلوع صبح		غروب آفتاب		ابتداء عصر		زوال ابتداء ظہر		نصف نماز عصر		طلوع آفتاب		طلوع صبح		پہلی
	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	
۱	۲	۵۶	۵	۲۳	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۱	۲۳	۵	۵۶	۱
۲	۳	۵۵	۵	۲۲	۱۱	۱۳	۱۱	۱۳	۱۱	۱۳	۱۱	۲۲	۵	۵۵	۲
۳	۳	۵۴	۵	۲۱	۱۱	۱۴	۱۱	۱۴	۱۱	۱۴	۱۱	۲۱	۵	۵۴	۳
۴	۳	۵۳	۵	۲۰	۱۱	۱۵	۱۱	۱۵	۱۱	۱۵	۱۱	۲۰	۵	۵۳	۴
۵	۳	۵۲	۵	۱۹	۱۱	۱۶	۱۱	۱۶	۱۱	۱۶	۱۱	۱۹	۵	۵۲	۵
۶	۳	۵۱	۵	۱۸	۱۱	۱۷	۱۱	۱۷	۱۱	۱۷	۱۱	۱۸	۵	۵۱	۶
۷	۳	۵۰	۵	۱۸	۱۱	۱۸	۱۱	۱۸	۱۱	۱۸	۱۱	۱۸	۵	۵۱	۷
۸	۳	۴۹	۵	۱۷	۱۱	۱۹	۱۱	۱۹	۱۱	۱۹	۱۱	۱۷	۵	۴۹	۸
۹	۳	۴۸	۵	۱۷	۱۱	۲۰	۱۱	۲۰	۱۱	۲۰	۱۱	۱۷	۵	۴۸	۹
۱۰	۳	۴۷	۵	۱۶	۱۱	۲۱	۱۱	۲۱	۱۱	۲۱	۱۱	۱۶	۵	۴۷	۱۰
۱۱	۳	۴۶	۵	۱۶	۱۱	۲۲	۱۱	۲۲	۱۱	۲۲	۱۱	۱۶	۵	۴۶	۱۱
۱۲	۳	۴۵	۵	۱۵	۱۱	۲۳	۱۱	۲۳	۱۱	۲۳	۱۱	۱۵	۵	۴۵	۱۲
۱۳	۳	۴۴	۵	۱۵	۱۱	۲۴	۱۱	۲۴	۱۱	۲۴	۱۱	۱۵	۵	۴۴	۱۳
۱۴	۳	۴۳	۵	۱۴	۱۱	۲۵	۱۱	۲۵	۱۱	۲۵	۱۱	۱۴	۵	۴۳	۱۴
۱۵	۳	۴۲	۵	۱۴	۱۱	۲۶	۱۱	۲۶	۱۱	۲۶	۱۱	۱۴	۵	۴۲	۱۵
۱۶	۳	۴۱	۵	۱۳	۱۱	۲۷	۱۱	۲۷	۱۱	۲۷	۱۱	۱۳	۵	۴۱	۱۶
۱۷	۳	۴۰	۵	۱۳	۱۱	۲۸	۱۱	۲۸	۱۱	۲۸	۱۱	۱۳	۵	۴۰	۱۷
۱۸	۳	۳۹	۵	۱۳	۱۱	۲۹	۱۱	۲۹	۱۱	۲۹	۱۱	۱۳	۵	۳۹	۱۸
۱۹	۳	۳۸	۵	۱۲	۱۱	۳۰	۱۱	۳۰	۱۱	۳۰	۱۱	۱۲	۵	۳۸	۱۹
۲۰	۳	۳۷	۵	۱۲	۱۱	۳۱	۱۱	۳۱	۱۱	۳۱	۱۱	۱۲	۵	۳۷	۲۰
۲۱	۳	۳۶	۵	۱۱	۱۱	۳۲	۱۱	۳۲	۱۱	۳۲	۱۱	۱۱	۵	۳۶	۲۱
۲۲	۳	۳۵	۵	۱۱	۱۱	۳۳	۱۱	۳۳	۱۱	۳۳	۱۱	۱۱	۵	۳۵	۲۲
۲۳	۳	۳۴	۵	۱۰	۱۱	۳۴	۱۱	۳۴	۱۱	۳۴	۱۱	۱۰	۵	۳۴	۲۳
۲۴	۳	۳۳	۵	۱۰	۱۱	۳۵	۱۱	۳۵	۱۱	۳۵	۱۱	۱۰	۵	۳۳	۲۴
۲۵	۳	۳۲	۵	۱۰	۱۱	۳۶	۱۱	۳۶	۱۱	۳۶	۱۱	۱۰	۵	۳۲	۲۵
۲۶	۳	۳۱	۵	۱۰	۱۱	۳۷	۱۱	۳۷	۱۱	۳۷	۱۱	۱۰	۵	۳۱	۲۶
۲۷	۳	۳۰	۵	۱۰	۱۱	۳۸	۱۱	۳۸	۱۱	۳۸	۱۱	۱۰	۵	۳۰	۲۷
۲۸	۳	۲۹	۵	۹	۱۱	۳۹	۱۱	۳۹	۱۱	۳۹	۱۱	۹	۵	۲۹	۲۸
۲۹	۳	۲۸	۵	۹	۱۱	۴۰	۱۱	۴۰	۱۱	۴۰	۱۱	۹	۵	۲۸	۲۹
۳۰	۳	۲۷	۵	۸	۱۱	۴۱	۱۱	۴۱	۱۱	۴۱	۱۱	۸	۵	۲۷	۳۰
۳۱	۳	۲۶	۵	۸	۱۱	۴۲	۱۱	۴۲	۱۱	۴۲	۱۱	۸	۵	۲۶	۳۱

برائے ضلع اعظم گڑھ

دائمی اوقات نماز

ابتداء و انقضاء		نوازش		ابتداء و انقضاء		نوازش		نوازش		نوازش		نوازش		نوازش		نوازش	
ابتداء	انقضاء	ابتداء	انقضاء	ابتداء	انقضاء	ابتداء	انقضاء	ابتداء	انقضاء	ابتداء	انقضاء	ابتداء	انقضاء	ابتداء	انقضاء	ابتداء	انقضاء
۱۳	۸	۲۲	۴	۲۰	۴	۵۶	۱۱	۱۲	۱۱	۸	۵	۲۶	۳	۱			
۱۳	۸	۲۲	۴	۲۰	۴	۵۶	۱۱	۱۲	۱۱	۸	۵	۲۵	۳	۲			
۱۳	۸	۲۵	۴	۲۰	۴	۵۶	۱۱	۱۲	۱۱	۸	۵	۳۵	۳	۳			
۱۳	۸	۲۵	۴	۲۱	۴	۵۶	۱۱	۱۲	۱۱	۸	۵	۳۵	۳	۴			
۱۵	۸	۲۶	۴	۲۱	۴	۵۶	۱۱	۱۲	۱۱	۶	۵	۲۲	۳	۵			
۱۵	۸	۲۶	۴	۲۱	۴	۵۶	۱۱	۱۲	۱۱	۶	۵	۲۲	۳	۶			
۱۵	۸	۲۶	۴	۲۱	۴	۵۶	۱۱	۱۲	۱۱	۶	۵	۲۲	۳	۷			
۱۵	۸	۲۶	۴	۲۲	۴	۵۶	۱۱	۱۲	۱۱	۶	۵	۲۲	۳	۸			
۱۶	۸	۲۶	۴	۲۲	۴	۵۶	۱۱	۱۲	۱۱	۶	۵	۲۲	۳	۹			
۱۶	۸	۲۸	۴	۲۲	۴	۵۶	۱۱	۱۲	۱۱	۶	۵	۲۲	۳	۱۰			
۱۶	۸	۲۸	۴	۲۲	۴	۵۶	۱۱	۱۲	۱۱	۶	۵	۲۲	۳	۱۱			
۱۶	۸	۲۹	۴	۲۳	۴	۵۸	۱۱	۱۳	۱۱	۶	۵	۲۲	۳	۱۲			
۱۶	۸	۲۹	۴	۲۳	۴	۵۸	۱۱	۱۳	۱۱	۶	۵	۲۲	۳	۱۳			
۱۸	۸	۲۹	۴	۲۳	۴	۵۸	۱۱	۱۳	۱۱	۶	۵	۲۲	۳	۱۴			
۱۸	۸	۲۹	۴	۲۳	۴	۵۸	۱۱	۱۳	۱۱	۶	۵	۲۲	۳	۱۵			
۱۹	۸	۲۹	۴	۲۳	۴	۵۸	۱۱	۱۳	۱۱	۶	۵	۲۲	۳	۱۶			
۱۹	۸	۵۰	۴	۲۳	۴	۵۹	۱۱	۱۳	۱۱	۶	۵	۲۲	۳	۱۷			
۱۹	۸	۵۰	۴	۲۳	۴	۵۹	۱۱	۱۳	۱۱	۸	۵	۲۲	۳	۱۸			
۲۰	۸	۵۱	۴	۲۵	۴	۵۹	۱۱	۱۳	۱۱	۸	۵	۲۲	۳	۱۹			
۲۰	۸	۵۱	۴	۲۵	۴	۵۹	۱۱	۱۳	۱۱	۸	۵	۲۲	۳	۲۰			
۲۱	۸	۵۱	۴	۲۵	۴	۵۹	۱۱	۱۳	۱۱	۸	۵	۲۲	۳	۲۱			
۲۱	۸	۵۱	۴	۲۵	۴	۰	۱۲	۱۵	۱۱	۸	۵	۲۲	۳	۲۲			
۲۱	۸	۵۱	۴	۲۵	۴	۰	۱۲	۱۵	۱۱	۹	۵	۲۵	۳	۲۳			
۲۱	۸	۵۲	۴	۲۵	۴	۰	۱۲	۱۵	۱۱	۹	۵	۲۵	۳	۲۴			
۲۱	۸	۵۲	۴	۲۶	۴	۰	۱۲	۱۵	۱۱	۹	۵	۲۵	۳	۲۵			
۲۱	۸	۵۲	۴	۲۶	۴	۰	۱۲	۱۵	۱۱	۹	۵	۲۵	۳	۲۶			
۲۱	۸	۵۲	۴	۲۶	۴	۱	۱۲	۱۵	۱۱	۹	۵	۲۵	۳	۲۷			
۲۱	۸	۵۲	۴	۲۶	۴	۱	۱۲	۱۵	۱۱	۱۰	۵	۲۵	۳	۲۸			
۲۱	۸	۵۲	۴	۲۶	۴	۱	۱۲	۱۵	۱۱	۱۰	۵	۲۵	۳	۲۹			
۲۲	۸	۵۲	۴	۲۶	۴	۱	۱۲	۱۵	۱۱	۱۱	۵	۲۶	۳	۳۰			

دائمی اوقات نماز

برائے ضلع اعظم گڑھ

ابتداء عشاء		انوار آفتاب		ابتداء عصر		زوال ابتداء فجر		نصف نهار شرعی		طلوع آفتاب		کلون چھوٹا		اگرست
روز	گھنٹہ	روز	گھنٹہ	روز	گھنٹہ	روز	گھنٹہ	روز	گھنٹہ	روز	گھنٹہ	روز	گھنٹہ	تاریخ
۹	۸	۳۳	۴	۳۶	۳	۱۲	۲۲	۱۱	۲۵	۵	۵۶	۳	۱	
۸	۸	۳۳	۴	۳۶	۳	۱۲	۲۲	۱۱	۲۵	۵	۵۶	۳	۲	
۷	۸	۳۲	۴	۳۶	۳	۱۲	۲۲	۱۱	۲۵	۵	۵۶	۳	۳	
۶	۸	۳۱	۴	۳۵	۳	۱۲	۲۲	۱۱	۲۶	۵	۵۶	۳	۴	
۵	۸	۳۰	۴	۳۵	۳	۱۲	۲۲	۱۱	۲۶	۵	۵۸	۳	۵	
۴	۸	۳۰	۴	۳۵	۳	۱۲	۲۲	۱۱	۲۶	۵	۵۹	۳	۶	
۳	۸	۲۹	۴	۳۴	۳	۱۲	۲۲	۱۱	۲۸	۵	۰	۳	۷	
۲	۸	۲۸	۴	۳۴	۳	۱۲	۲۲	۱۱	۲۸	۵	۱	۳	۸	
۱	۸	۲۸	۴	۳۳	۳	۱۲	۲۱	۱۱	۲۹	۵	۲	۳	۹	
۰	۸	۲۷	۴	۳۳	۳	۱۲	۲۱	۱۱	۲۹	۵	۲	۳	۱۰	
۵۹	۷	۲۷	۴	۳۲	۳	۱۲	۲۱	۱۱	۲۹	۵	۳	۳	۱۱	
۵۸	۷	۲۶	۴	۳۲	۳	۱۲	۲۱	۱۱	۳۰	۵	۳	۳	۱۲	
۵۷	۷	۲۵	۴	۳۲	۳	۱۲	۲۱	۱۱	۳۱	۵	۳	۳	۱۳	
۵۶	۷	۲۴	۴	۳۲	۳	۱۲	۲۱	۱۱	۳۱	۵	۳	۳	۱۴	
۵۵	۷	۲۳	۴	۳۱	۳	۱۲	۲۰	۱۱	۳۲	۵	۵	۳	۱۵	
۵۴	۷	۲۲	۴	۳۱	۳	۱۲	۲۰	۱۱	۳۲	۵	۵	۳	۱۶	
۵۳	۷	۲۱	۴	۳۰	۳	۱۲	۲۰	۱۱	۳۲	۵	۶	۳	۱۷	
۵۲	۷	۲۱	۴	۳۰	۳	۱۲	۲۰	۱۱	۳۲	۵	۷	۳	۱۸	
۵۱	۷	۲۰	۴	۲۹	۳	۱۲	۲۰	۱۱	۳۲	۵	۸	۳	۱۹	
۵۰	۷	۲۹	۴	۳۹	۳	۱۲	۱۹	۱۱	۳۲	۵	۸	۳	۲۰	
۴۹	۷	۲۸	۴	۳۸	۳	۱۲	۱۹	۱۱	۳۲	۵	۹	۳	۲۱	
۴۸	۷	۲۷	۴	۳۸	۳	۱۲	۱۹	۱۱	۳۵	۵	۱۰	۳	۲۲	
۴۷	۷	۲۶	۴	۳۷	۳	۱۲	۱۹	۱۱	۳۵	۵	۱۰	۳	۲۳	
۴۶	۷	۲۵	۴	۳۷	۳	۱۲	۱۹	۱۱	۳۵	۵	۱۱	۳	۲۴	
۴۵	۷	۲۴	۴	۳۶	۳	۱۲	۱۹	۱۱	۳۶	۵	۱۱	۳	۲۵	
۴۴	۷	۲۳	۴	۳۵	۳	۱۲	۱۹	۱۱	۳۶	۵	۱۲	۳	۲۶	
۴۳	۷	۲۲	۴	۳۵	۳	۱۲	۱۹	۱۱	۳۶	۵	۱۳	۳	۲۷	
۴۲	۷	۲۱	۴	۳۴	۳	۱۲	۱۹	۱۱	۳۶	۵	۱۳	۳	۲۸	
۴۱	۷	۲۱	۴	۳۳	۳	۱۲	۱۹	۱۱	۳۶	۵	۱۳	۳	۲۹	
۴۰	۷	۲۰	۴	۳۲	۳	۱۲	۱۹	۱۱	۳۸	۵	۱۳	۳	۳۰	
۳۹	۷	۱۹	۴	۳۲	۳	۱۲	۱۹	۱۱	۳۸	۵	۱۵	۳	۳۱	

دائمی اوقات ناز

برائے ضلع اعظم گڑھ

ستمبر	طویل صبح		طلوع آفتاب		ابتداء عصر		زوال و ابتداء فجر		نصف شب		طلوع آفتاب		آزبغ
	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	
۱	۲	۱۶	۵	۳۱	۴	۵۸	۱۱	۱۸	۱۱	۳۹	۵	۱۶	۱
۲	۲	۱۶	۵	۳۱	۴	۵۸	۱۱	۱۸	۱۱	۳۹	۵	۱۶	۲
۳	۳	۱۶	۵	۳۰	۴	۵۶	۱۱	۱۶	۱۱	۴۰	۵	۱۶	۳
۴	۳	۱۶	۵	۲۹	۴	۵۶	۱۱	۱۶	۱۱	۴۰	۵	۱۶	۴
۵	۳	۱۶	۵	۲۹	۴	۵۶	۱۱	۱۶	۱۱	۴۰	۵	۱۶	۵
۶	۳	۱۸	۵	۲۸	۴	۵۶	۱۱	۱۶	۱۱	۴۰	۵	۱۸	۶
۷	۳	۱۹	۵	۲۶	۴	۵۶	۱۱	۱۶	۱۱	۴۱	۵	۱۹	۷
۸	۳	۱۹	۵	۲۶	۴	۵۶	۱۱	۱۶	۱۱	۴۱	۵	۱۹	۸
۹	۳	۲۰	۵	۲۵	۴	۵۵	۱۱	۱۵	۱۱	۴۲	۵	۲۰	۹
۱۰	۳	۲۰	۵	۲۵	۴	۵۵	۱۱	۱۵	۱۱	۴۲	۵	۲۰	۱۰
۱۱	۳	۲۰	۵	۲۴	۴	۵۵	۱۱	۱۵	۱۱	۴۲	۵	۲۰	۱۱
۱۲	۳	۲۱	۵	۲۳	۴	۵۴	۱۱	۱۴	۱۱	۴۳	۵	۲۱	۱۲
۱۳	۳	۲۱	۵	۲۲	۴	۵۴	۱۱	۱۴	۱۱	۴۳	۵	۲۱	۱۳
۱۴	۳	۲۲	۵	۲۱	۴	۵۳	۱۱	۱۳	۱۱	۴۴	۵	۲۲	۱۴
۱۵	۳	۲۲	۵	۲۱	۴	۵۳	۱۱	۱۳	۱۱	۴۴	۵	۲۲	۱۵
۱۶	۳	۲۳	۵	۲۱	۴	۵۳	۱۱	۱۳	۱۱	۴۴	۵	۲۳	۱۶
۱۷	۳	۲۳	۵	۲۰	۴	۵۲	۱۱	۱۳	۱۱	۴۵	۵	۲۳	۱۷
۱۸	۳	۲۴	۵	۱۹	۴	۵۲	۱۱	۱۲	۱۱	۴۵	۵	۲۴	۱۸
۱۹	۳	۲۴	۵	۱۸	۴	۵۲	۱۱	۱۲	۱۱	۴۵	۵	۲۴	۱۹
۲۰	۳	۲۵	۵	۱۶	۴	۵۱	۱۱	۱۲	۱۱	۴۶	۵	۲۵	۲۰
۲۱	۳	۲۵	۵	۱۶	۴	۵۱	۱۱	۱۲	۱۱	۴۶	۵	۲۵	۲۱
۲۲	۳	۲۵	۵	۱۵	۴	۵۱	۱۱	۱۲	۱۱	۴۶	۵	۲۵	۲۲
۲۳	۳	۲۵	۵	۱۴	۴	۵۰	۱۱	۱۱	۱۱	۴۶	۵	۲۵	۲۳
۲۴	۳	۲۶	۵	۱۳	۴	۵۰	۱۱	۱۱	۱۱	۴۶	۵	۲۶	۲۴
۲۵	۳	۲۶	۵	۱۲	۴	۵۰	۱۱	۱۱	۱۱	۴۶	۵	۲۶	۲۵
۲۶	۳	۲۶	۵	۱۱	۴	۴۹	۱۱	۱۰	۱۱	۴۸	۵	۲۶	۲۶
۲۷	۳	۲۶	۵	۱۰	۴	۴۹	۱۱	۱۰	۱۱	۴۸	۵	۲۶	۲۷
۲۸	۳	۲۶	۵	۹	۴	۴۹	۱۱	۱۰	۱۱	۴۸	۵	۲۶	۲۸
۲۹	۳	۲۸	۵	۸	۴	۴۸	۱۱	۹	۱۱	۴۹	۵	۲۸	۲۹
۳۰	۳	۲۸	۵	۷	۴	۴۸	۱۱	۹	۱۱	۴۹	۵	۲۸	۳۰

دائی اوقات نماز

برائے ضلع اعظم گڑھ

اکتوبر	گلوعین صبح		گلوع آفتاب		نصف نماز شب		زوال ابتداء شب		ابتداء عصر		ابتداء آفتاب		ابتداء عشاء	
	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ
۱	۴	۲۹	۵	۵۰	۱۱	۹	۱۱	۲۸	۴	۴	۵	۴۶	۶	۱
۲	۴	۲۹	۵	۵۰	۱۱	۹	۱۱	۲۸	۴	۴	۵	۴۵	۶	۰
۳	۴	۲۹	۵	۵۰	۱۱	۸	۱۱	۲۶	۴	۴	۵	۴۴	۶	۵۹
۴	۴	۳۰	۵	۵۱	۱۱	۸	۱۱	۲۶	۴	۴	۴	۴۳	۶	۵۸
۵	۴	۳۰	۵	۵۱	۱۱	۸	۱۱	۲۶	۴	۴	۳	۴۱	۶	۵۷
۶	۴	۳۱	۵	۵۲	۱۱	۷	۱۱	۲۶	۴	۴	۲	۴۰	۶	۵۶
۷	۴	۳۲	۵	۵۲	۱۱	۷	۱۱	۲۶	۴	۴	۱	۳۹	۶	۵۵
۸	۴	۳۲	۵	۵۲	۱۱	۷	۱۱	۲۶	۴	۴	۰	۳۸	۶	۵۴
۹	۴	۳۳	۵	۵۳	۱۱	۷	۱۱	۲۵	۴	۳	۵۹	۳۶	۶	۵۳
۱۰	۴	۳۳	۵	۵۳	۱۱	۷	۱۱	۲۵	۴	۳	۵۸	۳۶	۶	۵۲
۱۱	۴	۳۴	۵	۵۴	۱۱	۷	۱۱	۲۵	۴	۳	۵۷	۳۵	۶	۵۲
۱۲	۴	۳۴	۵	۵۴	۱۱	۷	۱۱	۲۵	۴	۳	۵۶	۳۴	۶	۵۱
۱۳	۴	۳۵	۵	۵۵	۱۱	۶	۱۱	۲۴	۴	۳	۵۶	۳۳	۶	۴۹
۱۴	۴	۳۵	۵	۵۵	۱۱	۶	۱۱	۲۴	۴	۳	۵۵	۳۲	۶	۴۹
۱۵	۴	۳۶	۵	۵۶	۱۱	۶	۱۱	۲۴	۴	۳	۵۴	۳۲	۶	۴۸
۱۶	۴	۳۶	۵	۵۶	۱۱	۶	۱۱	۲۴	۴	۳	۵۳	۳۱	۶	۴۷
۱۷	۴	۳۷	۵	۵۷	۱۱	۵	۱۱	۲۳	۴	۳	۵۲	۳۰	۶	۴۶
۱۸	۴	۳۷	۵	۵۷	۱۱	۵	۱۱	۲۳	۴	۳	۵۱	۲۹	۶	۴۵
۱۹	۴	۳۷	۵	۵۷	۱۱	۵	۱۱	۲۳	۴	۳	۵۱	۲۸	۶	۴۴
۲۰	۴	۳۸	۵	۵۹	۱۱	۴	۱۱	۲۳	۴	۳	۴۹	۲۶	۶	۴۳
۲۱	۴	۳۸	۵	۵۹	۱۱	۴	۱۱	۲۳	۴	۳	۴۹	۲۶	۶	۴۳
۲۲	۴	۳۸	۵	۵۹	۱۱	۴	۱۱	۲۳	۴	۳	۴۸	۲۶	۶	۴۲
۲۳	۴	۳۹	۵	۶۰	۱۱	۳	۱۱	۲۲	۴	۳	۴۷	۲۵	۶	۴۱
۲۴	۴	۳۹	۵	۶۰	۱۱	۳	۱۱	۲۲	۴	۳	۴۷	۲۵	۶	۴۰
۲۵	۴	۳۹	۵	۶۰	۱۱	۳	۱۱	۲۲	۴	۳	۴۶	۲۴	۶	۳۹
۲۶	۴	۴۰	۵	۶۰	۱۱	۳	۱۱	۲۲	۴	۳	۴۵	۲۳	۶	۳۹
۲۷	۴	۴۰	۵	۶۰	۱۱	۳	۱۱	۲۲	۴	۳	۴۴	۲۲	۶	۳۸
۲۸	۴	۴۱	۵	۶۱	۱۱	۳	۱۱	۲۲	۴	۳	۴۳	۲۱	۶	۳۸
۲۹	۴	۴۱	۵	۶۱	۱۱	۳	۱۱	۲۲	۴	۳	۴۳	۲۰	۶	۳۸
۳۰	۴	۴۲	۵	۶۲	۱۱	۳	۱۱	۲۲	۴	۳	۴۲	۱۹	۶	۳۷
۳۱	۴	۴۲	۵	۶۲	۱۱	۲	۱۱	۲۲	۴	۳	۴۲	۱۸	۶	۳۷

دائمی اوقات نماز

برائے ضلع اعظم گڑھ

نومبر	غروب آفتاب		ظہر نماز		زوال آفتاب		امبراہ		زوال آفتاب		امبراہ		تاریخ
	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	
۱	۴	۴۲	۵	۱۱	۲	۱۱	۱۱	۳	۴۲	۱۸	۵	۳۶	۱
۲	۴	۴۳	۴	۱۱	۲	۱۱	۱۱	۳	۴۲	۱۶	۵	۳۶	۲
۳	۴	۴۴	۴	۱۱	۲	۱۱	۱۱	۳	۴۲	۱۶	۵	۳۵	۳
۴	۴	۴۴	۴	۱۱	۲	۱۱	۱۱	۳	۴۲	۱۴	۵	۳۵	۴
۵	۴	۴۵	۴	۱۱	۲	۱۱	۱۱	۳	۴۲	۱۵	۵	۳۴	۵
۶	۴	۴۶	۴	۱۱	۲	۱۱	۱۱	۳	۴۲	۱۵	۵	۳۴	۶
۷	۴	۴۶	۶	۱۱	۲	۱۱	۱۱	۳	۴۲	۱۳	۵	۳۳	۷
۸	۴	۴۶	۶	۱۱	۲	۱۱	۱۱	۳	۴۲	۱۳	۵	۳۳	۸
۹	۴	۴۶	۶	۱۱	۲	۱۱	۱۱	۳	۴۲	۱۳	۵	۳۲	۹
۱۰	۴	۴۸	۶	۱۱	۲	۱۱	۱۱	۳	۴۲	۱۳	۵	۳۲	۱۰
۱۱	۴	۴۹	۶	۱۱	۲	۱۱	۱۱	۳	۴۲	۱۲	۵	۳۱	۱۱
۱۲	۴	۴۹	۴	۱۱	۲	۱۱	۱۱	۳	۴۲	۱۲	۵	۳۱	۱۲
۱۳	۴	۵۰	۴	۱۱	۲	۱۱	۱۱	۳	۴۲	۱۱	۵	۳۰	۱۳
۱۴	۴	۵۰	۴	۱۱	۲	۱۱	۱۱	۳	۴۲	۱۱	۵	۳۰	۱۴
۱۵	۴	۵۱	۴	۱۱	۳	۱۱	۱۱	۳	۴۳	۱۱	۵	۳۰	۱۵
۱۶	۴	۵۱	۴	۱۱	۳	۱۱	۱۱	۳	۴۳	۱۰	۵	۲۹	۱۶
۱۷	۴	۵۲	۴	۱۱	۳	۱۱	۱۱	۳	۴۳	۱۰	۵	۲۹	۱۷
۱۸	۴	۵۲	۴	۱۱	۳	۱۱	۱۱	۳	۴۳	۹	۵	۲۹	۱۸
۱۹	۴	۵۲	۴	۱۱	۳	۱۱	۱۱	۳	۴۳	۹	۵	۲۹	۱۹
۲۰	۴	۵۳	۴	۱۱	۳	۱۱	۱۱	۳	۴۳	۹	۵	۲۹	۲۰
۲۱	۴	۵۳	۴	۱۱	۳	۱۱	۱۱	۳	۴۳	۹	۵	۲۹	۲۱
۲۲	۴	۵۵	۴	۱۱	۳	۱۱	۱۱	۳	۴۳	۹	۵	۲۹	۲۲
۲۳	۴	۵۴	۴	۱۱	۳	۱۱	۱۱	۳	۴۳	۸	۵	۲۹	۲۳
۲۴	۴	۵۴	۴	۱۱	۵	۱۱	۱۱	۵	۴۵	۸	۵	۲۹	۲۴
۲۵	۴	۵۶	۴	۱۱	۵	۱۱	۱۱	۵	۴۵	۸	۵	۲۹	۲۵
۲۶	۴	۵۸	۴	۱۱	۵	۱۱	۱۱	۵	۴۵	۸	۵	۲۹	۲۶
۲۷	۴	۵۸	۴	۱۱	۵	۱۱	۱۱	۵	۴۶	۸	۵	۲۸	۲۷
۲۸	۴	۵۹	۴	۱۱	۵	۱۱	۱۱	۵	۴۶	۸	۵	۲۸	۲۸
۲۹	۴	۵۹	۴	۱۱	۵	۱۱	۱۱	۵	۴۶	۸	۵	۲۸	۲۹
۳۰	۴	۵	۶	۱۱	۶	۱۱	۱۱	۶	۴۶	۸	۵	۲۸	۳۰

دائمی اوقات نماز

برائے ضلع اعظم گڑھ

ابتداء شام		غروب آفتاب		ابتداء عصر		روان ابتداء فجر		نصف شب		طلوع آفتاب		طلوع فجر		درجہ
ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	ساعت	دقیقہ	آرتھ
۲۰	۶	۷	۵	۳۲	۳	۴۷	۱۱	۶	۱۱	۲۶	۶	۰	۵	۱
۲۹	۶	۸	۵	۳۲	۳	۴۷	۱۱	۶	۱۱	۲۷	۶	۱	۵	۲
۲۹	۶	۸	۵	۳۲	۳	۴۸	۱۱	۷	۱۱	۲۸	۶	۲	۵	۳
۲۹	۶	۸	۵	۳۲	۳	۴۸	۱۱	۷	۱۱	۲۸	۶	۲	۵	۴
۲۹	۶	۸	۵	۳۳	۳	۴۹	۱۱	۸	۱۱	۲۹	۶	۳	۵	۵
۳۰	۶	۸	۵	۳۳	۳	۴۹	۱۱	۸	۱۱	۳۰	۶	۳	۵	۶
۳۰	۶	۸	۵	۳۳	۳	۴۹	۱۱	۸	۱۱	۳۰	۶	۴	۵	۷
۳۰	۶	۸	۵	۳۳	۳	۵۰	۱۱	۹	۱۱	۳۱	۶	۵	۵	۸
۳۰	۶	۸	۵	۳۳	۳	۵۰	۱۱	۹	۱۱	۳۲	۶	۶	۵	۹
۳۱	۶	۹	۵	۳۴	۳	۵۱	۱۱	۱۰	۱۱	۳۲	۶	۶	۵	۱۰
۳۱	۶	۹	۵	۳۴	۳	۵۱	۱۱	۱۰	۱۱	۳۳	۶	۷	۵	۱۱
۳۱	۶	۱۰	۵	۳۴	۳	۵۲	۱۱	۱۱	۱۱	۳۳	۶	۷	۵	۱۲
۳۲	۶	۱۰	۵	۳۴	۳	۵۲	۱۱	۱۱	۱۱	۳۴	۶	۸	۵	۱۳
۳۲	۶	۱۱	۵	۳۵	۳	۵۳	۱۱	۱۱	۱۱	۳۵	۶	۸	۵	۱۴
۳۲	۶	۱۱	۵	۳۵	۳	۵۳	۱۱	۱۱	۱۱	۳۵	۶	۹	۵	۱۵
۳۲	۶	۱۱	۵	۳۶	۳	۵۴	۱۱	۱۲	۱۱	۳۶	۶	۹	۵	۱۶
۳۳	۶	۱۲	۵	۳۶	۳	۵۴	۱۱	۱۲	۱۱	۳۷	۶	۱۰	۵	۱۷
۳۳	۶	۱۲	۵	۳۶	۳	۵۴	۱۱	۱۲	۱۱	۳۷	۶	۱۰	۵	۱۸
۳۴	۶	۱۳	۵	۳۷	۳	۵۵	۱۱	۱۳	۱۱	۳۸	۶	۱۱	۵	۱۹
۳۴	۶	۱۳	۵	۳۷	۳	۵۶	۱۱	۱۴	۱۱	۳۸	۶	۱۱	۵	۲۰
۳۵	۶	۱۳	۵	۳۸	۳	۵۶	۱۱	۱۴	۱۱	۳۹	۶	۱۲	۵	۲۱
۳۵	۶	۱۴	۵	۳۸	۳	۵۷	۱۱	۱۵	۱۱	۳۹	۶	۱۲	۵	۲۲
۳۶	۶	۱۴	۵	۳۹	۳	۵۷	۱۱	۱۵	۱۱	۴۰	۶	۱۳	۵	۲۳
۳۶	۶	۱۵	۵	۳۹	۳	۵۸	۱۱	۱۶	۱۱	۴۰	۶	۱۳	۵	۲۴
۳۶	۶	۱۵	۵	۴۰	۳	۵۸	۱۱	۱۶	۱۱	۴۱	۶	۱۴	۵	۲۵
۳۸	۶	۱۴	۵	۴۰	۳	۵۹	۱۱	۱۷	۱۱	۴۱	۶	۱۵	۵	۲۶
۳۹	۶	۱۷	۵	۴۱	۳	۵۹	۱۱	۱۷	۱۱	۴۱	۶	۱۵	۵	۲۷
۳۹	۶	۱۷	۵	۴۱	۳	۰	۱۲	۱۸	۱۱	۴۲	۶	۱۶	۵	۲۸
۴۰	۶	۱۸	۵	۴۲	۳	۰	۱۲	۱۹	۱۱	۴۲	۶	۱۶	۵	۲۹
۴۰	۶	۱۹	۵	۴۳	۳	۱	۱۲	۲۰	۱۱	۴۲	۶	۱۶	۵	۳۰
۴۱	۶	۱۹	۵	۴۳	۳	۱	۱۲	۲۰	۱۱	۴۳	۶	۱۷	۵	۳۱

اتمانٹ کم کریں		هدایات	اتمانٹ زیادہ کریں
۱	غازی پور، گورکھپور	<p>نقشہ مذکورہ مطابق سنہ ۱۱۰۰ھ</p> <p>بنایا گیا ہے، اگر اس نقشہ میں ایک ہی</p> <p>درج نہ ہو اور اس سے چھم ہو تو ہر شاہ سیل</p> <p>پر ایک منٹ کے حساب سے اضافہ کریں</p> <p>اور اگر پوربے تو اسی حساب کم کریں،</p> <p>افطار و سحر میں دو تین منٹ کی رعایت</p> <p>کریں، طلوع آفتاب کے بعد تقریباً</p> <p>بیس منٹ تک کوئی ناز نہ پڑھی جائے</p> <p>ایسے ہی غروب آفتاب سے پہلے بھی سوائے</p> <p>اس دن کی عصر کے نظر کے بعد بالاتفاق</p> <p>فوراً عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، وقت نظر</p> <p>امام ابو حنیفہ کے نزدیک سایہ اصلی کے علاوہ</p> <p>دو شل تک اور صاحبین کے نزدیک ایک شل تک</p> <p>رہتا ہے لہذا نماز نظر سے شل میں ختم کر دی جائے</p> <p>تا کہ بالاتفاق اپنے وقت میں ادا ہو، نقشہ میں</p> <p>وقت نظر امام ابو حنیفہ کے قول کے مطابق دیا</p> <p>گیا ہے عصر میں تاخیر سے لیکن آفتاب زرد</p> <p>ہونے پر وقت مکروہ ہو جاتا ہے، نماز عشاء میں</p> <p>گرمی میں حلبی اور سردی میں تہانی رات تک تاخیر</p> <p>سحر آدھی رات تک صبح کے بعد مکروہ ہے،</p>	۱
۲	بیا		۲
۶	چیلان، آره		۶
۶	چھرا، ساران		۶
۷	سوتی باری، گیا		۷
۹	منظر پور، پٹنہ		۹
۹	راہچی		۹
۱۱	سہر سا		۱۱
۱۲	کشک		۱۲
۱۳	درہنگہ، موئیکر		۱۳
۱۳	دھنباد		۱۳
۱۶	بھاگپور، ارریا کوٹ		۱۶
۱۷	کٹیہار، دیکا		۱۷
۱۷	پربھوآ		۱۷
۱۸	پورنیہ		۱۸
۱۹	کشن گنج		۱۹
۲۰	مرشد آباد		۲۰
۲۰	دام درکھوری		۲۰
۲۱	کلکتہ		۲۱
۲۱	ریشہ، بنگلی		۲۱
۲۵	زنک پور		۲۵
۲۹	ڈھاکہ		۲۹
۳۲	شیلانگ، گوماٹی		۳۲
۴۳	جور ہارٹ		۴۳
۴۵	ڈبرو گڑھ		۴۵
۴۷	تن سکھیا		۴۷
۱	بنارس		
۲	جنم پور، سستی، مرزا پور		۲
۴	پر تاج گڑھ، سلطان پور		۴
۴	فیض آباد		۴
۵	گوندہ		۵
۶	الہ آباد		۶
۷	بارہ بنک، پراچ، رابریلی		۷
۹	لکھنؤ، فتح پور		۹
۱۰	سیتا پور، اناؤ		۱۰
۱۲	کانپور، مدراس		۱۲
۱۳	شاہجہان پور، ہردوئی		۱۳
۱۴	جلیپور، ناگ پور		۱۴
۱۵	بریلی		۱۵
۱۷	بدایوں، اٹاواہ		۱۷
۱۸	مراد آباد		۱۸
۱۹	فیروز آباد		۱۹
۲۰	بجنور		۲۰
۲۱	آگرہ، علی گڑھ		۲۱
۲۲	میرٹھ، بنگلور		۲۲
۲۲	سہارن پور، بھوپال		۲۲
۲۴	دھلی		۲۴
۳۲	دھولیہ		۳۲
۳۸	مالیگاؤں		۳۸
۳۹	ڈابھیل		۳۹
۴۰	سورت		۴۰
۴۱	بمبئی، احمد آباد		۴۱

پانچ ہزار سالہ ہجری جنتری

پانچ ہزار سالہ ہجری جنتری

صدایان

از سنہ ۱۰۰۰ھ

مثال

اگر پہلی محرم ۱۰۰۰ھ معلوم کرنا ہے تو (۱۴۰۰) صدی کے نیچے اور (۱۸) درمیانی سال کے خانہ کے ساتھ دیکھا تو (۲) ہے (اس دم) کو محرم کے سامنے ساتویں خانہ میں پایا پھر (۲) کے نیچے دونوں کے خانہ میں جمع ملا، معلوم ہوا کہ پہلی محرم ۱۴۱۸ھ جمعہ کو ہے۔

قاعدہ

پہلے صدی کے نیچے کا خانہ اور درمیانی سال کے سامنے کا حرف لیں پھر اس حرف کو اگلے صفحہ پر مطلوبہ ہینہ کے سامنے تلاش کریں اس کے بعد اسی حرف کے نیچے دن دیکھیں اور دن کے مقابلہ دانے خانوں میں تاریخ معلوم کر لیں۔

درمیانی سال

درمیانی سال

۹۶	۸۸	۸۰	۷۲	۶۴	۵۶		ب	ر	ب	ر	۳۸	۳۰	۲۲	۱۴	۸
۹۷	۸۹	۸۱	۷۳	۶۵	۵۷		ر	ی	ر	ی	۳۹	۳۱	۲۳	۱۵	۹
۹۸	۹۰	۸۲	۷۴	۶۶	۵۸		ا	م	ا	م	۴۰	۳۲	۲۴	۱۶	۱۰
۹۹	۹۱	۸۳	۷۵	۶۷	۵۹	۵۱	ن	ک	ن	ک	۴۱	۳۳	۲۵	۱۷	۱۱
	۹۲	۸۴	۷۶	۶۸	۶۰	۵۲	ر	ب	ر	ب	۴۲	۳۴	۲۶	۱۸	۱۲
	۹۳	۸۵	۷۷	۶۹	۶۱	۵۳	ی	ر	ی	ر	۴۳	۳۵	۲۷	۱۹	۱۳
	۹۴	۸۶	۷۸	۷۰	۶۲	۵۴	م	ا	م	ا	۴۴	۳۶	۲۸	۲۰	۱۴
	۹۵	۸۷	۷۹	۷۱	۶۳	۵۵	ک	ن	ک	ن	۴۵	۳۷	۲۹	۲۱	۱۵

از سنہ آٹھ تا سنہ ۵۰۰ھ پنجنے ہزار ارسالیہ ہجری جنتوی

محرم ، شوال										
ن	ب	ی	ا	ک	ر	م				
م	ر	ک	ا	ی	ب	ن				
ر	ک	ا	ی	ب	ن	م	جمادی الاخریٰ ، ذوالقعدہ			
ک	ا	ی	ب	ن	م	ر	صفر ، رجب			
ا	ی	ب	ن	م	ر	ک	ربیع الاول ، ذوالحجہ			
ی	ب	ن	م	ر	ک	ا	شعبان			
ب	ن	م	ر	ک	ا	ی	ربیع الآخر ، رمضان			
ن	م	ر	ک	ا	ی	ب	جمادی الاولیٰ			
۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	۱					
۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	۲					
۳	۱۰	۱۷	۲۴	۳						
۴	۱۱	۱۸	۲۵	۴						
۵	۱۲	۱۹	۲۶	۵						
۶	۱۳	۲۰	۲۷	۶						
۷	۱۴	۲۱	۲۸	۷						

جنتوی کا حساب غلط بھی ہو جاتا ہے اس لئے چاند کا شرعی ثبوت ضروری ہے (رتب)

پنج ہزار سالہ عیسوی جنتری

از ۱۵۰۰ تا ۱۹۰۰ء

قاعدا ۸

پہلے صدی کے نیچے کاخانہ اور درمیانی سال کے نیچے کا حرف میں اور اس حرف کو اگلے صفحہ پر مطلوبہ سہینہ کے سامنے تلاش کریں پھر اس حرف کے نیچے دن دیکھیں اور دن کے مقابل دانے خانوں میں تاریخ معلوم کر لیں، مثلاً پہلی جنوری ۱۹۰۰ء دیکھنا ہے تو ۱۹۰۰ء صدی کے نیچے اور ۰۱ء درمیانی سال کے خانہ کے سامنے دیکھا تو

درمیانی سال

۵۴	۶۵	۷۱	۷۶	۸۲	۹۳	۹۹
۵۵	۶۰	۶۶	۷۲	۷۸	۸۸	۹۴
۵۰	۶۱	۶۷	۷۳	۷۹	۸۹	۹۵
۵۱	۵۶	۶۲	۶۸	۷۴	۸۴	۹۰
۵۲	۵۸	۶۴	۷۰	۷۶	۸۵	۹۱
۵۳	۵۹	۶۵	۷۱	۷۷	۸۶	۹۲
۵۴	۶۰	۶۶	۷۲	۷۸	۸۷	۹۳

صدیوں

۱۵	۱۰	۰۵	۰۰	۰۵	۱۰	۱۵
۱۶	۱۱	۰۶	۰۱	۰۶	۱۱	۱۶
۱۷	۱۲	۰۷	۰۲	۰۷	۱۲	۱۷
۱۸	۱۳	۰۸	۰۳	۰۸	۱۳	۱۸
۱۹	۱۴	۰۹	۰۴	۰۹	۱۴	۱۹
۲۰	۱۵	۱۰	۰۵	۱۰	۱۵	۲۰
۲۱	۱۶	۱۱	۰۶	۱۱	۱۶	۲۱
۲۲	۱۷	۱۲	۰۷	۱۲	۱۷	۲۲
۲۳	۱۸	۱۳	۰۸	۱۳	۱۸	۲۳
۲۴	۱۹	۱۴	۰۹	۱۴	۱۹	۲۴
۲۵	۲۰	۱۵	۱۰	۱۵	۲۰	۲۵
۲۶	۲۱	۱۶	۱۱	۱۶	۲۱	۲۶
۲۷	۲۲	۱۷	۱۲	۱۷	۲۲	۲۷
۲۸	۲۳	۱۸	۱۳	۱۸	۲۳	۲۸
۲۹	۲۴	۱۹	۱۴	۱۹	۲۴	۲۹
۳۰	۲۵	۲۰	۱۵	۲۰	۲۵	۳۰
۳۱	۲۶	۲۱	۱۶	۲۱	۲۶	۳۱
۳۲	۲۷	۲۲	۱۷	۲۲	۲۷	۳۲
۳۳	۲۸	۲۳	۱۸	۲۳	۲۸	۳۳
۳۴	۲۹	۲۴	۱۹	۲۴	۲۹	۳۴
۳۵	۳۰	۲۵	۲۰	۲۵	۳۰	۳۵
۳۶	۳۱	۲۶	۲۱	۲۶	۳۱	۳۶
۳۷	۳۲	۲۷	۲۲	۲۷	۳۲	۳۷
۳۸	۳۳	۲۸	۲۳	۲۸	۳۳	۳۸
۳۹	۳۴	۲۹	۲۴	۲۹	۳۴	۳۹
۴۰	۳۵	۳۰	۲۵	۳۰	۳۵	۴۰
۴۱	۳۶	۳۱	۲۶	۳۱	۳۶	۴۱
۴۲	۳۷	۳۲	۲۷	۳۲	۳۷	۴۲
۴۳	۳۸	۳۳	۲۸	۳۳	۳۸	۴۳
۴۴	۳۹	۳۴	۲۹	۳۴	۳۹	۴۴
۴۵	۴۰	۳۵	۳۰	۳۵	۴۰	۴۵
۴۶	۴۱	۳۶	۳۱	۳۶	۴۱	۴۶
۴۷	۴۲	۳۷	۳۲	۳۷	۴۲	۴۷
۴۸	۴۳	۳۸	۳۳	۳۸	۴۳	۴۸
۴۹	۴۴	۳۹	۳۴	۳۹	۴۴	۴۹
۵۰	۴۵	۴۰	۳۵	۴۰	۴۵	۵۰
۵۱	۴۶	۴۱	۳۶	۴۱	۴۶	۵۱
۵۲	۴۷	۴۲	۳۷	۴۲	۴۷	۵۲
۵۳	۴۸	۴۳	۳۸	۴۳	۴۸	۵۳
۵۴	۴۹	۴۴	۳۹	۴۴	۴۹	۵۴
۵۵	۵۰	۴۵	۴۰	۴۵	۵۰	۵۵
۵۶	۵۱	۴۶	۴۱	۴۶	۵۱	۵۶
۵۷	۵۲	۴۷	۴۲	۴۷	۵۲	۵۷
۵۸	۵۳	۴۸	۴۳	۴۸	۵۳	۵۸
۵۹	۵۴	۴۹	۴۴	۴۹	۵۴	۵۹
۶۰	۵۵	۵۰	۴۵	۵۰	۵۵	۶۰
۶۱	۵۶	۵۱	۴۶	۵۱	۵۶	۶۱
۶۲	۵۷	۵۲	۴۷	۵۲	۵۷	۶۲
۶۳	۵۸	۵۳	۴۸	۵۳	۵۸	۶۳
۶۴	۵۹	۵۴	۴۹	۵۴	۵۹	۶۴
۶۵	۶۰	۵۵	۵۰	۵۵	۶۰	۶۵
۶۶	۶۱	۵۶	۵۱	۵۶	۶۱	۶۶
۶۷	۶۲	۵۷	۵۲	۵۷	۶۲	۶۷
۶۸	۶۳	۵۸	۵۳	۵۸	۶۳	۶۸
۶۹	۶۴	۵۹	۵۴	۵۹	۶۴	۶۹
۷۰	۶۵	۶۰	۵۵	۶۰	۶۵	۷۰
۷۱	۶۶	۶۱	۵۶	۶۱	۶۶	۷۱
۷۲	۶۷	۶۲	۵۷	۶۲	۶۷	۷۲
۷۳	۶۸	۶۳	۵۸	۶۳	۶۸	۷۳
۷۴	۶۹	۶۴	۵۹	۶۴	۶۹	۷۴
۷۵	۷۰	۶۵	۶۰	۶۵	۷۰	۷۵
۷۶	۷۱	۶۶	۶۱	۶۶	۷۱	۷۶
۷۷	۷۲	۶۷	۶۲	۶۷	۷۲	۷۷
۷۸	۷۳	۶۸	۶۳	۶۸	۷۳	۷۸
۷۹	۷۴	۶۹	۶۴	۶۹	۷۴	۷۹
۸۰	۷۵	۷۰	۶۵	۷۰	۷۵	۸۰
۸۱	۷۶	۷۱	۶۶	۷۱	۷۶	۸۱
۸۲	۷۷	۷۲	۶۷	۷۲	۷۷	۸۲
۸۳	۷۸	۷۳	۶۸	۷۳	۷۸	۸۳
۸۴	۷۹	۷۴	۶۹	۷۴	۷۹	۸۴
۸۵	۸۰	۷۵	۷۰	۷۵	۸۰	۸۵
۸۶	۸۱	۷۶	۷۱	۷۶	۸۱	۸۶
۸۷	۸۲	۷۷	۷۲	۷۷	۸۲	۸۷
۸۸	۸۳	۷۸	۷۳	۷۸	۸۳	۸۸
۸۹	۸۴	۷۹	۷۴	۷۹	۸۴	۸۹
۹۰	۸۵	۸۰	۷۵	۸۰	۸۵	۹۰
۹۱	۸۶	۸۱	۷۶	۸۱	۸۶	۹۱
۹۲	۸۷	۸۲	۷۷	۸۲	۸۷	۹۲
۹۳	۸۸	۸۳	۷۸	۸۳	۸۸	۹۳
۹۴	۸۹	۸۴	۷۹	۸۴	۸۹	۹۴
۹۵	۹۰	۸۵	۸۰	۸۵	۹۰	۹۵
۹۶	۹۱	۸۶	۸۱	۸۶	۹۱	۹۶
۹۷	۹۲	۸۷	۸۲	۸۷	۹۲	۹۷
۹۸	۹۳	۸۸	۸۳	۸۸	۹۳	۹۸
۹۹	۹۴	۸۹	۸۴	۸۹	۹۴	۹۹
۱۰۰	۹۵	۹۰	۸۵	۹۰	۹۵	۱۰۰

پنج ہزار سالہ عیسوی جنتری،

(دو) ہے آگے جنوری کے سامنے تلاش کیا تو چھٹے خانہ میں ملا پھر اس (دو) کے نیچے دنوں کے خانہ میں پچیسٹھ نکلا سلوم ہوا کہ پہلی جنوری ۱۹۰۰ء دیکھنا ہے تو ۱۹۰۰ء صدی کے نیچے اور ۰۱ء درمیانی سال کے خانہ کے سامنے تلاش کریں پھر اس حرف کے نیچے دن دیکھیں اور دن کے مقابل دانے خانوں میں تاریخ معلوم کر لیں، مثلاً پہلی جنوری ۱۹۰۰ء دیکھنا ہے تو ۱۹۰۰ء صدی کے نیچے اور ۰۱ء درمیانی سال کے خانہ کے سامنے دیکھا تو

درمیانی سال

۹	۱۵	۲۰	۲۶	۳۲	۳۸	۴۸
۴	۱۰	۱۶	۲۲	۲۸	۳۴	۴۴
۵	۱۱	۱۷	۲۳	۲۹	۳۵	۴۵
۶	۱۲	۱۸	۲۴	۳۰	۳۶	۴۶
۱	۷	۱۳	۱۹	۲۵	۳۱	۴۱
۲	۸	۱۴	۲۰	۲۶	۳۲	۴۲
۳	۹	۱۵	۲۱	۲۷	۳۳	۴۳
۴	۱۰	۱۶	۲۲	۲۸	۳۴	۴۴
۵	۱۱	۱۷	۲۳	۲۹	۳۵	۴۵
۶	۱۲	۱۸	۲۴	۳۰	۳۶	۴۶
۷	۱۳	۱۹	۲۵	۳۱	۳۷	۴۷
۸	۱۴	۲۰	۲۶	۳۲	۳۸	۴۸
۹	۱۵	۲۱	۲۷	۳۳	۳۹	۴۹
۱۰	۱۶	۲۲	۲۸	۳۴	۴۰	۵۰
۱۱	۱۷	۲۳	۲۹	۳۵	۴۱	۵۱
۱۲	۱۸	۲۴	۳۰	۳۶	۴۲	۵۲
۱۳	۱۹	۲۵	۳۱	۳۷	۴۳	۵۳
۱۴	۲۰	۲۶	۳۲	۳۸	۴۴	۵۴
۱۵	۲۱	۲۷	۳۳	۳۹	۴۵	۵۵
۱۶	۲۲	۲۸	۳۴	۴۰	۴۶	۵۶
۱۷	۲۳	۲۹	۳۵	۴۱	۴۷	۵۷
۱۸	۲۴	۳۰	۳۶	۴۲	۴۸	۵۸
۱۹	۲۵	۳۱	۳۷	۴۳	۴۹	۵۹
۲۰	۲۶	۳۲	۳۸	۴۴	۵۰	۶۰
۲۱	۲۷	۳۳	۳۹	۴۵	۵۱	۶۱
۲۲	۲۸	۳۴	۴۰	۴۶	۵۲	۶۲
۲۳	۲۹	۳۵	۴۱	۴۷	۵۳	۶۳
۲۴	۳۰	۳۶	۴۲	۴۸	۵۴	۶۴
۲۵	۳۱	۳۷	۴۳	۴۹	۵۵	۶۵
۲۶	۳۲	۳۸	۴۴	۵۰	۵۶	۶۶
۲۷	۳۳	۳۹	۴۵	۵۱	۵۷	۶۷
۲۸	۳۴	۴۰	۴۶	۵۲	۵۸	۶۸
۲۹	۳۵	۴۱	۴۷	۵۳	۵۹	۶۹
۳۰	۳۶	۴۲	۴۸	۵۴	۶۰	۷۰
۳۱	۳۷	۴۳	۴۹	۵۵	۶۱	۷۱
۳۲	۳۸	۴۴	۵۰	۵۶	۶۲	۷۲
۳۳	۳۹	۴۵	۵۱	۵۷	۶۳	۷۳
۳۴	۴۰	۴۶	۵۲	۵۸	۶۴	۷۴
۳۵	۴۱	۴۷	۵۳	۵۹	۶۵	۷۵
۳۶	۴۲	۴۸	۵۴	۶۰	۶۶	۷۶
۳۷	۴۳	۴۹	۵۵	۶۱	۶۷	۷۷
۳۸	۴۴	۵۰	۵۶	۶۲	۶۸	۷۸
۳۹	۴۵	۵۱	۵۷	۶۳	۶۹	۷۹
۴۰	۴۶	۵۲	۵۸	۶۴	۷۰	۸۰
۴۱	۴۷	۵۳	۵۹	۶۵	۷۱	۸۱
۴۲	۴۸	۵۴	۶۰	۶۶	۷۲	۸۲
۴۳	۴۹	۵۵	۶۱	۶۷	۷۳	۸۳
۴۴	۵۰	۵۶	۶۲	۶۸	۷۴	۸۴
۴۵	۵۱	۵۷	۶۳	۶۹	۷۵	۸۵
۴۶	۵۲	۵۸	۶۴	۷۰	۷۶	۸۶
۴۷	۵۳	۵۹	۶۵	۷۱	۷۷	۸۷
۴۸	۵۴	۶۰	۶۶	۷۲	۷۸	۸۸
۴۹	۵۵	۶۱	۶۷	۷۳	۷۹	۸۹
۵۰	۵۶	۶۲	۶۸	۷۴	۸۰	۹۰
۵۱	۵۷	۶۳	۶۹	۷۵	۸۱	۹۱
۵۲	۵۸	۶۴	۷۰	۷۶	۸۲	۹۲
۵۳	۵۹	۶۵	۷۱	۷۷	۸۳	۹۳
۵۴	۶۰	۶۶	۷۲	۷۸	۸۴	۹۴
۵۵	۶۱	۶۷	۷۳	۷۹	۸۵	۹۵
۵۶	۶۲	۶۸	۷۴	۸۰	۸۶	۹۶
۵۷	۶۳	۶۹	۷۵	۸۱	۸۷	۹۷
۵۸	۶۴	۷۰	۷۶	۸۲	۸۸	۹۸
۵۹	۶۵	۷۱	۷۷	۸۳	۸۹	۹۹
۶۰	۶۶	۷۲	۷۸	۸۴	۹۰	۱۰۰

از شدت تانتہ ۲۵۰۰ پیڑے ہزار سالہ عیسوی جنتری

							جنوری، اپریل، جولائی				
م	ی	و	ق	ت	ل	ا					
ا	م	ی	و <td>ق <td>ت <td>ل</td> <th colspan="5">ستمبر، دسمبر</th> </td></td>	ق <td>ت <td>ل</td> <th colspan="5">ستمبر، دسمبر</th> </td>	ت <td>ل</td> <th colspan="5">ستمبر، دسمبر</th>	ل	ستمبر، دسمبر				
ل	ا	م	ی	و <td>ق <td>ت</td> <th colspan="5">جون</th> </td>	ق <td>ت</td> <th colspan="5">جون</th>	ت	جون				
ت	ل	ا	م	ی	و <td>ق</td> <th colspan="5">فروری، مارچ، نومبر</th>	ق	فروری، مارچ، نومبر				
ق	ت	ل	ا	م	ی	و	فروری، اگست				
و	ق	ت	ل	ا	م	ی	مئی				
ی	و	ق	ت	ل	ا	م	جنوری، اکتوبر				
حجبت	پہنچتا	پہنچتا	پہنچتا	پہنچتا	پہنچتا	پہنچتا	۲۹	۲۲	۱۵	۸	۱
پہنچتا	حجبت	پہنچتا	پہنچتا	پہنچتا	پہنچتا	پہنچتا	۳۰	۲۳	۱۶	۹	۲
پہنچتا	پہنچتا	حجبت	پہنچتا	پہنچتا	پہنچتا	پہنچتا	۳۱	۲۴	۱۷	۱۰	۳
دو	پہنچتا	پہنچتا	حجبت	پہنچتا	پہنچتا	پہنچتا		۲۵	۱۸	۱۱	۴
پہنچتا	دو	پہنچتا	پہنچتا	حجبت	پہنچتا	پہنچتا		۲۶	۱۹	۱۲	۵
پہنچتا	پہنچتا	دو	پہنچتا	پہنچتا	حجبت	پہنچتا		۲۷	۲۰	۱۳	۶
پہنچتا	پہنچتا	پہنچتا	دو	پہنچتا	پہنچتا	حجبت		۲۸	۲۱	۱۴	۷

گر کے گوید کہ من و انم از و با و رمدار
جبرئیلش ہم نہ گفتے تانہ گفتے کردگار

علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار
مصطفیٰ ہرگز نہ گفتے تانہ گفتے جبرئیل

دَائِمِي هَجْرِي جِنْدَرِي

۵	۳	۶	۱	۴	۷	۲	۰	
یکشنبه	دوشنبه	سه شنبه	چهارشنبه	پنجشنبه	دوشنبه	سه شنبه	چهارشنبه	ذو الحجہ
دوشنبه	سه شنبه	چهارشنبه	پنجشنبه	دوشنبه	سه شنبه	چهارشنبه	پنجشنبه	ذو القعدہ
سه شنبه	چهارشنبه	پنجشنبه	دوشنبه	سه شنبه	چهارشنبه	پنجشنبه	دوشنبه	شوال
چهارشنبه	پنجشنبه	دوشنبه	سه شنبه	چهارشنبه	پنجشنبه	دوشنبه	سه شنبه	رمضان
پنجشنبه	دوشنبه	سه شنبه	چهارشنبه	پنجشنبه	دوشنبه	سه شنبه	چهارشنبه	شعبان
دوشنبه	سه شنبه	چهارشنبه	پنجشنبه	دوشنبه	سه شنبه	چهارشنبه	پنجشنبه	رجب
سه شنبه	چهارشنبه	پنجشنبه	دوشنبه	سه شنبه	چهارشنبه	پنجشنبه	دوشنبه	جمادی الاخری
چهارشنبه	پنجشنبه	دوشنبه	سه شنبه	چهارشنبه	پنجشنبه	دوشنبه	سه شنبه	جمادی الاولی
پنجشنبه	دوشنبه	سه شنبه	چهارشنبه	پنجشنبه	دوشنبه	سه شنبه	چهارشنبه	ربیع الثانی
دوشنبه	سه شنبه	چهارشنبه	پنجشنبه	دوشنبه	سه شنبه	چهارشنبه	پنجشنبه	ربیع الاول
سه شنبه	چهارشنبه	پنجشنبه	دوشنبه	سه شنبه	چهارشنبه	پنجشنبه	دوشنبه	صفر
چهارشنبه	پنجشنبه	دوشنبه	سه شنبه	چهارشنبه	پنجشنبه	دوشنبه	سه شنبه	محرم

طریقہ | جس مہینہ کا پہلا دن معلوم کرنا ہو تو اس کے سنہ کو ۸ سے تقسیم کیجئے، جو ہندسہ باقی بچے اسکو اس نقشہ کی پہلی سطر میں دیکھئے پھر جس مہینہ کا پہلا دن معلوم کرنا ہو اس کے سامنے اور اوپر والے ہندسہ کے مقابل میں جو دن ملے وہی مہینہ کا پہلا دن ہوگا۔

مثال کے طور پر یکم شعبان ۱۳۱۸ھ کا دن مطلوب ہے تو ۸ کو ۱۳۱۸ سے تقسیم کیا تو ۲ بچا اب ۲ کے نیچے شعبان کے مقابل بائیں طرف رہنے ہے، معلوم ہوا کہ یکم شعبان ۱۳۱۸ھ کو سہ شنبہ کا دن ہوگا۔

دَوْرَ صَغِيرٍ وَ كَبِيرٍ

اہل بیت نے قمری سالوں کو دو صغیر و کبیر پر تقسیم کیا ہے، تیس سال کا دو صغیر اور سات دو صغیر یعنی دو سو دس سال کا ایک دور کبیر ہوتا ہے، دو صغیر کے ۱۹ سال ۳۵۴ دن کے اور گیارہ سال ۳۵۵ دن کے ہوتے ہیں، یعنی ہر دو صغیر ۱۰۶۳۱ دن کا اور دو کبیر ۷۴۴۱ کا ہوتا ہے پہلے دور صغیر میں جس طرح بیسے ۲۹، ۲۹، ۳۰، ۳۰، ۳۰ دن کے ہوتے تھے، ٹھیک سی طرح بالترتیب دوسرے دور میں ۲۹، ۲۹، ۳۰، ۳۰ دن کے ہوتے ہیں، البتہ ہر گلا دور پچھلے دور کے پانچ دن بعد شروع ہوتا ہے دور کبیر کی یہ خصوصیت ہے کہ اسکے ہر اگلے دور کے سال اور بیسے کا پہلا دن اور ان کے دنوں کی تعداد بالکل وہی ہوتی ہے جو پچھلے دور کی تھی۔

تفاوت سال شمسی و قمری

قمری تقویم کو ہجری اور اسلامی تقویم کہا جاتا ہے اور شمسی تقویم کو عیسوی اور انگریزی۔

ایک سال شمسی ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے ۴۸ منٹ ۴۶ سکنڈ کا ہوتا ہے۔

ایک سال قمری ۳۵۴ دن ۸ گھنٹے ۴۸ منٹ کا ہوتا ہے۔

چودہ سال شمسی ۱۴ سال ۵ ماہ ۵ دن سال قمری کے برابر ہوتا ہے۔

۱۹ سال شمسی ۱۹ سال ۷ ماہ سال قمری کے برابر ہوتا ہے۔

۳۳ سال شمسی ۳۴ سال ۴ یا ۵ دن قمری سال کے برابر ہوتا ہے۔

سال شمسی، قمری سال سے ۱۰ دن ۲۱ گھنٹے ۱۲ منٹ بڑا ہوتا ہے۔

تفاوت ماہ شمسی و قمری

ایک ماہ شمسی ۳۰ دن ۱۰ گھنٹے ۱۲ منٹ کے برابر ہوتا ہے۔

ایک ماہ قمری ۲۹ دن ۱۲ گھنٹے ۴۴ منٹ کے برابر ہوتا ہے۔ ماہ شمسی ماہ قمری سے ۲۱ گھنٹے ۴۶ منٹ بڑا ہوتا ہے۔

ضابطہ موافقت سنوات شمسی و قمری

اگر کسی سنہ قمری کی سنہ شمسی سے موافقت مطلوب ہو تو سنہ ہجری کو ۳۳ سے تقسیم کریں اور جو خارج قسمت ہو اسکو اس سنہ ہجری سے گھٹادیں پھر حاصل تفریق میں ۶۲۲ کو جو ہجرت کا سنہ ہے جوڑیں تو سال شمسی حاصل ہو جائیگا، مثلاً ۱۳۹۴ھ کو شمسی کے مطابق کرنا ہے تو ۱۳۹ کو ۳۳ سے تقسیم کر دیا تو خارج قسمت ۲۲ نکلا پھر اسکو ۱۳۹ میں سے گھٹادیا تو حاصل تفریق ۱۳۵۲

آیا پھر اس میں ۶۲۷ کو جوڑ دیا تو ۱۹۷۳ نکل آیا معلوم ہوا کہ ۱۹۷۳ء کے مطابق ہے۔

$\begin{array}{r} ۱۳۹۲ \\ ۱۳۲۰ \\ \hline ۷۲ \end{array}$	$\begin{array}{r} ۱۳۹۲ \\ ۱۳۵۲ \\ \hline ۴۰ \end{array}$
--	--

طریقہ

اسی طرح اگر سنہ عیسوی سنہ ہجری کے موافق کرنا چاہیں تو سنہ عیسوی سے (۶۲۷) کو جو ہجرت کا سنہ ہے گھٹادیں پھر حاصل تفریق کو (۳۳) سے تقسیم کریں اور خارج قسمت کو حاصل تفریق میں جوڑ دیں تو سنہ عیسوی سنہ ہجری کے موافق ہو جائیگا، مثلاً ۱۹۷۳ء کو سنہ ہجری کے مطابق بنانا ہے تو ۱۹۷۳ سے ۶۲۷ کو گھٹا دیا ۱۳۵۱ بچا پھر ۱۳۵۱ کو ۳۳ سے تقسیم کیا تو خارج قسمت ۴۱ نکلا پھر اس کو ۱۳۵۱ میں جوڑ دیا تو ۱۳۹۲ نکل آیا، معلوم ہوا کہ ۱۹۷۳ء کے مطابق ہے۔ یہ ضابطہ اکثری بے کلی نہیں

چاند بڑھنے گھٹنے کی مقدار

رات کی لمبائی جتنے گھٹنے ہو اس کا منٹ بنا کر ۴۱ سے تقسیم کریں جو خارج قسمت ہوتے ہی منٹ چاند کی پہلی تاریخ میں چاند نظر آتا ہے پھر غروب ہو جاتا ہے، دوسری رات اسکی دو گنا مقدار میں رہتا ہے، ایسے ہی بڑھتے بڑھتے چودھویں رات کو مکمل ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد اسی حساب سے گھٹتا رہتا ہے، اس گھٹنے کی رات میں تقریباً ۴ منٹ۔ بارہ گھٹنے کی رات میں تقریباً ۵ منٹ اور چودہ گھٹنے کی رات میں ایک گھنٹہ ایک شرب میں دکھایا گیا اور اسی حساب سے پورے اضافہ ہوتا جائیگا چودھویں کے بعد مذکورہ حساب کمی ہوتی جائیگی۔

طلوع آفتاب کی مقدار

سورج کا گولادیکہ ۲۱ منٹ ۲۴ سکنڈ میں مطلع سے نکلتا ہے اور اتنی ہی دیر میں ڈوبتا ہے۔
۲۱ جون کو سب سے بڑا دن اور ۲۳ دسمبر کو سب سے چھوٹا دن ہوتا ہے، ۲۱ مارچ اور ۲۳ ستمبر کو دن رات برابر ہو جاتی ہیں۔



مَا خِذَ وَصَرَّاجِع

- ۱۔ جلالین... ۲۔ مشکوٰۃ... ۳۔ اتقان... ۴۔ فیض القدير شرح جامع صغیر
 ۵۔ عمدۃ الرعايہ حاشیہ شرح وقایہ... ۶۔ سیرت ابن ہشام... ۷۔ تلخیص ابن جوزی...
 ۸۔ تقریب التہذیب... ۹۔ تذکرۃ الحفاظ... ۱۰۔ اسماء الصحابة الرواة وما لكل واحد
 من العدد... ۱۱۔ امداد الباری شرح بخاری... ۱۲۔ التاج المکمل... ۱۳۔ غیث اللغات
 ۱۴۔ المنجد... ۱۵۔ حیاة الجنون... ۱۶۔ نقش حیات... ۱۷۔ سیرت المصطفیٰ...
 ۱۸۔ دروس التالیخ الاسلامی... ۱۹۔ اصح السیر... ۲۰۔ رحمۃ للعالمین... ۲۱۔ سیرت
 النبوی... ۲۲۔ تاریخ ملت... ۲۳۔ تاریخ الکعبہ... ۲۴۔ تاریخ الادب العربی... ۲۵۔ تاریخ
 حدیث... ۲۶۔ تاریخ المنوال واولہ... ۲۷۔ تاریخ نبوت المقدس... ۲۸۔ تواریخ مکہ... ۲۹۔ گولڈن
 تاریخ ہندستان... ۳۰۔ آئینہ تواریخ... ۳۱۔ محاسن التواریخ... ۳۲۔ تذکرۃ المصنفین... ۳۳
 احوال المصنفین... ۳۴۔ تذکرہ علماء ہند... ۳۵۔ تذکرہ علماء عظیم کثرہ... ۳۶۔ تذکرہ علماء مبارکپور
 ۳۷۔ سوہرے آدمی... ۳۸۔ حاشیہ ترجمہ شیخ البند... ۳۹۔ جواہر الفقہ... ۴۰۔ دست کار
 اہل شرف... ۴۱۔ حیات امام ابوداؤد... ۴۲۔ ذخیرہ معلومات... ۴۳۔ مخزن المعلومات
 ۴۴۔ امداد الاوزان... ۴۵۔ حقوق الوالدین... ۴۶۔ کشلول باطن... ۴۷۔ جائزہ
 تراجم قرآنی... ۴۸۔ مفاح التقومیم... ۴۹۔ فضائل حج... ۵۰۔ قرآن نمبر نظام کانپور
 ۵۱۔ قرآن نمبر بی بی... ۵۲۔ شیخ الاسلام نمبر الجمعۃ دہلی... ۵۳۔ تعلیمی نمبر البلاغ بمبئی
 ۵۴۔ عید نمبر روزنامہ انقلاب... ۵۵۔ جہتی نمبر حریم لکھنؤ... ۵۶۔ دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ
 زندگی... ۵۷۔ دارالعلوم دیوبند ایک نظریہ... ۵۸۔ علم قرأت اور قرآن سببہ... ۵۹۔
 احیاء المعانی... ۶۰۔ کمپیوٹر سے ایک تحقیق... ۶۱۔ تذکرہ ماہ و سال... ۶۲۔ ماہنامہ دارالعلوم
 دیوبند مارچ ۱۹۷۷ء... ۶۳۔ ماہنامہ معارف عظیم کثرہ جنوری ۱۹۷۹ء... ۶۴۔ الجمعۃ دہلی
 ۶۵۔ فروری ۱۹۷۷ء و یکم نومبر ۱۹۹۱ء و ۲۵ اگست ۱۹۹۵ء... ۶۵۔ مرقع عہد رسالت و خلافت
 راشدہ الجمعۃ بکھنپور دہلی... ۶۶۔ فہرست مدارس ندائے اسلام کلکتہ... ۶۷۔ جدید آسان اٹلس
 ۶۸۔ محمدی بڑی تقویم بمبئی... ۶۹۔ مقالہ جہتی نمبر ۱۹۹۹ء... ۷۰۔ بیاض معروفی...
 ۷۱۔ تاریخ تحریک شریعتین وغیر ذلک من الکتاب والمجلات۔

مؤلف کتاب

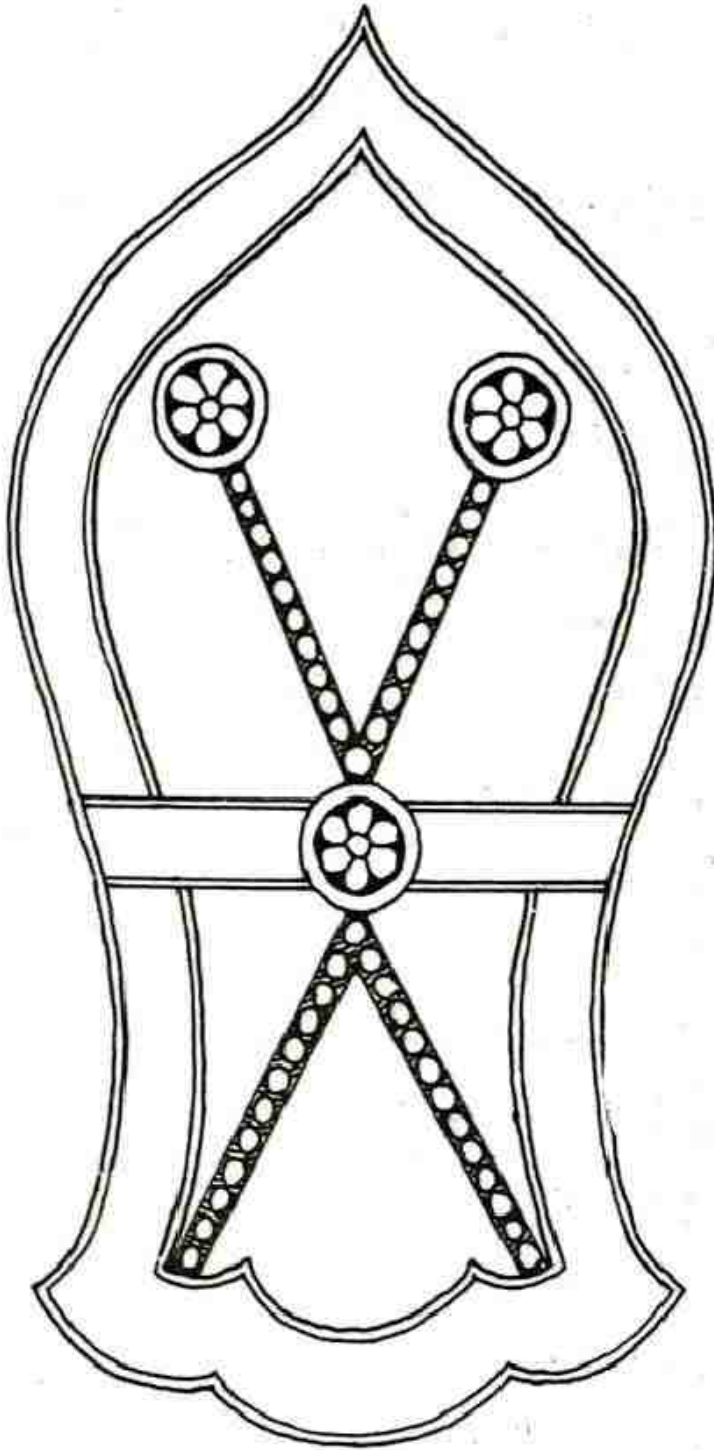
محمد عثمان بن الحاج القاری محمد حنیف پورہ معروف محلہ بالنسہ پوسٹ گرتھی جعفر پورہ ۲۶۵۲۰
 ضلع سوڈیوپی، ولادت یکشنبہ ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ ۴ نومبر ۱۹۰۷ء۔ قرآن کریم والد محترم سے پڑھا
 ۱۳۵۶ھ تا ۱۳۶۲ھ مدرسہ معروفیہ پورہ معروف میں اردو فارسی پڑھی پھر ایک برس اشاعت العلوم پورہ
 میں پڑھا ایک سال مفتاح العلوم منو میں پھر تین برس اجیار العلوم مبارکپور میں ۱۳۶۶ھ تک پڑھا۔
 ۱۳۶۸ھ میں دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوا، ۱۳۶۹ھ میں بھی دیوبند میں رہ کر فتویٰ نویسی، خطاطی اور کتب
 فنون کی تکمیل کی، ۱۳۶۹ھ میں لکھنؤ یونیورسٹی سے فاضل ادب عربی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۳۶۹ھ تا ۱۳۸۹ھ
 بیس برس مدرسہ معروفیہ میں صدر مدرس رہا، ۱۳۷۹ھ میں چھ ماہ آسام کے ایک مدرسہ میں نائب پرنسپل رہا
 ۱۳۷۹ھ میں حج بیت اللہ کیا، سوال ۱۳۸۹ھ تا صفر ۱۳۹۰ھ اجیار العلوم مبارکپور میں مدرسہ کی پھر خدیوہ
 اشاعت العلوم میں اعزازی مدرسہ رہا۔ ۱۳۹۸ھ میں منبع العلوم کلاوٹھی بلند شہر میں مدرسہ کی۔ ۱۳۹۹ھ
 میں جامعہ اسلامیہ کلکتہ مدہ میں تدریس کے ساتھ ناظم تعلیمات رہا۔ محرم ۱۳۹۹ھ تا ۱۴۰۰ھ جامع العلوم کو پانچ
 میں عالیہ کا مدرسہ ہا، یہاں سے ریٹائر ہوتے ہی ۱۳۹۳ھ تک جامعہ اسلامیہ سلطانیوں میں صدارت تدریس کے منصب
 پر رہا، ۱۳۹۴ھ تا ۱۴۱۵ھ ضیاء العلوم پورہ معروف میں صدر مدرس رہا۔ تدریس کے ساتھ خوشنویسی تاریخ گوئی
 اور تصنیف و تالیف کا بھی مشغول رہا۔ مختلف رسائل و اخبارات میں اکابر کی تواریخ رحلت اشعار و مضامین
 شائع ہوتے رہے جن کی تعداد سو سے متجاوز ہے، اس پورہ معروف کے علمی سالہ ماہنامہ پیغام کا اگست ۱۹۹۶ء
 میں سرپرست منتخب ہوا۔ جمعیت علماء ہند کے آل انڈیا اجلاس میرٹھ ۱۹۹۳ء، گیارہ ۱۹۹۳ء اور ملی سنگھ
 میں بورڈ اور نیر کی کتابت کیلئے بلایا گیا، وہاں راقم الحروف ہی کو خوشنویسی میں اعلیٰ نمبر دیا گیا۔

اپنی مطبوعہ تالیفات یہ ہیں (۱) حیات طاہرہ..... (۲) کیسوزم اور منہب..... (۳) درس منہب
 (۴) ایک عالمی تاریخ..... (۵) مشارع پورہ معروف..... (۶) معجزات و کرامات..... (۷) تاریخ وقائع
 لائٹانی ترجمہ دروس التاریخ الاسلامی..... (۸) تذکرہ الفنون..... (۹) حالات المصنفین..... (۱۰)
 مختصر تاریخ نبوی..... (۱۱) گلہ سہ فاخرہ خرد منطوم..... (۱۲) گلہ سہ فاخرہ کلاں..... (۱۳) مشارع کو پانچ
 (۱۴) شہید باری مسجد..... (۱۵) محاسن التواریخ..... (۱۶) ارکان تبلیغ..... (۱۷) پرتاثر نماز.....
 غیر مطبوعہ..... (۱۸) سیر الرسول..... (۱۹) مفتاح التقاویم..... (۲۰) تقاریر مولانا آزاد
 (۲۱) ترجمہ مقامات حیرتہ وصل لغات عربیہ۔

نقشہ نعل مبارک

صلوا علیہ وآلہ

ہذا امثال نعالہ



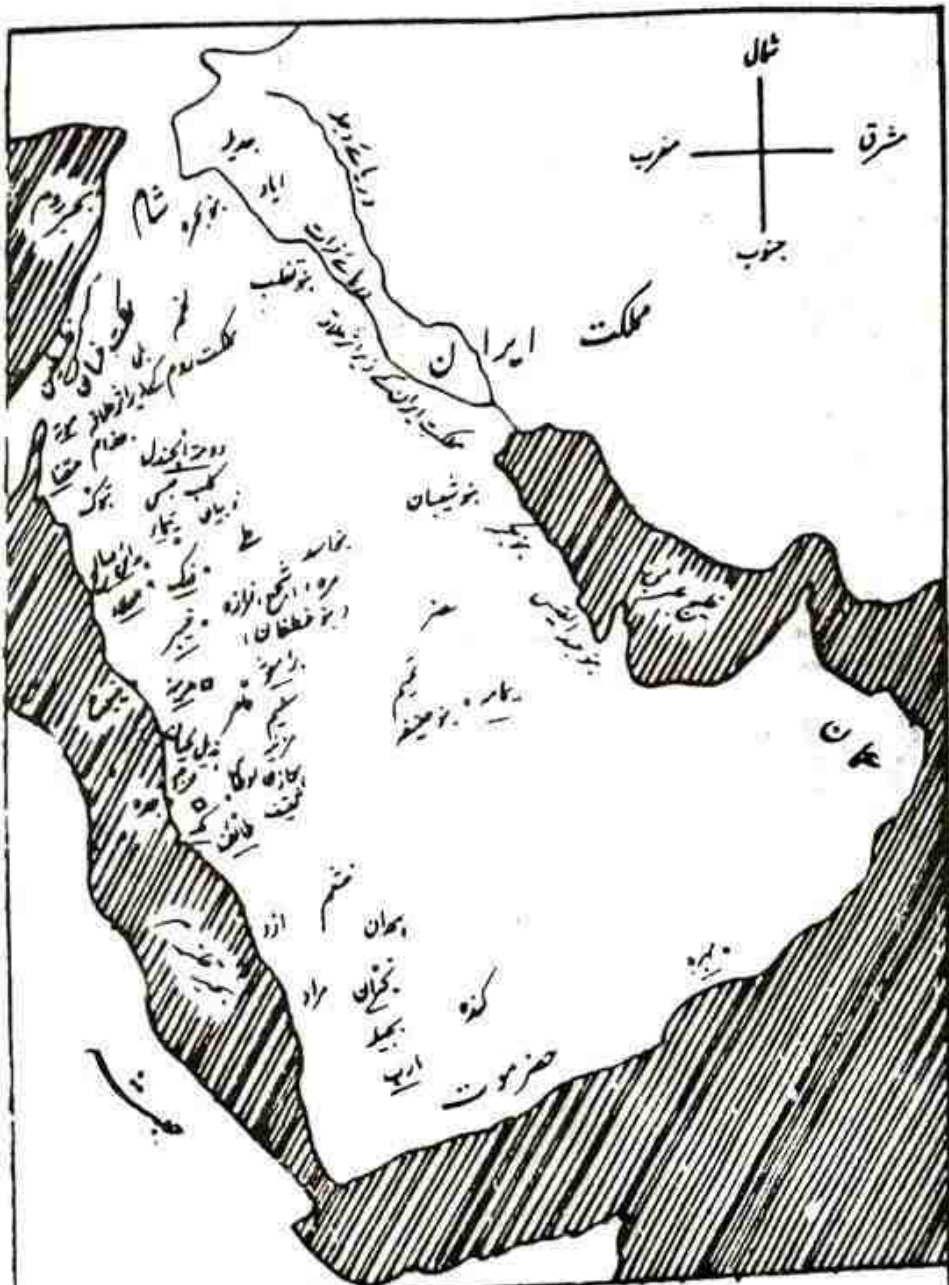
سالہا سجدہ صاحب نظران خواہد بود

بقایکہ نشان کف پائے تو بود

تیسرے الصطفیٰ ص ۶۰۲

۲۲

عہد نبوت کا عرب



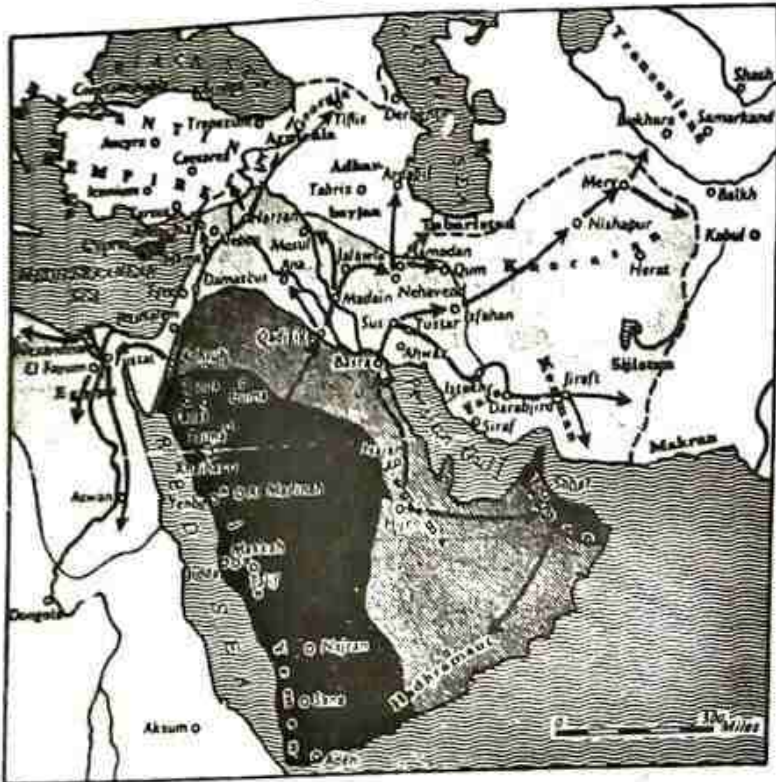
خط کشیدہ الفاظ مقامات کے نام ہیں۔
باقی قبائل کے نام ہیں۔

توسیع دائرہ اسلام کا نقشہ

یہ نقشہ

Concise Encyclopaedia of Arabic Civilization

سے لیا گیا ہے



عرب کا وہ حصہ جو عہدِ مبارک رسالت میں شامل حلقہ اسلام ہوا۔

عرب کا وہ حصہ جو خلافتِ صدیقین میں شامل ہوا۔

ایران، شام اور مصر کے وہ حصے جو خلافتِ عمریہ میں شامل ہوئے۔

وہ حصے جو خلافتِ عثمانیہ میں شامل ہوئے۔

بنو امیہ کے عہد میں اسلامی مملکت کی مشرقی حد شمال و مغربی ہند تک اور مغربی حد پورے شمالی افریقہ سے گزرتی ہوئی ہسپانیہ کے بہت بڑے حصے نیز فرانس کے بعض جنوبی و مغربی حصوں تک پہنچ گئی تھی۔

دو پہاڑوں کے درمیان ۵ میل لمبا اور ۳ میل
چوڑا ایک بیضوی میدان ہے۔ اطراف کے پہاڑ خاص
بلند ہیں۔ ان میں سے تین راستے ہیں۔
اول شمال راستہ تمام کو جاتا ہے۔ قرآن میں اسے
"العدوة الدنیا" قریب کاناکا کہا گیا ہے۔
دوم جنوبی راستہ جو کہ مغزلیہ کی طرف جاتا ہے۔
قرآن اسے العدوة القصوی (دور کاناکا) کہتا ہے۔
سوم مدینہ کی جانب جانے والا راستہ۔
یہاں ہر سنی بازار لگتا تھا اور ہر سال بھاری میلہ
ہوتا تھا

۱۔ تعدو جو ترکوں کے زمانے میں بنا

۲۔ جدلی آبادی۔

۳۔ ٹھکستان۔

۴۔ مسجد شریح جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سائبان بنایا تھا

۵۔ بدوؤں کے مکانات۔

۶۔ عام قبرستان۔

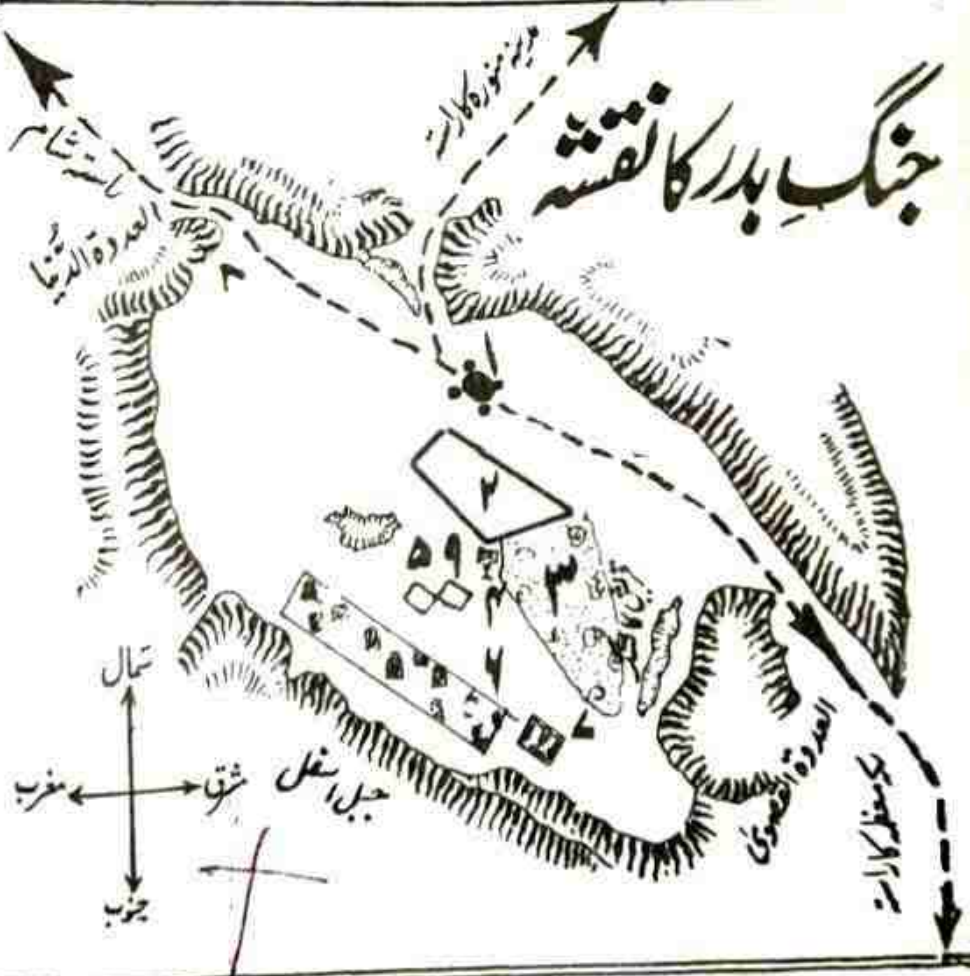
۷۔ شہداء بدر کے مقابر۔

۸۔ اسلامی لشکر کا پہلا مقام۔

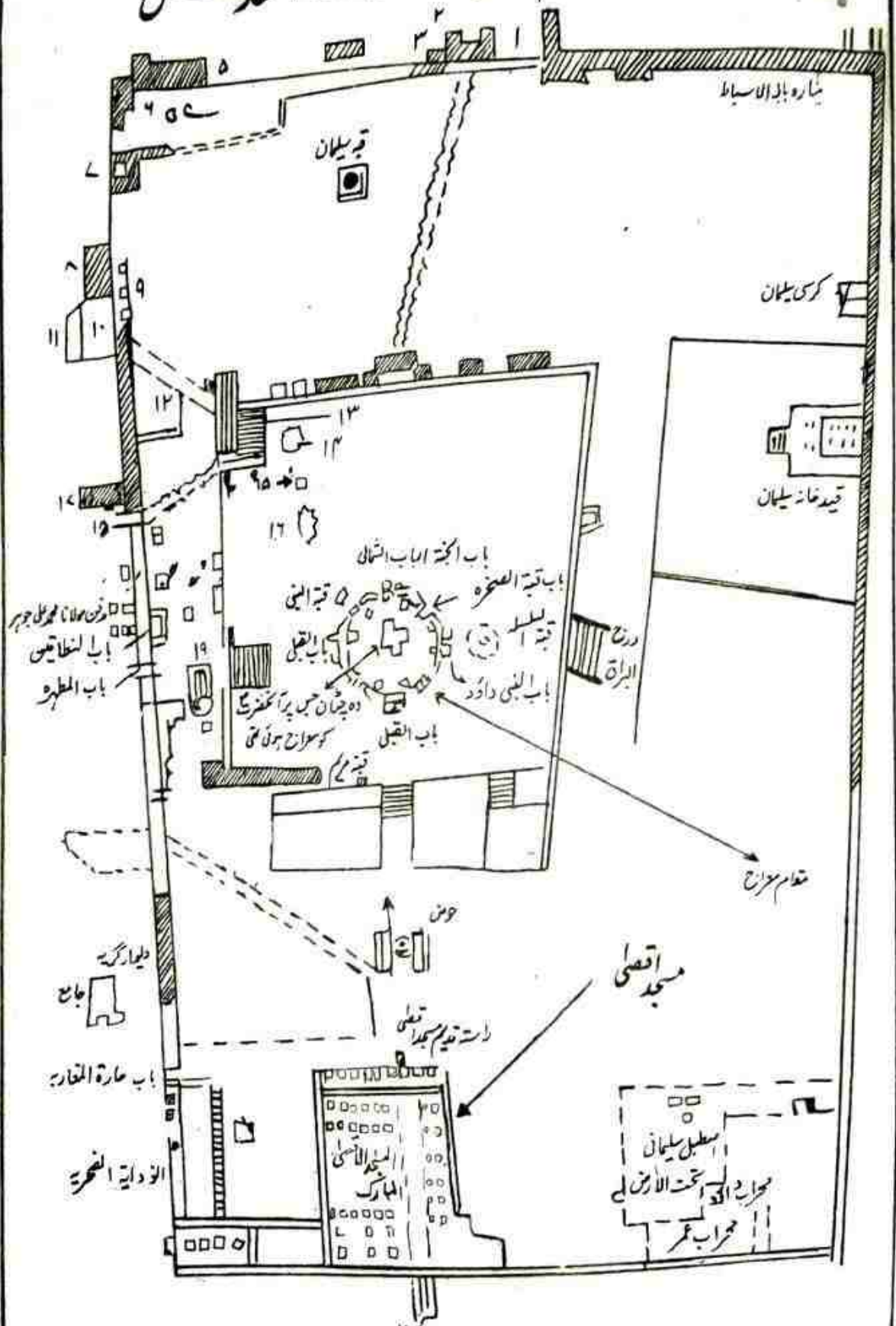
۹۔ اسلامی لشکر کا دوسرا مقام۔

اب ان تمام مقامات کی حیثیت اتنی واضح نہیں ہی

جتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تھی۔



نقشه حرم شريف بيت المقدس



- ١) المدرسة الدرية ارت ٢) باب فيصل ٣) باب العلم ٤) المدرسة الحارثية ٥) نافوره ٦) باب الخزانة
- ٧) المدرسة المغارة ٨) سبيل ملاذ الدين البعير ٩) باب الشاه علاء ١٠) الرابطة المنصورية ١١) مخرب على يانها
- ١٢) قبة المزارع ١٣) تعلق الصخرة ١٤) باب الحديد ١٥) باب الخزانة ١٦) سبيل تانها

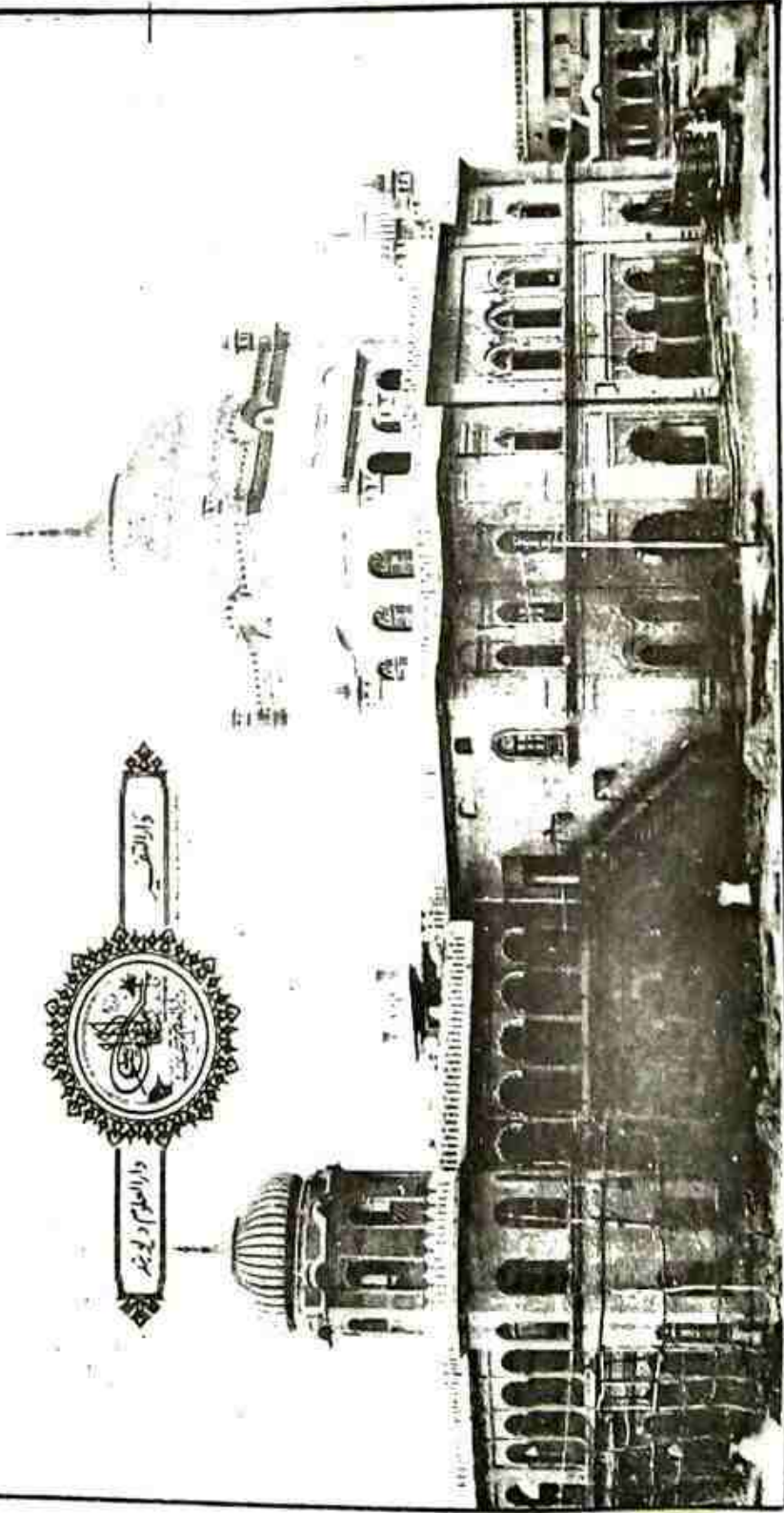
دارالتفسیر

دارالعلوم

دیوبند

کا

ایک منظر



مؤلف کی کتابیں

حالات المصطفین	درس نظائر اور ہرڈ کی کتابوں کے معنیوں کے مستند حالات
مشاہیر پورہ معروف	اکابر پورہ معروف کے معبر حالات
مشاہیر کوپانج	بزرگان کوپانج کے جامع حالات
حیات طہر	مولانا طاہر معروفی ظلیف مولانا کرمت علی توپوری کی سوانح
تذکرۃ الفنون	ہمد علوم و فنون کی مختصر تاریخ و تدوین
گیمونزم اور مذہب	گیمونزم کے مذہب دشمن ہونے کے شواہد
معجزات و کرامات	آنحضرت کے حیرت انگیز معجزے اور اولیاء کی کرامتیں
تاریخ و تاریخ	درس و سائنس تاریخ اسلامی کا اردو ترجمہ
مختصر تاریخ نبوی	نبییت مختصر اور جامع آنحضرت کے حالات
سیرت الرسول	سیرت کی نبییت جامع لاجواب کتاب
مختصر سیرت الرسول	دریا بہ کوزہ آنحضرت کی سیرت
شہید بابر مسجد	بابری مسجد کی مکمل تاریخ، تعمیر سے تخریب تک
درس مغفرت	نجات آخروی کا آسان راستہ احادیث سے
پر تاثیر نماز	طریقہ نماز اور نماز کے فضائل و مسائل
ایک عالی تاریخ	گو ناگوں تاریخی مسلمات جیسے کوزہ میں سمندر
محاسن التواریخ	تاریخ گوئی کے رہنما اصول اور شواہد
مفتاح التفاویم	۱۵۲۵ء تک بحری و بیسوی کے ہر ماہ کی مطابقت
ارکان تبلیغ	چھ باتیں اور جماعت تبلیغ کے تمام ایروں کے حالات
نقاریر مولانا آادار	الہلال و البلاغ سے مختلف عنوانات پر قابل دید مقالات
گلدستہ فاخرہ کلاں	نظموں اکابر مساجد اور مدارس کی تاریخوں کا گلدستہ
گلدستہ فاخرہ خرد	معیاری لغتوں کا مختصر مجموعہ
ترجمہ فقہ حنفیہ علی فقہ حنفیہ	